

Vol. I
No. 29.



Monday,
5th April, 1954.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

PAGE

Business of the House	1823
L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment Bill, 1954—Passed	1824—1840
L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal & Town Committees (2nd Amendment) Bill, 1954—Passed	1840—1864
L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal & Town Committees (Amendment) Bill, 1954—Passed	1865—1878
L. A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954	1878—1875
L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954—Passed	1875—1878
L. A. Bill No. XIV of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (2nd Amendment) Bill, 1954—1st reading concluded	1878—1891

*Note :—**at the beginning of the Speech denotes confirmation not received.

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, the 5th April, 1954 .

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

(QUESTIONS AND ANSWERS)

[SEE PART I]

Business of the House

Mr. Speaker : Regarding the adjournment motion given notice of by Shri S. Ramanatham.

آپ نے کہا تھا کہ اس بارے میں یہ دریافت کرینگے کہ عدالت کو فرسٹ انفرمیشن (First information) دیا گیا ہے یا نہیں

شری ایس۔ رام نادھم (ہنمکنڈہ)۔ میں نے جس سلسلہ میں انڈجرمنٹ موشن پیش کیا ہے اس کے بارے میں فرسٹ انفرمیشن رپورٹ داخل نہیں کی گئی ہے۔

ڈپٹی مینسٹر فائر ہوم (شری. شری نواس راو اے خلیکر) :—سپیکر سر، میرے پاس جو رپورٹ موصول ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کرائم نمبر کے ساتھ بتلایا گیا ہے۔ یہ رپورٹ عدالت میں بھیجی گئی ہے اور ہر ایک پارٹی کے لئے اس طرح سے کچھ بار۔ افسوس کے خلاف یہ معاملہ دائر ہوا ہے۔ وہ عدالت میں بھیجی گئی ہے، ان کے نمبر کے ساتھ رپورٹ میرے پاس ہے اور انڈین پینل کوڈ کی دفعہ ۱۶۰ کے مطابق جب کوئی رپورٹ عدالت میں چلا جاتا ہے تو معاملہ عدالت کے ذریعہ تھکیا ہوا ہوتا ہے اور اس کے لئے ۱۰۱:۷ کے تحت "The motion can be allowed as it is subjudice"

مسٹر اسپیکر۔ اس پر کارروائی ہو رہی ہے اس لئے بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

شری ایس۔ رام نادھم۔ معروضہ یہ ہے کہ یہ کارروائی ایک ہفتہ سے ہو رہی ہے۔ جس انسڈنٹ (Incident) سے متعلق وہ کہہ رہے ہیں وہ ۲۸۔ تاریخ کا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ انڈجرمنٹ موشن (Adjournment motion) کا منشا یہ ہوتا ہے کہ کارروائی کی جائے۔ ظاہر ہے کہ کارروائی ہو رہی ہے۔

Shri S. Ramanatham. I have to inform the House that conditions are not peaceful there as yet and there is a strained

atmosphere. That is why I want to draw the attention of the House and the Minister to the state of affairs in that place.

Mr. Speaker: Action has already been taken.

شری کے۔ یل۔ نرسمہا راؤ (پلندو۔ عام)۔ جس کیس سے متعلق فرسٹ انفرمیشن رپورٹ کا دیا جانا بتلایا جا رہا ہے وہ ۲۸۔ تاریخ کی بابت ہے لیکن چو اڈجرمنٹ موشن پیش ہوا ہے وہ ۳۱۔ تاریخ کے کیس سے متعلق ہے۔ اس بارے میں کوئی فرسٹ انفرمیشن رپورٹ نہیں بھیجی گئی۔ اس لئے جس کیس سے متعلق رپورٹ بھیجنا کہا جا رہا ہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگر رپورٹ بعد میں بھی بھیجی گئی ہے تو سوال یہ ہے کہ کارروائی ہو رہی ہے یا نہیں۔

شری کے۔ یل۔ نرسمہا راؤ۔ دو کیس ہیں۔ میں ۳۱۔ تاریخ کے کیس سے متعلق سوال کر رہا ہوں۔

شری۔ شری نواسا راو اہلیکر:—۳۱ تاریخ کے واقعے کے متعلق ہی پرفا جاری ہوا ہے اور وہ انڈین پنل کوڈ کی دفعہ ۱۶۰ متاثر جاری ہوا ہے، وہ عدالت میں گیا ہے۔

شری سی۔ نیچ۔ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر)۔ پوائنٹ آف انفرمیشن۔ میں ایک شارٹ نوٹس کوٹیشن تقریباً دس دن قبل دیا تھا۔ غالباً ۲۔ مارچ کو دیا تھا جس کو منظور کرنے کے بعد ۲۹۔ مارچ کو مجھے اطلاع دی گئی۔ لیکن آج ۵۔ اپریل ہو گئی اب تک سوال پیش نہیں ہوا۔ جب ہم شارٹ نوٹس کوٹیشن دیتے ہیں تو اس کا فوری جواب ملنا چاہئے۔ ورنہ شارٹ کے معنی لانگ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے وقتی کرتا ہوں کہ ایسا کنونشن ہونا چاہئے کہ مسٹر صاحب تین چار روز میں اس کا جواب ضرور دیں میں آپ سے وقتی کرتا ہوں کہ کم از کم آئندہ ایسا نہ ہو۔

L. A. BILL No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill 1954.

The Minister for Law, Forest, and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy): I beg to move:

“That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill 1954, be read a second time”.

Mr. Speaker: The Question is:

“That L.A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill 1954, be read a second time.”

The motion was adopted.”

شری کتا رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) مسٹر اسپیکر سر - گلمہوے کے تعلق سے کسانوں پر جو پابندیاں عائد کی جارہی ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں - کیونکہ پٹہ دار کو اگر اس کی اراضی پر کوئی درخت ہے تو اس سے استفادہ کا حق حاصل ہے - حکومت اسپر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لے سکتی ہے - اس کے بر خلاف قانون آبکاری میں ایک اسپیشل لا (Special Law) کے تحت گلمہوے کے پھول سے استفادہ پٹہ دار کے لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے - مستاجر اس کا گتہ لیا اور پھر اس امٹمنٹ کے ذریعہ پٹہ دار کے وہ حقوق بھی تلف کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - پٹہ دار پر یہ شرط عائد کی جارہی ہے کہ وہ صرف ۲۰ فیصد قیمت ہی حاصل کرے - یہ کاشتکار کے حق میں نا انصافی ہے - کیونکہ گلمہوے کا درخت کافی جگہ لیتا ہے اور وہ زمین نا قابل کاشت ہو جاتی ہے - قانون آبکاری کے تحت گلمہوے کا پھول مستاجر آبکاری کے سوا کسی دوسرے کو فروخت نہیں کیا جاسکتا - اس درخت کو گرانے یا نقصان پہنچانے سے متعلق پابندیاں عائد کی گئی ہیں - اور اس کے استفادہ کو بھی ۲۰ فیصد تک محدود کر دیا جا رہا ہے - اس کے ساتھ درختانِ تمرہندی و آم کے متعلق بھی پابندی عائد کی گئی ہے - یہ غیر دانشمندانہ ہے - اس سے کاشتکار کو کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا - ظاہر ہے کہ جب یہ درخت پھل نہیں دیتے بیکار ہو جاتے ہیں تو اسی وقت انہیں کاٹا جاتا ہے - لیکن اس پر امٹمنٹ لاکر ہر پھل والے درخت پر پابندی عائد کی جارہی ہے اس سے رعایا کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے - کیونکہ اگر کسی درخت کو کاٹنا ہے تو عہدہ دار کو اطلاع دینی پڑیگی - اور کئی پریشانیوں میں مبتلا ہونا پڑیگا - میں کہوں گا کہ مسٹر صاحب اس بارے میں غور کریں - کیونکہ اس سے رعایا کا حق تلف ہو رہا ہے - ان کا جو حق ہے وہ فری آف پرچیز (Free of purchase) ہے - پٹہ دار جو کچھ بھی قیمت مقرر کریگا اگر مستاجر کو اس کی پڑتل پڑے تو وہ لے سکتا ہے لیکن اس کو اس طرح محدود کر دیا جا رہا ہے - ایسی صورت میں پٹہ دار اور مستاجر کے درمیان جو بھی معاہدہ ہو اس کے لحاظ سے عمل ہونا چاہئے - اور اس کے لئے جو

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराजी) :—अध्यक्ष महोदय, आज आपल्यापुढे आबकारी कायद्यांत सुधारणा करणारेबिल माननीय मंत्र्यातर्फे सादर करण्यांत आले आहे. त्यामध्ये मला जो धोका वाटतो त्या संबंधी मी माझे विचार सभागृहापुढे मांडणार आहे. पहिली गोष्ट अशी कीया कायद्यामुळे जो जमीनीचा मालक आहे, पट्टेदार आहे त्याचे नुकसान होईल अशी शंका वाटते.

दुसरी गोष्ट म्हणजे गुलमोह्याच्या झाडाच्या तोडण्याला जे नियंत्रण या बिलांत घालण्यांत आले आहे त्या बद्दल मला फारसे म्हणावयाचे नाही कारण त्या बद्दल पूर्वीच काहीं नियंत्रण होते या बद्दल आमचे म्हणणे नाही. परंतु त्या बरोबर जे अतिर फळांची झाडे आहेत जसे आंब्याचे झाड, यावर जो नियंत्रण लावण्यांत येणार आहेत त्या बद्दल मला असे म्हणावयाचे आहे की शेतकरी

जे आंब्याचे झाड लावतो त्याला आपल्या मुलाप्रमाणे वागवितो व त्याची जोपासना करतो. तेव्हां तो तें झाड आवश्यकता वाटल्याशिवाय कसे तोडील ? तेव्हा माझे म्हणणे असे आहे कीं या कायद्यांत जो गुलमोह्याच्या झाडाच्या हक्का संबंधी प्रश्न आहे त्यांत संपूर्ण हक्क पट्टेदाराला ठावावा आणि त्यांतून अितर फळदार झाडाचा अल्लेख काढून टाकावा. असे करून जर हे बिल मंजूर केले तर आमच्या मनांतील शंका नाहीशी होतील आणि अवकारी कायद्यांत सुधारणा करण्याचा माननीय मंत्र्यांचा अदृशहि सफल होईल असे मला वाटते.

* श्री بی - ڈی - دیشमکہ - مسٹر اسپیکر سر- اس بل کی دفعہ (۲) کے سلسلے میں دو قسم کی ترمیمات हाؤस کے سامنے پیش ہوئی ہیں - پہلی ترمیم سے متعلق اس سے پہلے آنریبل ممبر نے اپنے خیالات हाؤस کے سامنے رکھے - اس میں انہوں نے یہ خواہش کی ہے کہ دفعہ ۳۸ میں گल्महोے के درختوں का ثمره حاصل करने का حق जो पंथे دارको दिया गया है اسकी حدतक ये होना चाहते के जो भी गंठे दार से معاملत طے हो اسکے لحاظ سے पंथे दार सद فیصد حاصل کرے - بل के ذریعہ جو ترمیم हाؤस के سامنے लाई گئی ہے اسकी روشنی میں ये عرض کرونگा کہ ये तرمیم कसानों के مفاد के خلاف ثابت होगी - اور ان के حق में مفید نہوگی دفعہ ۳۸ میں ये بتایا گیا ہے کہ -

“Subject to the provisions of sub-section (2), all Gulmohva trees standing for the time being within the limits of the land legally occupied by a Pattadar, whether grown by the Pattadar or not, shall be deemed to be the property of the Pattadar and the Pattadar shall be entitled to plant Gulmohva trees within the limits of such land without obtaining any permission.”

ये ۱۹०० ع का قانون है - पंथे दार को पूरे طور पर حقوق दئے گئے हैं اس के لحاظ से कम या زیادہ پر بیچنے का حق पंथे दारको होना चाहते - ضمن (३) के تحت ये لازمی हो जाता है کہ पंथे दार محکمہ آبکاری के مستاجر के सوا کسی दूसरे को गल्महो नहें بیچے - फसٹ ریڈنگ के وقت آنریبل मुर आ दी ब्ल ने कहा تھا کہ हम चाहते हैं کہ पंथे दारको اس के गल्महोے की ایک معین قیمت ملے - * اور गल्महोے के हराज के بعد اس को २० فیصد حصہ ملیگا ورنه ممکن है कोئی पंथे दार से गल्महोے خریدने के लिये भी तیار नहो - لیکن هوسکتا है کہ پंथे दार गल्महोے بیچنے کی بجائے اس को کھاد के اغراض के लिये رکھ لینا مناسب سمجھے - لیکن اب जो ترمیم کی جا رہی ہے اس के لحاظ سے २० فیصد قیمت पंथे दारको ملیگی اور २० فیصد سرکار में جمع होगी یا هراج ही में صرف २० فیصد گंठे दारको ادا کرنا होगा ये صاف نہیں ہے جب آپ कसान किलئے २० فیصد رکھتے हैं तो میں کہوں گا کہ آپ २० فیصد یا ۹۰ فیصد کیوں نہیں رکھتے - پंथे दारको کامل آزادی होना चाहते के وه جس نرخ पर चाहें गंठे दारको فروخت کرے - اگر आप اپنے اخراجات के लिये कچه تخفیف کرنا चाहते हैं तो पंथे दार के लिये २० فیصد कھ سکتے हैं - اس के علاوہ पंथे दारको गल्महोے جمع کر کے اسकी بار برداری پر بھی

خرچ کرنا پڑتا ہے جس میں آدھی رقم خرچ ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کو ۲۰ فیصد کی بجائے ۵۰ فیصد قیمت ملتی چاہئے۔ آنریبل موور آف دی بل میری یہ ترمیم مان لیں تو مناسب ہے۔ اور اگر پہلی ترمیم کے لحاظ سے پٹہ دار اور مستاجر کے مابین اگر مینٹ (Agreement) پر عمل کرنے کے لئے جو ترمیم ہے اس کو وہ مان لینے ہیں تو میں بھی اسکی تائید کرتا ہوں۔ ورنہ ۵۰ فیصد کے لحاظ سے میری ترمیم قبول کی جانی چاہئے۔ یہ کسانوں کے مفاد کے لئے ہے۔ اس لئے ۲۰ فیصد کو ۵۰ فیصد کیا جانا مناسب ہوگا۔

* شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چناکونڈور) قانون آبکاری اور قانون مالگزاری میں سیندھی اور تاڑ کے درختوں کے سلسلے میں پٹہ دار اور گتہ دار کے کچھ حقوق ہیں۔ اس کے لئے مختلف دفعات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گلمھوے کے بارے میں کچھ دفعات بنائے گئے ہیں۔ لیکن اب دفعہ ۳۸ میں ترمیم کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے اس کے بارے میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کسانوں کے حقوق کے متاثر ہے۔ اگر اس طرح کا قانون نہوتا تو کسان مستاجر سے گلمھوے کی بابتہ جس قدر رقم چاہے حاصل کر سکتے تھے۔ انہیں آزادی تھی۔ لیکن اس قانون کے لحاظ سے میں کہوں گا مستاجروں کی تائیدی جا رہی ہے اور یہ مستاجر فواز قانون ہے۔ اسکی ہم کسی طرح تائید نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس بل کے ذریعہ حق مالکانہ حق سرکار سے کم رکھا گیا ہے آپ رعایا کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ اپنے حق مالکانہ کے تحت صرف ۲۰ فیصد قیمت حاصل کریں۔ اس طرح یہ قانون رعایا کے حقوق کے خلاف ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ قانون آبکاری کے تحت ہر کسان کو حق ہے کہ سیندھی اور تاڑ کے درختوں کی اگر وہ چاہے تو تراش کر وائے اور نہ چاہے تو نہ کروائے۔ لیکن اس کے لئے نوٹس دینے کی شرط ہے۔ جس طرح سیندھی اور تاڑ کے درختوں کے سلسلے میں یہ حق ہے اسی طرح گلمھوے کے درختوں کے سلسلے میں بھی یہ حق ملنا چاہئے کہ وہ چاہیں تو فروخت کریں اور نہ چاہیں تو نہ کریں۔ لیکن آپ کسانوں کے بارگیننگ پاور (Bargain- ing Power) پر پابندی عائد کرنا چاہتے ہیں۔ جب جاگیرداروں اور زمینداروں کے حق مالکانہ کا سوال آتا ہے تو آپ دستور کا دفعہ ۲۱ بتاتے ہیں اور لاکھوں تنبیہ کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کسانوں کے حق مالکانہ پر کس طرح یہ پابندی عائد کر سکتے ہیں۔ کیا یہ دستوری نہیں۔ یہ بل کسانوں کی بارگیننگ پاور کو کم کرنے والا ہے۔ اور اس طرح غیر دستوری طور پر آپ کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ اور قیمت کو محدود کرنا چاہتے ہیں اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ یہ تجویز نہ صرف خلاف انصاف بلکہ خلاف دستور بھی ہے۔

* شری ایل۔ این۔ ریڈی (وردھنا پیٹھ)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ مسٹر صاحب متعلقہ یہ فرمان ہے کہ کاشتکاروں کو گلمھوے کا کوئی فائدہ نہیں مل رہا تھا ہم نے قانون بنا کر انکو ۲۰ فیصد فائدہ حاصل کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس طرح ہم کاشتکاروں کے

حقوق کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جو دفعات منسٹر صاحب نے پڑھ کر سنائے تھے اون کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے۔ ان دفعات میں صراحت سے موجود ہے کہ ہٹہ دار گلمہوہ کو گتہ داران کے ہاتھ فروخت کر سکتے ہیں اس میں کسی قیمت کا تعین نہیں ہے۔ اور نہ اونکے حصہ کا تعین ہے۔ لیکن اب آپ تعین کر رہے ہیں کہ ۲۵ فیصد قیمت سے وہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ گویا اس ترمیم کے ذریعہ پابندی عائد کی جا رہی ہے کہ جہاں وہ سو فیصد نفع حاصل کرتے تھے اوسکی بجائے اب وہ ۲۵ فیصد نفع حاصل کریں گے۔ پہلے ہی سے ہٹہ دار کو یہ حقوق حاصل تھے کہ وہ سرکاری گتہ دار کو بیچے۔ جس قیمت پر سرکاری گتہ داروں کو پڑتل پڑتی تھی وہ لیتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہٹہ داروں کو اس سے کم قیمت نہیں ملتی تھی جو اب ۲۵ فیصد کی صورت میں ملے گی۔ قانون میں ہٹہ داروں کے حقوق کو تسلیم کرنے کے باوجود آپ ہٹہ داروں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کوئی گتہ دار اوس اراضی پر ہٹہ دار کے جانوروں کو داخل ہونے نہیں دیتا جہاں گلمہوہ کے درخت ہیں۔ یہی نہیں بلکہ طرح طرح کے خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ ان چیزوں کا انسداد کرے۔ پہلے کے قانون میں یہ تھا کہ گتہ دار اور ہٹہ دار کے مابین جو تصفیہ ہو جائے اوتنی رقم ہٹہ دار کو ملتی تھی لیکن اب آپ قانون کی رو سے یہ قرار دے رہے ہیں کہ ہٹہ دار صرف ۲۵ فیصد رقم سے استفادہ کر سکے گا۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہٹہ دار کو اسکی آزادی ہونی چاہئے کہ اگر وہ چاہے تو گتہ دار کے حوالے کرے یا اپنے ذاتی اغراض کیلئے گلمہوہ کا استعمال کرے۔ مثلاً کھاد وغیرہ کیلئے۔ اگر ۲۵ فیصد رقم پر گتہ دار کو فروخت کرنے کا لزوم رکھا جائے تو اس طرح ہٹہ داروں کو ستایا جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون کاشتکاروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا نہیں ہے بلکہ گتہ داروں کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ میں سمجھا ہوں کہ ۳/۴ رقم سرکاری خزانے میں جمع نہیں ہوگی بلکہ اسکی معافی گتہ دار کے حق میں کی جا رہی ہے اسلئے میں کہوں گا کہ اس سے نہ سرکار کو فائدہ ہے اور نہ کاشتکار کو بلکہ اس سے صرف گتہ دار کو فائدہ ہوگا۔ اسلئے میں منسٹر صاحب سے اپیل کروں گا کہ اس جانب سے جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں اون میں سے کسی ایک کو قبول کیا جائے۔

شری کے۔ وینکٹ رنگاریڈی۔ مسٹر اسپیکر۔ فرسٹ ریڈنگ کے وقت جو تقریریں کی گئی تھیں اور جو اعتراضات کئے گئے تھے اون کا میں نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔ ناقابل تردید و اطمینان بخش جواب دینے کے باوجود پھر وہی اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ مجھے بھی پھر اون ہی جوابات کو دھرانا ہوگا۔ میرے سمجھانے کے باوجود اوس اصول کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکہ۔ اور ایک مرتبہ سمجھا دیجئے شائد سمجھ جائیں۔

شری کے۔ وینکٹ رنگاریڈی۔ ہاں میں سمجھاؤں گا۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ معاوضہ کم مل رہا ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہم کو دے رہے ہیں اور ۳/۴ گتہ دار کو دے رہے ہیں۔ اشیاء منشی کے بابت تین طریقہ سے رقم وصول

کیجاتی ہے۔ ایک تو ملکیت کا معاوضہ۔ دوسرا حکومت کا ٹکس اور تیسرا جس مقام پر بیٹھکر اشیاء منشی بیچتے ہیں اوسکا ٹکس۔ گورنمنٹ دو طریقہ سے ٹکس لیتی ہے۔ حق مالکانہ درخت کے مالک کو ملتا ہے۔ اور اگر درخت سرکاری ہیں تو سرکاری خزانے میں جمع ہوتا ہے پٹہ دار کی ملک ہوں تو پٹہ دار کو حق مالکانہ ملتا ہے۔ اسکے بعد اشیاء منشی بنانے و فروخت کرتے کیلئے جو اجازت نامہ دیا جاتا ہے اسکے لئے ٹکس لیا جاتا ہے۔ اسکو سیندھی اور تاڑی کی حد تک ٹری ٹکس کہتے ہیں اور گلمہو کی حد تک محصول کہا جاتا ہے۔ جب اسکو لیجا کر کسی مقام پر فروخت کرتے ہیں تو اوسے بیٹھک کہتے ہیں۔ اس طرح اشیاء منشی پر تین طرح کا ٹیکس حکومت عائد کرتی ہے۔ یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے بلکہ جب سے آبکاری ہمارے ملک میں جاری ہے اوس وقت سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ دفعہ ۳۴ میں سیندھی اور تاڑی کے تعلق سے آپ نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس چیز کا داخلہ دفاتر سرکاری میں پچاس پون سو سال سے ملتا ہے کہ حق مالکانہ $\frac{1}{100}$ سے کم لیتے رہے ہیں۔

دفعہ ۳۴ میں یہ ہے کہ ”جملہ درختان تاڑی و سیندھی جو کسی پٹہ دار کی بطور جائز مقبوضہ اراضی کے حدود کے اندر فی الوقت واقع ہوں خواہ پٹہ دار کے لگائے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پٹہ دار کی ملک متصور ہونگے۔“

(پہلے یہاں ملک سرکار لکھا ہوا تھا)

”اور پٹہ دار کو حق حاصل ہوگا کہ بلا حصول اجازت ایسی اراضی کے حدود کے اندر تاڑی اور سیندھی کے درخت نصب کرے۔“

پٹہ دار کو حق حاصل نہ ہوگا کہ ضمن (۱) کے محولہ درختوں سے عرق نکالے یا حکومت کے مجاز کردہ شخص کے سوا کسی اور شخص سے عرق نکلوائے اور اگر پٹہ دار اس طرح مجاز کردہ کسی شخص کو عرق نکالنے کی اجازت دے تو پٹہ دار کو حق حاصل نہ ہوگا کہ ایسے شخص پر نافذ الوقت قوانین و قواعد کے مطابق درخت کی بابت حکومت کو واجب الادا کسی محصول درخت کے ۲۵ فیصد سے زائد ہر درخت کیلئے عائد کرے۔“

عرق نکالنے کیلئے جو لائسنس سرکار دیتی ہے اوسکے لئے ساڑھے سات روپیہ سیندھی کیلئے اور نو روپیہ تاڑی کیلئے لیتی ہے اور اجازت دیتی ہے۔ ملکیت کا حق قدامت سے چار آنہ مقرر ہے۔ اپنے درخت بھی ہوں تو زیادہ نہیں لے سکتے۔ گلمہو کے درختوں کے متعلق تو کوئی صراحت ہی نہیں تھی البتہ درختان تاڑی و سیندھی کی پابتہ ایک ربع معاوضہ ملتا تھا۔ لیکن گلمہو کے درختوں پر پٹہ داروں کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ ہم نے پٹہ داروں کو حق دلانے کیلئے یہ ترمیم لائی ہے اسکے باوجود یہ کہا جا رہا ہے کہ پٹہ داروں کا حق چھیننے کیلئے ہم نے یہ ترمیم لائی ہے۔ اگر اس سے پٹہ داروں کو فائدہ نہیں ہے تو بتایا جائے میں اسکو وٹھرا (withdraw) کر لوں گا۔

پٹہ داروں کو اس قانون کی رو سے یہ مراعات حاصل ہیں کہ چاہے پٹہ دار گتہ دار کو فروخت کرے یا اپنے ذاتی اغراض کیلئے گلمہوہ کو نہ فروخت کریں۔ چاہے وہ اپنے جانوروں کے لئے رکبہ لیں یا کھاد کے طور پر گلمہوہ کا استعمال کریں۔ لیکن اگر وہ فروخت کرنا چاہیں تو یہ قید عائد کی گئی ہے کہ سرکاری مستاجر کو فروخت کریں۔ ہم سولہ آنے کا حق پٹہ دار کو دلا رہے ہیں لیکن آپ کہتے ہیں کہ اسکو نقصان پہنچانے کیلئے یہ قانون لایا گیا ہے۔ سنہ ۵۲-۵۱ ع میں پٹہ داروں کو گلمہوہ کے بارے میں ایک کوڑی بھی نہیں ملتی تھی۔ ہم نے ان دقتوں کو محسوس کیا کہ پٹہ داروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے اور لوگ انہیں رقم دینے سے گریز کر رہے ہیں تو انکی حفاظت کیلئے ہم نے یہ ترمیم لائی ہے۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ کیا آپ کے اس قانون سے پہلے مفت لے رہے تھے۔
شری وینکٹ رنگا ریڈی۔ دیں تو انکی مہربانی تھی ورنہ آپ کو طلب کرنے کا حق نہیں تھا۔

دوسری چیز یہ کہی گئی کہ ۲۵ فیصد کے بجائے (۰) فیصد دیا جائے۔ اسکا جواب بھی اس میں موجود ہے۔ ہم سولہ آنے کے حق سے استفادہ کا موقع دے رہے ہیں لیکن اگر اوس حق سے استفادہ نہ کر کے کسی کو فروخت کرنا چاہتے ہیں تو حق مالکانہ ایک ربع ہوتا ہے۔ حق شاہی محاصل عائد کر کے وصول کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے بلکہ مضحکہ خیز ہے۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ایک ربع نہیں بلکہ فریقین کی رضامندی سے جو بھی طے ہو جائے وہ دیا جائے۔ میں نے ایسا قانون نہیں دیکھا۔ مشہور ہے کہ، بیان بیوی راضی تو کیا کرے قاضی، سرکار کو مداخلت کی کہا گنجائش ہے۔

شری جی۔ گوپال راؤ (ہاکھال)۔ کیا ۲۵ فیصد منافع کوئی مستاجر دینے کیلئے تیار ہوگا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ قاضی صاحب تو ۲۵ فیصد کی قید لگا رہے ہیں۔
شری وینکٹ رنگا ریڈی۔ ۲۵ فیصد اگر گورنمنٹ مقرر نہ کرے تو ایک کوڑی بھی آپ کو نہیں ملیگی۔ کون ایسا دھرماتما آپکو ملیگا جو آپ کو دیدے۔

شری جی۔ گوپال راؤ۔ اگر آئریبل منسٹر کو اسکا شبہ ہے تو راست سرکاری گوداموں میں کیوں نہیں خرید لیا جاتا۔

شری وینکٹ رنگا ریڈی۔ سرکار چاہے تو ہر ایک کام کر سکتی ہے۔ لیکن سرکار کیلئے گودام وغیرہ بنانا ممکن نہیں ہے۔

1832 5th April, 1954.

*L.A. Bill No. VIII of 1954,
The Hyderabad Land Revenue
(Amendment) Bill, 1954.*

شری جی۔ گوپال راؤ۔ لیکن سرکار جب سہربانی کرنا چاہتی ہے تو وہ اتنا کر
سکتی ہے۔

شری کے وینکٹ رنگا ریڈی۔ سہربانی۔ سرکار کی سہربانی ہے کہ اون کو یہ آنے
دلارہے ہیں اور رعایا کی درخواست کے بغیر ہی قانون میں اوس کے متعلق ترمیم لائی
جا رہی ہے اور اون کے پورے حقوق کی حفاظت کر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ آنے
مت رکھئے فریقین اپنی رضامندی سے مقرر کر لیں گے۔ فریقین اپنی رضا مندی سے جتنا چاہے
دے سکتے ہیں جتنا چاہیں لے سکتے ہیں۔ اس ترمیم سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن
یہ غلط ہے۔

دفعہ (۳۶) میں جو ترمیم لائی گئی ہے وہ اس غرض کے لئے ہے کہ ثمرہ دار درختوں
کی قطع و برید نہ ہو۔

مسٹر اسپیکر۔ اوس کا تعلق کلاز (۳) سے ہے جو بعد میں آئے گا۔

The question is :

“That in lines 5 and 6, for the words and figures “not
be entitled to charge such person more than 25 per cent”
substitute the following namely :

“be entitled to charge such person at the rate agreed
upon by the parties”.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is

“That in line 6, for ‘25’ substitute ‘75’.”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“That clause 2 stand part of the Bill”

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3.

Mr. Speaker : The first amendment tabled by Shri J.
Anand Rao is for omitting the clause. That cannot be
moved.

شری جے آنند راؤ (سرسلہ - عام) اوس پرکھ تو سکتے ہیں -
مسٹر اسپیکر - ہاں - کہہ سکتے ہیں -

Shri K. Ananth Rama Rao : (Devarkonda) : I beg to move:

“Add the following as sub-clause (3)—

‘Provided that the information for felling the fruit-bearing trees shall be given to the authority specified by the Government in case of no objection by the said Authority within 15 days from the receipt of the notice the Pattedar shall be entitled to fell the tree’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری کے اننت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - مجھے اوس ترمیم سے اختلاف نہیں ہے جو حکومت کی جانب سے لائی گئی ہے - لیکن اوس میں میں نے جو اسنڈ منٹ لائی ہے وہ پٹہ دار پر جو سختی ہوتی ہے اوس کو نرم کرنے کے لئے ہے .. میں نے حکومت سے جو پراویزو ایڈ (Proviso add) کرنے کی خواہش کی ہے اوسکی غرض یہی ہے - اس سے پہلے مالکان آراضی کو پورا حق حاصل تھا کہ اپنی آراضی کے اندر جو پھل دار درخت ہوتے ہیں اون کے پھل سے فائدہ اٹھائیں اور اگر وہ درخت پھل نہ دیتے ہوں تو وقت ضرورت اپنی ذاتی اغراض کے لئے کاٹنے کا اختیار اون کو حاصل تھا - یا وہ چاہیں تو کسی کو فروخت کر سکتے تھے - لیکن یہ دیتے ہوئے کے ان درختوں کو کاٹنے سے باز کی قلت ہوتی ہے اس لئے حکومت کی جانب سے یہ ترمیم لائی گئی ہے تو میں نے جو پراویزو اوس پر بڑھایا ہے اوس کی غرض یہی ہے کہ پٹہ دار آراضی کو یہ حق رہیگا کہ ایسے درختوں کو کاٹنے سے پہلے حکومت کو مطلع کرے اور اس کے بعد اگر کوئی اعتراض ہو تو حکومت اندرون پندرہ دن اعتراض یا وجہ اون درختوں کو نہ کاٹنے کے متعلق پٹہ دار پر ظاہر کرے - اگر پندرہ روز کے اندر حکومت اطلاع نہ دے تو پٹہ دار کو اختیار رہیگا کہ پندرہ روز کے بعد درخت کاٹے - اور اوس سے مستفید ہو اس لئے میں نے ترمیم کے ذریعہ یہ خواہش کی ہے - میری ترمیم معقول اور مناسب ہے اس سے حکومت کی اصل ترمیم بھی متاثر نہیں ہوتی اس لئے میری ترمیم کو قبول فرمایا جائے -

శ్రీ కె. వెంకయ్య :

అధ్యక్ష మహాశయ,

ఇప్పుడు, ఈ ఫలవృక్షాలను నరకుండ్రావుండి వాటిని కాపాడేదానికొనం తీసుకుచ్చిన బిల్లును వ్యతిరేకించడం తోడు గాని, దీనితో ప్రభుత్వంయొక్క అనుమతి తీసుకోని ఆ చట్టాన్ని

నరుక్కోవాలని ఏదైతే శాసించబోతున్నారో, ఆ అనుమతినీ పొందడంలో చాలా సాధక బాధకములు
న్నాయి. ఇప్పుడు కానూన్ ఇక్కడ ఏదైతే చేస్తున్నామో దానిని అమలు పరిచేటప్పుడు వచ్చే
ఇబ్బందులను కూడా దృష్టిలో ఉంచు కోవాలి. ఎందుకంటే, మనకు విషయం అనుభవంలో
ఉన్నదే. పంటలు పోయినపుడు రెమిషన్ కారకు దరఖాస్తు పెట్టి, ఎన్నో నెలలునుంచి చూచి
బోజారై ఆసీనర్లు వచ్చి ఆ పంట తనిఖీ చేసేలోపల పంట పోతుందని చెప్పి రైతులు ఆ పంటను
కోసుకోవడం జరిగింది. వీటిని దృష్టిలో ఉంచుకొని చూచినపుడు, దేనికైనా ఇక ఫల
సాయము రాదనుకొన్నప్పుడే చెట్లను నరకటానికి రైతు ప్రయత్నం చేస్తాడు. ముఖ్యంగా
గ్రామాలలో ఉండే చింత చెట్లు, మామిడిచెట్లను రైతు దానిపై పూర్తిగా ఫలసాయం వచ్చేంతవరకు
నష్టపడకుండా కాపాడుకొంటాడు. ఎప్పుడైతే ఫలసాయము తగ్గుతుందో అప్పుడు, వాటిని
కొట్టివేయడమో, లేక అమ్ము కోవడమో జరుగుతుంది. అలాంటప్పుడు దానికొరకు ప్రభు
త్వం నుంచి, కలెక్టరునుండి పర్మిషన్ కావాలంటే, కావలసినంత కార్యాయి గ్రంథం జరుగవలసిఉంది.
కలెక్టరు తహశీల్దారుకు వ్రాయాలి. తహశీల్దారు గిరదావరుకు, గిరదావరు పటేల్ పట్టావలీలకు
వ్రాయాలి. రైతు ఈ విధంగా కనేలీలచుట్టూ తీరగడంవల్ల వ్యయప్రయాసలకు లోనుకావడమే
గాక, పైగా కాలహరణముకూడా జరుగుతుంది. ఇటువంటి ఇబ్బందులు లేకుండా చేయాలంటే,
ఎప్పుడుడైతే రైతులు ఆ చెట్లు పనికిరావని, దానివల్ల ఇకముందు ఏమాత్రం ప్రయోజనం
లేదని అనుకొంటారో, అందుకు దరఖాస్తును తహశీల్దారుకు ఇచ్చినట్లుగా ఉంటే, దానికి గా
రోజుల గడువులోపల తహశీల్దారు స్వయముగాగాని, లేక తాను నియమించిన అధికారిగాని
వచ్చి దానిని పంచనామాజేసి, లేక తమ అభిప్రాయము తెలియజేసి పెట్టి పోయినట్లయితే ఆ రైతు
పని తేలిగ్గా ఉంటుంది. లేక ఇప్పుడు యీ బిల్లులో తెల్పిన ప్రకారం చేయడం అనేది చాలా
చిక్కులతో కూడుకున్న పని. చెట్టు ఖరీదు ౧౦ రూపాయలుండవచ్చును. కాని అతడు
కనేరీ చుట్టూ తీరగడానికి, అతనికి సాదరుఖర్చుకు ఎంతో అవుతుంది. అంతేగాక కనేరినుంచి
ఒక కాగితం బయటకు రావాలన్నా, ఒక ఆర్డరు బయటకు రావాలన్నా ఎంతో డబ్బు లంచాల
క్రింద ఇచ్చుకోవలసివస్తుంది. ఈ విధంగా రైతు ఇచ్చుకొనే లంచం చెట్టు ఖరీదుకంటే
ఎన్నోరెట్లు మించిపోతుంది. ఈ రోజున ఉండే లంచగొండితన విధానాన్ని సవరించేదానినిగురించి
ప్రభుత్వానికి ఏమీ పట్టలేదు. కాబట్టి, ఇటువంటి ఇబ్బందులలోకి రైతును యీడ్చుకుండా గా
రోజుల నోటీసులోటి ప్రభుత్వం వచ్చి, సక్రిమమైన పంచనామాజేసి, పర్మిషన్ ఇవ్వడంగాని, లేక సో
టీసు ఇవ్వడముకాని, లేక ఏదోఒకటి పెంటనే చేస్తే, రైతులకు మేలు చేసినట్లువుతుంది. కాబట్టి
ఇది సామాన్యమైన ఎమెండుమెంటు గనుక, దీనిని పంటిగారు పరిశీలించి అమెడిస్టరేషన్ చేసి,
సేను ఆమోదించును.

شری جے ۔ آئند راؤ۔ جو کلاز لایا گیا ہے اور جس کا منشا یہ ہے کہ پھل دار درخت

کٹنے سے نقصان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم بارش سے محروم ہو جاتے ہیں اس واسطے

اپسے پھل دار درختوں کو کاٹنے سے پہلے گورنمنٹ کی اجازت لینے کی سخت ضرورت ہے ورنہ

تحت ضابطہ کارروائی کی جائیگی ۔ میں اس سلسلہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آم اور انجلی وغیرہ کے درخت

اپسے نہیں ہیں جو جنگل ہیں الگ الگ جگہ ہوتے ہوں ۔ بلکہ وہ درخت کسی نہ کسی

مالک اراضی کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔ یہ جہاز یا تو میری آراضی میں ہونگے یا زید یا بکر کی آراضی میں ہونگے۔ کوئی نہ کوئی شخص اون کا مالک ہونا ہے۔ اور وہ شخص اوس سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایسی صورت پیش آئے کہ میری اراضی میں املی کا جہاز ہو جس سے دوسرے کی اراضی اوس کے سایہ کی وجہ سے متاثر ہوتی ہو۔ وہ شخص چاہا ہے کہ درخت کاٹے۔ پنچایت کمیٹی کے ذریعہ اس کا تصفیہ ہوتا ہے اور دونوں اوس درخت کی املی سے آدھا آدھا مستفید ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ انکی اراضی متاثر ہو رہی ہے نو آب آدھا لے لیجئے۔ لیکن وہاں دونوں ملکر اوس درخت کو نہیں کاٹتے۔ املی اور آم کے درخت بہت زمانے تک پھل دیتے رہتے ہیں۔ دادا کے زمانے کا جہاز باب کے زمانے میں بھی پھل دیتا ہے بیٹے کے زمانے میں پھل دیتا ہے اور اوس کے بعد بھی پھل دیتا ہے۔ ہر سال اوس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی عقلمند شخص ایسے جہازوں کو نہیں کاٹ سکا۔ جب جہاز پھل دینے کے قابل نہیں رہتا تب ہی وہ اوسکو کاٹنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ یا گھن کی وجہ سے اگر جہاز خراب ہوجاتا ہے تو اوس کو کانکر اینٹ کی بھٹی وغیرہ میں اوسکی لکڑی استعمال کرتا یا دوسری اغراض کیلئے استعمال کرتا ہے۔ لیکن بہر حال اس کا اندازہ کر لینے کے بعد ہی کہ آیا اس درخت کو کاٹنے سے نقصان ہوگا یا فائدہ ہوگا درخت کاٹے جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ آم اور املی کے درختوں کے حصہ دار بھی ہوتے ہیں۔ وہاں بھی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ پنچایت کمیٹی اون کا نصیہ کرتی ہے۔ اگر آنریبل منسٹر مثالیں دیکر ہم کو کنونس (Convince) کریں کہ اس طرح سینکڑوں درخت کاٹے گئے ہیں جسکی وجہ اراضی کے مالکوں کو پابند کرنے کی ضرورت ہے تو کوئی بات نہیں ورنہ میں یہ عرض کرونگا کہ اس قانون کے ذریعہ خواہ مخواہ ضابطہ کی پابندی کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا اس چیز کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ یہ جہاز الگ الگ جنگلوں میں نہیں ہوتے کسی نہ کسی مالک اراضی کے قبضہ میں ہوتے ہیں اس لئے کوئی مالک اراضی ان کو کاٹنا نہیں چاہتا۔ اس چیز کے مدنظر میں منسٹر صاحب سے عرض کرونگا کہ خواہ مخواہ اون کو ضابطہ کے پھندے میں نہ لایا جائے۔ اس لئے جو کلاز لایا گیا ہے وہیں سمجھتا ہوں کہ حذف کرنا چاہئے۔

श्री. गोपिडी गंगारेड्डी (निर्मल जनरल) :—अध्यक्ष महोदय, आज जिस हाबुस के सामने फल वृक्षों को काटने से मुमानियत करने के बारे में क बिल मिनिस्टर साहब ने लाया है, लेकिन उसमें यह साफ तौर पर नहीं बताया गया है कि जब वृक्षों को फल रहते हैं तब काटने के लिये मुमा-नियत की जानेवाली है या फल नहीं रहते तब भी ऐसे फल वृक्षों को काटने की मुमानियत जिस कानून से की जानेवाली है। फल वृक्षों को तो गर्मी में फल आते हैं, जब फल आते हैं तब काटने की मुमानियत है और जब ठंडी के दिनों में उसे काट सकते हैं या नहीं जिसकी कोमी बजाहत जिस कानून में, जब मैंने इसे समझने की कोशिश की, तो मालूम नहीं हुआ। मैं अंग्रेजी तो नहीं जानता, जिस लिये शायद मेरी समझ में न आया हो, लेकिन कब जिन वृक्षों को काटने की मुमानियत की गयी है, जिसकी बजाहत यदि मिनिस्टर साहब करेंगे तो अच्छा होगा।

किसान तो काफी होशियार होता है, जिस चीज से उसे पैसा मिलता है वह नष्ट करने के लिये वह कैसे तैयार होगा। जब उसे फल बेचकर पैसा मिलता है तो वह उसे झाड़ों को क्यों काटेगा। वह कभी दूध देनेवाली भैंस छोड़कर बांज भैंस खरीदेगा क्या? वह ऐसा हरगीज नहीं करेगा। जिस फल से उसे पैसा मिलता है उसका पेड़ही वह काटने के लिये कैसे तैयार होगा? ऐसी हालत में जिस तरह का कानून लाने में कोई माने नहीं है कि फल के वृक्ष काटने के लिये सरकारी अिजाजत लेना लाजमी हो। जिस तरह का कानून आप लाते हैं तो किसान यदि कोई दरख्त काटना चाहे तो उसे आपकी अिजाजत लेने के लिये जो जाप्ते की कार्यवाही करनी पड़ेगी, उसके लिये दो तीन महिने लगेंगे।

दूसरी बात मैं यह कहना चाहता हूं कि बेर के जो दरख्त होतें हैं, वह भी आपकी फल की वृक्षों में शुमार होते हैं क्या? यदि असा है तो बेर के पेड़ काटने के लिये भी अनुको सरकार की अिजाजत लेनी पड़ेगी। बेर के पेड़ का अिस्तेमाल तो वे कपाबुड लगाने के लिये करते हैं, ताकि खेतों की हिफाजत हो सके, शादी वगैरा के लिये जामून के पेड़ के लकड़ी की जरूरत होती है। क्या उसके लिये भी आपकी अिजाजत लेनी होगी? मैं नहीं जानता कि जिस तरह की पाबंदी कानून से आयद करने पर कोई फायदा होनेवाला है। मैं तो कहता हूं कि उससे कुछ भी फायदा होनेवाला नहीं है।

बल्कि जिस तरह से किसानों को बहुत तकलीफ होगी और अेक दरख्त में अनुको दो रुपये या दस रुपये फायदा निकलता है तो आपके पास दरखास्त देकर हुक्म हासिल होने तक उसको बीस रुपये का नुकसान होगा। अेक जमाने में चलका जमीन पुराने ढंग से कोदर पेरते थे, आज के जमाने में किसान भुजीमुग पेरता है, और अगर वहां अिमली का झाड़ हो तो जहां उसकी साया जाती है वहां फसल नहीं होगी। अेक तरफ कहा जाता है कि ज्यादा अनाज अुगाओ और दूसरी तरफ अिमली के झाड़ लगाये तो उसकी छाया से तकलीफ होती है। जवार की फसल के वक्त जिन झाड़ों पर परीदें बैठते हैं अनुको तोड़ना पड़ता है, ताकि परीदें वहां न बैठें, तो उस हालत में जिस कानून से तकलीफ होगी। उसके जरिये से दुनिया को दिखाने की कोशिश की गयी है कि फलवृक्षों को काटने की मुमानियत की गयी है, उसके सिवा जिसका कोई मतलब नहीं है। मैं समझता हूं कि मिनिस्टर साहब जो कानून लाये हैं उसकी कोई जरूरत नहीं है। हमारा और आपका यह तजरूबा है कि किसान अपने झाड़ों को बिला वजह कभी नहीं काटता। जिस लिये मैं ख्वाअिश करता हूं कि मिनिस्टर साहब जैसा जिस बिलको लाये हैं वैसा ही उसको वापस ले लें तो अच्छा होगा।

شری عبد الرحمن (ملک پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر - میں نے ایک وضاحت طلب کی تھی کہ میوہ جات کے درختوں میں کون کون سے درخت شہار کئے جائیں گے - اس کا کوئی تشفی بخش جواب نہیں ملا اسلئے اس نویت پر توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے - پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ثمرہ دار درختوں کے تعلق سے مالکان پر ایسی تحدید عائد کرنا چاہئے - جب بنیادی طور پر یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ جھاڑ کے مالک کو اس پر حقوق مالکانہ حاصل ہوتے ہیں تو پھر اس پر ایسی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی -

دوسری بات یہ ہے کہ بارش کے لئے با دیگر وجوہات کی بنا پر ان درختوں کو رکھنا ضروری ہو تو پھر یہ سوچنا پڑیگا کہ کونسے کونسے درختوں کو رکھنا ضروری ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ عام طور پر درخت کاٹے جا رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کمہنا دیہاتی زندگی سے کچھ لاعلمی کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی ہٹہ دار کبھی بھی بلا وجہ درختوں کو نہیں کاٹتا۔ صرف اسی وقت درختوں کو کاٹا جاتا ہے جبکہ وہ نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

ایسی صورت میں اس قسم کی با بندی عائد کرنا کہ ناکارہ درختوں کو بھی ویسا ہی رکھا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اصول انصاف کے مغائر ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب کو اپنی ترمیم پر اتنا اصرار ہے تو آنریبل ممبر کے۔ وی رام رائو صاحب اور کے۔ وینکیا صاحب نے جو ترمیمات رکھی ہیں انہیں کم از کم منظور کیا جائے کیونکہ ہم آپکی دفتر شاہی سے کبھی بھی مطمئن نہ ہوسکے ہیں۔ درخواست دینے پر اسکا کیا حشر ہوتا ہے کتنے دن لگتے ہیں اسکو آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اسکو بار بار دھرانا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ اس لئے ان ترمیمات کے ذریعہ جو خواہش کی گئی ہے کہ بندہ دن تک انتظار کرنے کے بعد درخواست کا جواب نہ ملے تو وہ درخت کاٹ سکتا ہے اسکو منظور کیا جائے۔

* شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ دفعہ ۳ میں جو اصول مضمحل ہے اسکی ایک حد تک تائید کرتے ہوئے ہم نے ترمیمات پیش کی ہیں تاکہ جو پروسچر گورنمنٹ کی جانب سے اختیار کیا جا رہا ہے اس میں تھوڑی بہت سہولت پیدا کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موور آف دی بل بھی اسکو تسلیم کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ گزٹ میں اسکا اعلان ہوگا اور ۴۶۔ اے کے تحت پبلڈار درختوں کا بھی اعلان ہوگا۔ ہم حکومت سے یہ امید کرتے ہیں وہ ایسے ہی جھاڑوں پر اسکو لاگو کریں گے جو تناور درخت ہوتے ہیں اسکا تو ہمیں شبہ نہیں ہے کہ چھوٹے موٹے درختوں کے بارے میں بھی ایسا اعلان ہوگا۔ خاص حالات میں جیسے کہ شبہات اس طرف سے ظاہر کئے گئے مثلاً جھاڑ پرانے ہو جائیں یا بھائی بھائی کا آپس میں جھگڑا ہو جیسے کہ عملی زندگی میں ہمارا تجربہ ہے پبلڈار درختوں کو بھی کاٹا جاتا ہے۔ لیکن ایک جھاڑ کی قیمت پانچ روپیے ہو تو اسکو واسطے کلکٹر کے پاس درخواست دینے اور اسکی پیروی کرنے میں کافی دشواریاں پیش آئیں گی اسلئے ترمیم میں یہ خواہش کی گئی ہے کہ پبلڈار درخت کاٹا جاتا ہے تو اسکو کاٹنے سے قبل اسکی اطلاع دے۔ اگر حکومت اسکی اجازت دینا نہیں چاہتی تو درخواست وصول ہوتے ہی اسکی ممانعت کی جائیگی ورنہ اجازت تصور کرتے ہوئے درخت کو کاٹا جائیگا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ جیسے شبہات اور دشواریوں کا اظہار کیا گیا ہے کہ چھ چھ مہینے کلکٹر آفس کو جانا پڑتا ہے وغیرہ وہ ختم ہو جائیں گے اور ایک طرف حکومت کا بھی منشا پورا ہوگا اور

دوسری طرف کسانوں کا بھی فائدہ ہوگا۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ موور آف دی بل اس امینڈمنٹ کو قبول کر لینگے۔

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر۔ کل میں ان تمام اعتراضات کا جواب دے چکا ہوں لیکن چونکہ اعتراضات دہرائے گئے ہیں اسلئے رسماً مجھے بھی جوابات کو دہرانے کی ضرورت ہوئی ہے۔ اس ترمیم کا تین دفعات سے تعلق ہے۔ وہ دفعات ۳۶-۳۷ اور ۴۸ ہیں۔ اب ان ہی دفعات کے تحت دیگر ثمرہ دار درختوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اور جس طرح تاڑ۔ سیندھی اور گلمہوہ کے درختوں کو کاٹنے کی ممانعت ہے اسی طرح ان کے بارے میں بھی ممانعت کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون پڑھے بغیر ہی ترمیم پیش شدہ پر تقاریر میں یہ اعتراض کیا گیا ہے۔

ایک ممبر صاحب نے کہا کہ کل میں نے اعتراض کیا تھا لیکن اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ لیکن کل میں نے یہاں تک صراحت کردی تھی کہ ٹمائے کا درخت بھی ایک میوہ دار درخت ہے لیکن اس میں یہ الفاظ رکھے گئے ہیں۔

“fruit-bearing trees of any specific kind”

یعنی خاص میوہ دار درختوں سے متعلق ہی اس میں احکام وضع کئے گئے ہیں ایک ممبر صاحب نے فرمایا کہ ان خاص خاص درختوں کا تعین کس طرح ہوگا اور اس کے تعین کے لئے ایک ترمیم بھی انہوں نے پیش کی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ۱۰ دن کی نوٹس کے بعد انکو کاٹنے کی اجازت ہونا چاہئے۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو کیونکہ پہلے سے جو شرائط گلمہوہ۔ تاڑ اور سیندھی کے درختوں کے لئے ہیں انکو بحسنہ رکھا گیا ہے۔ اب صرف ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے کہ ”اور کسی خاص قسم کے ثمرہ دار درخت“، مابقی عبارت پہلے ہی کی ہے۔ اس کے تحت ایک اعلان بھی جاری کیا جائیگا۔ اگر کسی کو درخت کاٹنا ہو تو پندرہ دن پہلے اطلاع دیں پندرہ دن میں کوئی اعتراض نہ ہو تو وہ کاٹ سکتے ہیں۔

شری کے۔ وی۔ رام راؤ۔ اگر ایسا ہو تو ہم اپنی ترمیم واپس لینگے اور اگر ایسا نہ ہو تو.....

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ ذرا صبر سے سن لیجئے۔ ضمن (۱) کے تحت کوئی اعلان جاری ہوگا جب تک متعلقہ علاقہ میں ایک عام نوٹس جاری نہ ہو جس کے بعد درخت کاٹے جاسکتے ہیں یعنی تمام پٹہ داروں کو اطلاع دی جائیگی۔ آم ابلی وغیرہ کے درختوں کی نسبت نوٹس دی جائیگی۔ ٹمائے کے درختوں کے لئے نوٹس کی ضرورت نہیں۔ ٹمائے کے درخت تو تین مہینے میں پھل دیتے ہیں اس کے بعد انکو کاٹا جاسکتا ہے۔

”..... عام نوٹس جاری کرنے کے بعد جس میں انکو حکم دیا جائیگا کہ وہ ایک معقول مدت کے اندر جس کی صراحت ایسے نوٹس میں کی جائیگی وجہ بتلائیں کہ ایسا اعلان کیوں نہ کیا جائے اور جب تک ان کے عذرات کو اگر کوئی ہوں شہادت کو جو وہ اسکی تائید میں پیش کریں ایسا افسر سماعت نہ کرے جس کو حکومت نے اس بارے میں حسب ضابطہ مقرر کیا ہو اور حکومت ان پر غور نہ کر لے“ اعلان جاری نہیں کیا جائیگا۔

ایک صاحب نے کہا کہ تعلقدار کے پاس جانا پڑیگا یا تحصیلدار کے پاس جانا پڑیگا۔ ہوسکتا ہے ممکن ہے ہٹیل بٹواری ہی کو اختیار دیا جائے۔ کیونکہ جو کچھ بھی ہو عذرات کی تائید میں شہادت قلمبند کرنے کے بعد ہی شرط عائد کریں گے اور کسی نہ کسی سے اجازت لینی پڑیگی۔

”اگر کوئی درخت متذکرہ ضمن (۱) اس ضمن کے تحت عائد کی ہوئی کسی ممانعت۔ شرط یا پابندی کی خلاف ورزی میں کاٹا جائے۔“.....

تو اس شخص سے درخت کی قیمت وصول کی جائیگی۔ ان الفاظ میں ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ ”خاص قسم کے درخت“، اگر ان پر پابندی عائد نہ کروانا چاہتے ہیں تو اس کا عذر ہوسکتا ہے۔ تمام ٹمرہ دار درختوں کے کاٹنے کی ممانعت کے لئے قانون وضع نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا اسکان ہے کہ آئندہ جس سے ملک کی دولت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ایسی ہی قطع و برید کی ممانعت کی جائے۔ اس لئے جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ ان اصل ترمیمات کے مدنظر کسی شبہ کی گنجائش نہیں رکھتے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ املى کے درخت بکثرت کاٹے جارہے ہیں۔ اس سے پہلے سیندھی تاڑ گلمہوے کے درخت کاٹے جاتے تھے تو ان پر پابندی عائد کی گئی اور اس کے لئے قانون بنانا بڑا۔ اب درختان املى بکثرت کاٹے جارہے ہیں جس کی وجہ سے املى جس کا استعمال لوگوں میں کافی اہمیت رکھتا ہے گران ہوگئی ہے اور اس کا ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے بارش کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے یہ قانون لایا گیا ہے۔ یہ محض پٹہ داروں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اس لحاظ سے میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ منظور ہونا چاہئے۔ آنریبل ممبرس جنہوں نے اس پر ترمیمات پیش کئے ہیں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی ترمیمات واپس لیں۔

شری کٹا رام ریڈی۔ گلمہوے کی قیمت کے بارے میں ۲۵ فیصد کی جو شرط رکھی گئی ہے اس کے بارے میں کیا ہوگا.....

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

“Add the following as sub-clause (3) :

‘Provided that the information for felling the fruit-bearing trees shall be given to the authority specified by

1840 5th April, 1954

*L.A. Bill No. XXXIII of
1953, the Hyderabad Municipal
& Town Committees
(2nd Amendment) Bill, 1954*

the Government in case of no objection by the said authority within 15 days from the receipt of the notice the Pattedar shall be entitled to fell the tree."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

"That clause 3 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

"That the short title, commencement and preamble stand part of the Bill"

The motion was adopted.

The short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

"That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L. A. BILL NO. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Local Government and Education (Shri Gopal Rao Ekbote) : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ بل تین چار دفعات میں ترمیم کرنے کے سلسلے میں ہے۔ دفعہ (۲) میں اگزیکٹیو آفیسر کی تعریف کے بعد ایک تعریف بڑھانے کی ترمیم ہے۔ اس کے نہ ہونے سے یہ دقت ہو رہی تھی کہ ۳۶ کے بعد کے دفعہ میں ”شل“ (shall) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جسکی وجہ سے ہرمیونسپالٹی کیلئے ایک اگزیکٹیو آفیسر کا ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض میونسپالٹیز کی مالی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ایک اگزیکٹیو آفیسر کا عہدہ بھی رکھا جائے اسلئے اسمیں تھوڑی سی وسعت دینے کیلئے اسطرح کی ترمیم کیلئے یہ ڈیفینیشن (Definition) رکھی جا رہی ہے کہ اگر اگزیکٹیو آفیسر کا عہدہ قائم کیا جانا ناممکن ہو تو پریسیڈنٹ ہی اگزیکٹیو آفیسر کے فرائض انجام دیگا۔ یہ دفعہ (۲) میں ترمیم ہے۔

اسی طرح دفعہ (۳۳) ضمن (ای) میں بھی ایک ترمیم کی گئی ہے۔ موجودہ (ای) حذف کر کے اسکی جگہ دوسرا ضمن (ای) رکھا جائیگا۔ دفعہ ۳۳ کے لحاظ سے کنٹرول کے باب (۷۱) کے تحت چند میونسپالٹیز کے متعلق بتوسط کلکٹر سکرٹری کے پاس اور چند ٹاؤن کمیٹیز کے متعلق ڈپٹی کلکٹر کے توسط سے کلکٹر کے پاس ریزولوشنس اور دوسرا مواد بھیجنے کے احکام۔ اس کی وجہ سے عملی طور پر کافی مشکلات محسوس کی گئیں۔ اور اسمیں طوالت بھی ہوتی تھی۔ اس طوالت اور مشکلات کو دور کرنے کیلئے موجودہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔ اور کلکٹر کے پاس یہ چیزیں بھیجنے کیلئے ان کمیٹیوں کو سہولت بہم پہنچائی گئی ہے۔

اسی طرح دفعہ (۳۶) میں جیسا کہ میں نے ابھی کہا ”شل“ (shall) کے الفاظ حذف کر کے ”مے“ (may) کے الفاظ اسلئے رکھے گئے ہیں کہ اگزیکٹیو آفیسر ہر میونسپالٹی کیلئے لازمی طور پر مقرر نہ ہو بلکہ اس کی جگہ پریسیڈنٹ بھی فرائض انجام دے سکے۔

اسی طرح دفعہ (۷۷) ضمن (۳)۔ اے اور بی کو تبدیل کیا گیا ہے۔ اے۔ اور بی کو حذف کر کے یہ دونوں صورتیں رکھی گئی ہیں۔ آپکو معلوم ہوگا کہ دفعہ ۷۷ اس صورت سے متعلق ہے جب کہ بعض ناگزیر صورتوں میں کمیٹی اپنے فرائض صحیح طور پر انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس دفعہ کے تحت کمیٹی برخاست شدہ متصور ہوتی ہے اور موجودہ قانون کے لحاظ سے جو نامینیٹڈ ممبرس ہوتے ہیں وہ دوسرے نامینیٹڈ ممبرس کی مدد سے نامزد کریگی کاروبار چلائینگے۔ یہ طریقہ نہ صرف غیر جمہوری بلکہ موجودہ ڈھانچہ میں جچنے والا نہیں ہے۔ اس لئے اسکو اسطرح بتایا گیا ہے کہ دوسرے منتخبہ ارکان کی ممبرشپ مسدود ہو جاتی ہے تو اسکے ساتھ نامینیٹڈ ممبرس کی ممبرشپ بھی مسدود ہونی چاہئے۔ اور مکرر انتخابات ہونے تک ساری میونسپالٹی کے کاروبار گورنمنٹ کسی

1842 5th April, 1954

*L.A. Bill No. XXXIII of
1953, the Hyderabad Municipal & Town Committees
(2nd Amendment) Bill, 1954*

ایسے شخص کے تفویض کرے گی جو ان کا اڈمنسٹریشن چلائینگا۔ اسلئے دفعہ ۷۷ میں
(۳) اے اور بی میں ترمیم لائی گئی ہیں۔

اسی طرح دفعہ ۸۵ میں ترمیم ہے۔۔۔

Mr. Deputy Speaker : How is it that after clause 4, there is clause 6 ? There is no clause 5.

Shri Gopal Rao Ekbote : On page 11, there is clause 5. I have covered clauses 3, 4 and 5 ; and I have now come to clause 6.

۸۵ کی موجودہ تشکیل کے لحاظ سے اسکی گنجائش نہیں ہے کہ اسٹیبلشمنٹ پر خرچہ کیا جاسکے۔ اس لحاظ سے اس میں ترمیم کی جارہی ہے۔

یہ مختصر وجوہ و فحوی ہیں جنکے لحاظ سے ان ۳-۵ کلازس کا یہ مختصر بل لایا گیا ہے۔ یہ صرف ضابطہ کے دفعات ہیں جنکے ذریعہ زیادہ سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایوان انکو متفقہ طور پر منظور کریگا۔

شری کے - انٹ ریڈی (بالکنڈہ) - مسٹر اسپیکر - یہ ترمیمی قانون جو ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے جیسا کہ ابھی ابھی آنریبل منسٹر نے فرمایا ضابطہ کی چند خامیوں کو دور کرنے کے بارے میں آیا ہے۔ دراصل جو ٹاؤن میونسپل کمیٹیز ایکٹ سنہ ۱۹۵۱ء میں اس میں کئی خامیاں تھیں۔ جیسے جیسے ان خامیوں کا علم ہوتا جا رہا ہے ان میں اصلاح ہو رہی ہے۔ اس نوبت پر میں آنریبل منسٹر کے علم میں چند باتیں لانا چاہتا ہوں۔ اسی طرح ایک اور بل میونسپل ٹاؤن کمیٹیز کے سلسلے میں بھی ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے۔ اس میں بھی چند چیزیں پیش کی گئی ہیں میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کراؤنگا کہ حال ہی میں جب یہاں ڈیمانڈس فار گرانٹس (Demands for grants) زیر بحث تھے تو آنریبل منسٹر نے فرمایا تھا کہ نامینیشن (Nomination) کے اصول کو نکالنے کے لئے ترمیم لائی جا رہی ہے۔ سب نے ان دونوں بلز میں دیکھنے کی کوشش کی کہ وہ کہاں ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان دونوں مسودات قانون میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ جب آنریبل منسٹر نے یہ تصفیہ کر دیا ہے کہ نامینیشن کے اصول کو ختم کرنا چاہئے تو پھر ان بلز میں اس کا ذکر کیوں نہیں ہے ؟ شاید وہ غلط فہمی کی بنا پر کہا گیا ہے کہ اس کا بل انٹروڈیوس ہوا ہے۔ میں آنریبل منسٹر سے ریکوئسٹ (Request) کرونگا کہ وہ اس بارے میں ترمیمی قانون لاکر نامینیشن کو نکالنے کی کوشش کریں۔

دوسری چیز میں آنریبل منسٹر سے کانفیڈنس (Confidence)
کے سلسلے میں عرض کرونگا۔ یہ تجربہ رہا ہے کہ پریزیڈنٹ (President)
اور چیرمن (Chairman) ہر کمیٹی کا وشواس نہیں رہتا اور کمیٹی
نو کانفیڈنس موشن پاس کرتی ہے۔ لیکن قانون میں ایسا کوئی ضابطہ نہیں ہے کہ
پریسیڈنٹ استعفا دے۔ چنانچہ ایسی کئی مثالیں ہیں کہ پریزیڈنٹ کے خلاف نو کانفیڈنس موشن
پاس ہونے کے باوجود بھی پریسیڈنٹ استعفی نہیں دیتے۔ جب وہ ایک الیکٹڈ (Elected)
باڈی ہوتا ہے تو اس پر وشواس نہ ہونے کی صورت میں فوری استعفا دیدینا
چاہئے۔ لیکن اسکی گنجائش قانون میں نہیں ہے۔ اس جزو کو قانون میں لانے کی
ضرورت ہے۔ اسی طرح کی کئی کمزوریاں قانون میں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس
قانون کو لیجسلیچر (Legislature) نے پاس نہیں کیا ہے بلکہ
اکزیکیوٹیو باڈی (Executive body) نے پاس کیا ہے۔ میں آنریبل
منسٹر سے رکوسٹ کرونگا کہ وہ ان خامیوں کو نکالنے کی کوشش کریں۔ اور میں نے جو
سجھاؤ دئے ہیں ان پر غور کریں اور آئندہ سشن میں اس بارے میں ترمیم لانے کی کوشش کریں۔

* شری جی۔ سری راملو (منتہی) میونسپل ٹاؤن کمیٹیز ایکٹ ۴۴ سکشن ۴۴ کا ایک
ترمیمی بل لایا گیا ہے۔ یہ بہت ضروری اور وقتیہ ہے۔ اسکے سوا ایک اور بل آنریبل
منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ فٹ ریڈنگ کے موقع پر میں
آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس میں چند خامیاں
ہیں جنکی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ روزمرہ کی کارروائیوں اور بحث پیش کرنے
میں رقومات کے سلسلے میں اور دوسرے کاموں میں دقت ہوتی ہے۔ اور تمام امور کے
بارے میں جب لوکل باڈیز کانفرنس ہوئی تھی یہ تمام باتیں آئی تھیں اور خود
آنریبل منسٹر بھی اس میں موجود تھے۔ وہاں رزولوشنس پاس کئے گئے جنکی کاپیز
(Copies) بھی آنریبل منسٹر کو بھیجی گئیں تھیں اور ہمیں بھی ملی ہیں۔
ایک مرتبہ انہوں نے وہاں بھی اور اسمبلی میں بھی تقریر کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا
تھا اس جانب انکا دھیان پر اشچت کرنا چاہتا ہوں کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے قانون
میں جو اوستہ ہے اور میونسپالٹیٹیز جس طرح کام کر رہی ہیں اس میں آئے دن پیچیدگیاں
پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح عجلت سے کام کرتے ہوئے
کانگریسی حکومت زیادہ دن رہ سکتی ہے۔ ابھی تین سال تو گزر چکے ہیں اب دو سال
باقی رہ گئے ہیں۔ میونسپالٹیٹیز کے قوانین کو آڑے نہ لاتے ہوئے انٹلکچوول (Intellec-
tual) طور پر اگر آپ لاتے تو اسمبلی کا وقت بھی بچ جاتا۔ اور جو
رکاوٹ تھی وہ بھی ان سے دور ہو جاتی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا اسڈنگ بل (Amending)
Bill کے لانے کا جو طریقہ ہے اوس طریقہ سے نہیں لایا گیا ہے۔

میں آنریبل منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ کے دھیان میں یہ چیزیں لانا چاہتا ہوں - آپ جب منسٹر ہوئے تو مجھے امید تھی کہ پانچ چھ امڈنگ بل لائینگے اور ان تمام خرابیوں کی جانب توجہ کرینگے جنکا دور کرنا ضروری ہے - لیکن دوسرے امڈنگ بلس کو پنڈنگ میں رکھ کر صرف ایک امڈنگ بل لایا گیا ہے - سب ایک ساتھ لائے جانے تو اچھا ہوتا - اس کے یہ معنی نہیں کہ پوری پیچیدگیاں ایک ساتھ دور ہو جائیں گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ (۹۰) فیصد پیچیدگیاں دور ہو سکتی تھیں - کمیٹیاں ہو رہی ہیں رزولیوشنس پاس ہو رہے ہیں اور یہ ساری چیزیں ہمارے سامنے ہیں تو پھر ان پر عمل کرنے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ وقت کی ضرورت نہ ہونی چاہئے - لہذا مینونسپل ٹاؤن کمیٹیز کی انکم کے بارے میں میں کہوں گا کہ میونسپالٹیز کے حدود کے اندر جو زمینات ہیں ان پر جو کاشت ہوتی ہے اس کا جو واٹر چارج (Water charge) یا سورس آف واٹر (Source of water) ہوتا ہے اس کے اخراجات جانے کے بعد اس کی آمدنی راست میونسپالٹی کو ملنا چاہئے - بجائے اس کے کہ پروفیشنل ٹکس وصول کیا جائے واٹر سورس کے اخراجات کو منہا کر کے باقی آمدنی میونسپالٹی کو دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں روپیہ کی آمدنی ہو سکتی ہے - گریڈڈ سسٹم (Graded System) پر پروفیشنل ٹکس عائد کرنے کے لئے جو کہا گیا ہے میں کہوں گا کہ اس سے کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے - ہمارا تجربہ ہے کہ معمولی ہوٹل سے بھی وہی ٹکس لیا جاتا ہے اور چنے پھٹانے بیچنے والے سے بھی وہی ٹکس لیا جاتا ہے - انکم وغیرہ کے تخمینہ کرنے کا کوئی سادہ نہیں ہے کہ گریڈڈ سسٹم پر بڑے دکانداروں سے زیادہ اور چھوٹے دکانداروں سے کم ٹکس لیا جانا چاہئے - ایسی تمام باتوں پر دھیان دیا جائے تو بہتر ہوگا - میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کے امڈنگ بلس سے کچھ ٹھیک کام ہو سکتا ہے - میں منسٹر صاحب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دوسرے امڈنگ بلس بھی جلد لائینگے ورنہ صرف ایک بل لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا -

* شری بی - ڈی - دیشمکہ - منسٹر اسپیکر سر - میونسپل ٹاؤن کمیٹیز کے سلسلہ میں جو ترمیم ہاؤز کے سامنے ہے اس بارے میں میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں - دو سال سے ٹاؤن کمیٹیز کے سلسلہ میں جو بلس وجود میں آئے اوں کے سلسلہ میں الکشن سے پہلے اور الکشن کے بعد کافی احتجاج ہوتا رہا کہ ناستیشن کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ غیر جمہوری ہے - رپریزنٹیشن (Representation) کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی جاتی رہی - اسمبلی میں توجہ دلائی گئی - منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم مجبور ہیں - پہلے کی حکومت متغیر حکومت نہ تھی ایسی حالت میں ہم کوئی بل نہیں لاسکتے - اب جبکہ الکشن ختم ہو چکے اس قانون کو تشنہ پایا گیا - ہم نے جو رپریزنٹیشن لاکر منسٹر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کی - انہوں نے اس امر کا

اعتراف کیا کہ وہ خود شخصی طور پر اسکو مناسب نہیں سمجھتے لیکن یہ جو جوائنٹ ریسپانسیبلیٹی (Joint responsibility) کا مسئلہ ہے اسلئے کچھ نہیں کر سکتے۔ میں عرض کرونگا کہ یہ ایسی باتیں ہیں جنہیں ہم اس جمہوری دور کے وزراء سے سنا نہیں چاہتے۔ منسٹر صاحب انچارج اپنی ترقی پسندی جتاتے ہیں اسکے باوجود وہ ایسی چھوٹی موٹی ترمیمات لاتے ہیں۔ ہمیں امید تھی کہ اس قانون میں جتنی ضروری ترمیمات ہیں وہ پیش کیے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میں نے یہ خیال کیا تھا کہ جب منسٹر صاحب ریزنس اینڈ آبجیکٹس (Reasons and objects) بیان کریں گے تو اس وقت اسکی وضاحت کریں گے کہ جو دشواریاں ہیں انکو رفع کرنے کیلئے وہ کیا کرنے والے ہیں۔ آیا کوئی اور ترمیمات لانے والے ہیں یا کیا۔ لیکن انہوں نے اسکی کوئی وضاحت نہیں کی۔ صرف چھوٹی موٹی دشواریاں جو گورنمنٹ محسوس کرتی ہے انکو رفع کرنے کیلئے ترمیمات لائے جاتے ہیں اور عوامی مسائل کے سلسلہ میں ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے۔ اس بارے میں عوام میں ایک تشویش اور یچینی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس تنقید کے جواب میں وضاحت کریں گے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ابھی اسکے لئے کوئی مناسب وقت یا موقع نہیں آیا۔ یا وہ کونسی مشکلات ہیں جنکی وجہ سے مکمل ترمیمات نہیں لائے گئے۔ الکشن کے بارے میں جو دشواریاں رہی ہیں اس سلسلہ میں نامینیشن کو جواز قرار دینے کیلئے حکومت نے یہ کہا کہ نامینیشن کے ذریعہ ایسے لوگوں کو لیا جاتا ہے جو تکنیشنس (Technicians) ہیں۔ انجینیرس ہیں۔ ڈاکٹرس ہیں۔ ایسے سکشنس (Sections) کو آپ نامینیٹ کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے لیکن ہمارا یہ کہنا ہے کہ انکو رائے دینے کا حق نہ ہونا چاہئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں جہاں نامینیشنس ہوئے ہیں وہاں یہ حال ہے کہ ڈپارٹمنٹ نے ایک فہرست تحصیلدار سے لیکر ممبر آف دی ریونیو بورڈ تک کی بنالی ہے.....

منسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بل کے پریویو (Purview) میں یہ مسئلہ نہیں آتا۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکہ۔ میں کہوں گا کہ فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر یہ باتیں کہی جاسکتی ہیں۔ اسطرح کی جو فہرست مرتب کی گئی ہے اس میں اصول کو برقرار نہیں رکھا گیا نہ صرف یہ بلکہ ایسے لوگوں کے نام اسمیں دئے گئے ہیں جو اصول سے مطابقت نہیں رکھتے۔ جن سیاسی پارٹیوں کی اکثریت ہے وہاں نامینیشنس کے ذریعہ انکو اقلیت میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں گہوارائی تعلقہ کی مثال دونگا۔ وہاں پی۔ ڈی۔ ایف پارٹی میجاریٹی (Majority) میں تھی لیکن نامینیشن کے ذریعہ اسکو مینارٹی (Minority) میں تبدیل کیا گیا۔ ان چیزوں کو منسٹر صاحب کے ملاحظہ میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میجاریٹی کو مینارٹی میں تبدیل نہیں کیا جائیگا۔ ہم نے ایک انپارشل (Impartial) نام پیش کیا تھا کہ فلاں

شخص کو لیا جائے جسکا تعلق کانگریس سے نہیں ہے۔ وہاں کے مالی کا نام پیش کیا گیا تھا۔ لیکن کانگریس پارٹی نے اوسی نام کے ایک آدمی کو وہاں کھڑا کر دیا اور یہ شہرت دیدی کہ یہ وہی آدمی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک میونسپالٹی میں الکنیڈ میجاریٹی ہونے پر بھی ہمارا آدمی نہ آسکے۔ میں مینسٹر انچارج سے کہوں گا کہ بجائے ان چھوٹی چھوٹی ترمیمات کے جو لائی جارہی ہیں ایسی ترمیمات لائی جاتیں تو بہتر ہوتا جن سے اس قسم کی دشواریاں رفع ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس جانب توجہ کریں گے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

శ్రీ పెండెం వాసుదేన్ (గజ్వల్):

అధ్యక్ష మహాశయా,

పురపాలక సంఘాలకు నామినేషనుస్సు (Nominations) పద్ధతి రద్దు చేస్తామని సవరణలు లేబడ్డాయి. ఈ నామినేషనుస్సు పద్ధతి విషయములో దాదాపు రెండు సంవత్సరములనుంచి ఈ అసెంబ్లీలో తీవ్రంగా వ్యతిరేకిస్తూ వచ్చినప్పటికీ ప్రభుత్వం ఈ నామినేషనుస్సు పద్ధతి విషయంలో అశ్రద్ధ చూపుతూ వచ్చింది. ఇతర పార్టీలనుంచి అధిక సంఖ్యాకులుగా ఎన్నుకోబడి వచ్చినవారిని అల్పసంఖ్యాకులుగా మార్చడానికి, అధికారం తమచేతుల్లో పెట్టుకోవడం జరిగింది. ఇంకా ప్రశోత్తరాల సమయంలో కూడ మంత్రిగారు సమాధానమిస్తూ నామినేషనుస్సు లొల గించదలచామని చెప్పారు. కాని సిద్ధిపేట విషయంలో చూస్తున్నాం. అక్కడ రెండు పార్టీలు—పి.డి.యఫ్., కాంగ్రెసు—పోటీచేశాయి. పి.డి.యఫ్. కు ౧౨, కాంగ్రెసుకు ౫ సీట్లు వచ్చాయి కాని ప్రభుత్వం నామినేషనుస్సు చేసే అధికారం చేతిలో పెట్టుకొని యింకా ౭ గురిని నామినేట్ చేసి కాంగ్రెసు తరపున మొత్తం ౧౨ చేయబోతోంది. ఈ విధంగా భువనగిరిలో జరిగింది. అధిక సంఖ్యాకుల గా వచ్చిన పార్టీని మైనారిటీ చేయడానికి నామినేషనుస్సునే ఆయుధాన్ని చేతులో ప్రభుత్వం పెట్టుకు కూర్చుంది. ఒక పైపున ఈ విధంగా చేస్తూ రెండో పైపున, పురపాలక సంఘాల బిల్లుకు సవరణలంటూ తెచ్చిరాము చేసిన తప్పలను ఈ ముసుగుద్వారా కప్పి పుచ్చేందుకు చేస్తున్నారని అనుకోక తప్పదు. నూటికి పైన పట్టణ కమిటీలలో ఎన్నికలు అయినాయి. అక్కడ నామినేషన్ అమలులోకి వచ్చింది. ఇవన్నీ జరిగిన తరువాత ప్రభుత్వం ఈ విధంగా చిన్న చిన్న సవరణలు తీసుకు వచ్చి తన తప్పలు మరగు పరచుకొనేందుకు ప్రయత్నం చేయబోతోంది. ఇకముందు జరిగే వాటిల్లో నయనా ఈ నామినేషనుస్సు పద్ధతి రద్దు చేస్తూ బిల్లు చేస్తే బాగుంటుందని కోరుతున్నాను.

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ پہلی خواندگی کے موقع پر اس بل کے مضمرات کے پیش نظر اوس کے تعلق سے کوئی بات نہیں کہی گئی۔ غالباً یہ عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ عملی طور پر کام میں ضابطہ کے متعلق کیا دشواریاں ہو رہی ہیں۔ ان ہی دشواریوں کو دور کرنے کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔ اور صحیح طور پر لایا گیا ہے۔ اس بل کی پہلی خواندگی سے فائدہ اٹھا کر بعض چیزیں نامینیشن کے تعلق سے ظاہر کی گئی ہیں۔ ایک آئریبل ممبر نے استعفادینے اور پرسیڈنٹ کے خلاف نو کانفیڈنس پاس ہونے کے بعد اوس کو نکالنے کے متعلق قانون میں (No confidence)

کوئی ضابطہ نہ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں کہا کہ ۱۰ ع میں جو ایکٹ بنایا گیا اوس میں کئی خامیاں ہیں۔ بہ بالکل صحیح ہے۔ ۱۰ ع میں یہ قانون بناتھا جبکہ کوئی ایسی لیجسلیٹیو اسمبلی نہیں تھی۔ اوس وقت ون مینس لیجسلیشن (One man's legislation) تھا۔ اوس زمانے میں جس درستی کون (درستی کون) کو لیکر قانون بنایا گیا وہ سنہ ۱۹۴۷ ع میں باقی نہیں رہا۔ اوس میں کافی تبدیلی ہو گئی۔ خود آئریبل ممبرس آف دی اپوزیشن نے کہا کہ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس بل جو سلکٹ کمیٹی میں زیر غور تھا اوس میں کافی وضاحت کی جا رہی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوکل باڈیز ایکٹ میں بھی اوسی پنج بر اور اوسی کے مائل ترمیم ہوگی۔ میں اس کے پہلے ایوان میں بجٹ کے وقت کہاتھا اور جیسا کہ لوکل باڈیز کانفرنس جس کی طرف ایک آئریبل ممبر نے اشارہ کیا تھا وہاں بھی اس سلسلہ میں ایک ریزولوشن پاس ہوا تھا۔ میں نے بھی اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میں خود بھی سنہ ۱۰ ع کے قانون کی خامیوں کو محسوس کر رہا ہوں۔ ان کو دور کرنے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی طرف سے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ وہ کافی تھا۔ قبل اس کے کہ اوس طرف سے اعتراض اٹھایا جائے حکومت خود ہی اس پر غور کر رہی ہے۔ نہ صرف ٹاؤن اور میونسپالٹیز ایکٹ کو بلکہ گرام پنچایت ایکٹ کو بھی۔ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس ایکٹ اور کارپوریشن ایکٹ کے مائل بنایا جا رہا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حیدرآباد و سکندرآباد سٹیز کے کارپوریشن ایکٹ سے متعلق بھی کافی ترمیم لانے کے لئے سوچا جا رہا ہے۔ میں خود اون کو اس سشن میں موو کرتا لیکن وقت نہیں ہونے کی وجہ سے وہ پیش نہ ہو سکے۔ اون کی روشنی میں ٹاؤن اور سٹی میونسپالٹیز ایکٹ میں بھی کافی ترمیمات پیش کرنا تھا۔ لیکن کارپوریشن ایکٹ کی ترمیمات وقت نہ ہونے کی وجہ سے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔ اسی طرح ولیج پنچایت ایکٹ میں بھی ترمیم کی جائیگی۔ تاکہ لوکل باڈیز۔ کارپوریشن اور ڈسٹرکٹ لوکل بورڈس جمہوری اصولوں پر چل سکیں۔ اس نظریہ کے تحت کہ لوکل باڈیز اپنے اپنے پیروں پر کھڑی ہو کر کام کر سکیں حکومت ترمیمات لانے کے متعلق سوچ رہی ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ چیدہ چیدہ بل لائے جا رہے ہیں ایک دم کوئی مکمل بل کیوں نہیں لایا جاتا؟ میں یہ کہوں گا کہ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی ایسا مکمل قانون بنا یا جائے وہ ہمیشہ باقی رہے۔ ساج جس طرح ترقی کر رہا ہے اور اوس کی ضروریات جیسے بڑھتی جا رہی ہیں اون کے پیش نظر کوئی قانون اسٹیک (Static) نہیں رہ سکتا۔ ساج کے ضروریات بدلتے رہتے ہیں تو قانون بھی بدلتا رہتا ہے۔ سنہ ۱۰ ع میں جو ضروریات تھے اون کے پیش نظر اوس وقت کے قانون سازوں نے یہ قانون بنایا تھا جس کو آج کے قانون ساز کافی نہیں سمجھتے۔ ممکن ہے کہ سنہ ۱۰ ع میں جو قانون ساز آئینکے ہم آج کی ہماری ترمیموں کو نا کافی سمجھیں گے۔ یہ سمجھنا کہ مکمل ترمیمات کے بعد ایک کے بعد ایک ہی مرتبہ ایک مکمل قانون بنایا جاسکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا

سمجھنا قانون کے بنیادی اصولوں سے اختلاف کرنا ہے۔ جس طرح ساج میں ترقی ہوتی رہتی ہے اسی مناسبت سے قانون میں بھی ترمیم اور تبدیلی ہونا فطری چیز ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اور تمام قوانین میں ترمیمات آ رہے ہیں اس لئے یہ اعتراض صحیح نہیں کہ اسی وقت وہ تمام ترمیمات ایک دم کیوں نہیں لائی گئیں۔ بعض چیزیں ایسی تھیں کہ ان کی وجہ سے کچھ ضابطہ کی مشکلات پیدا ہو رہی تھیں اور میونسپالٹیز کے مالیہ پر بھی اثر پڑ رہا تھا۔ یہ نہیں کہ یہاں کی لوکل سلف گورنمنٹ پر اثر پڑ رہا تھا۔ بکہ خود بلدیہ کے موازنوں پر اثر پڑ رہا تھا۔ اوسکو دور کرنے کے لئے ان قوانین کو اوس وقت تک معلق نہیں رکھا جاسکتا تھا جب تک مکمل ترمیمات پیش نہ ہو جائیں۔ یہ ایک دیرینہ پروسس ہے (Process) جو ایوان کے

سامنے لایا گیا ہے۔ نامینیشن کے تعلق سے جو کچھ کہا گیا اوس کے متعلق کئی مرتبہ کھلے طور پر گورنمنٹ نے یہ واضح کر دیا اور خود میں نے بھی یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی نہیں کہ نامینیشن کو برقرار رکھا جائے۔ گورنمنٹ نے اس کو ایک ترمیم کے ذریعہ نکال دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مناسب وقت پر ترمیم کے ذریعہ اوس کو بھی ہٹا دیا جائیگا۔ نامینیشن کے تعلق سے ہم اور آپ دونوں متفق ہیں اس پر زیادہ چرچا کر کے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹاؤن میونسپالٹیز میں میجاریٹی اور مینارٹی کا زیادہ تصور ہو سکتا ہے۔ پولیٹیکل پارٹیز باور کے لئے وہاں لڑ سکتی ہیں۔ لیکن جہاں

تک لوکل باڈیز کا تعلق ہے وہاں ہم نے ایک وائڈر اپروچ (Wider approach) رکھا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے میں اس کا اطمینان دلانا چاہتا ہوں۔ یہ تصور بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ نامینیشن اس طرح ہو رہا ہے کہ اوس میں غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا ہے کہ نامینیشن کے سلسلہ میں ایک آدہ جگہ اس طرح کے اعتراض کا موقع پیدا ہوا ہو۔ لیکن زیادہ جگہوں پر ایسا نہیں ہوا۔ (۱۱۸) ٹاؤن کمیٹی، ۲ میونسپالٹیز، (۱۰۲۰) ولیج پنچایتوں اور دوسری جگہوں پر حکومت کی جانب سے جو نامینیشنس ہوئے اس کے منجملہ صرف دو چار مثالیں دیکر کہنا کہ اس طرح نامزد گیوں کی وجہ سے میجاریٹی کو مینارٹی میں تبدیل کیا جا رہا ہے اور اس کو اس طرح جنرلائز (Generalise) کرنے کی

کوشش کرنا مناسب نہیں۔ بعض مقامات پر اس میں شک نہیں کہ اعتراض کا موقع ملا ہوگا۔ لیکن اس کے لئے یہ کہنا کہ عمداً حکومت ایسا کر رہی ہے حقیقت سے بعید ہے۔ سارے باڈیز کی حد تک خود آپ نے بھی شکایت نہیں کی۔ ایک دو مثالوں کو جنرلائز کر کے الزام لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ اس کو آپ متفقہ طور پر منظور کریں گے۔ میں نے پہلے کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ ہوسکے تو جو لائی کے سشن میں یا اوس کے بعد کے سشن میں ٹاؤن میونسپالٹیز اور کارپوریشن ایکٹس میں ترمیمیں لائی جائیں گی۔ جہاں تک نامینیشن کا مسئلہ ہے وہ ان ترمیمات کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیگا۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953, be read a first time.”

The motion was adopted.

Shri Gopal Rao Ekbote : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953, be read a second time.”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953, be read a second time.”

The motion was adopted.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr. Deputy Speaker : We shall take up the Bill, clause by clause.

Clause 2.

Mr. Deputy Speaker : There are no amendments to clause 2.

The Question is :

“That clause 2 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Clause 3

Shri Ankush Rao Ghare (Partoor): I beg to move :

“ That in clause (3) of section 33 of the Act—

(i) In lines 4 and 5 : Omit the following : “ and any extract from the minutes of the proceedings of the Committee ”

(ii) In line 5 : between the words “ or ” and “ any ” insert “ copy ” of ”

(iii) In line 6 : Omit “ or thing ”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

श्री. अंकुशराव व्यंकटराव घारे :—

स्पीकर सर, जिस बिल के बहस के दौरान में पहले यह बताया गया है कि म्युनिसिपालिटीज और टाउन कमिटीज के अडमिनिस्ट्रेशन के बारे में जो कुछ प्रैक्टिकल डिफिकल्टीज आती हैं उनको दूर करने के लिये गवर्नमेंट की जानिब से यह अमेंडमेंट लाया गया है। मैं समझ रहा था कि जिस में कुछ और तरमीम करने की जरूरत है। गवर्नमेंट की तरफ से जो तरमीम लायी गयी है वह जिस-लिये है कि कलेक्टर साहब को अेक्स्ट्रैक्ट्स आफ मिनिट्स कमिटीज से तलब करने का अख्तियार है। लेकिन मैं समझता हूँ कि जितने भी रेजोल्यूशन्स टाउन कमिटीज या म्युनिसिपालिटीज से मजूर होते हैं वह सब उनको देखने में आते हैं, और ये कमेटियाँ जब कभी किसी मसले पर अग्री करती हैं तब उस मसले की कॉपी कलेक्टर साहब के पास अनफरमेशन के लिये हमेशा जाती रहती है। ऐसी हालत में कलेक्टर साहब को अेक्स्ट्रैक्ट्स ऑफ मिनिट्स तलब करने की जरूरत क्यों महसूस की जा रही है यह मेरी समझ में नहीं आता। कमिटी में जो मामला तय पाता है उसकी जानकारी कलेक्टर साहब को मिल जाती है, ऐसी हालत में ‘बिहाइंड दि सीन’ जो बातें होती हैं उनको उन्हें जानने की आवश्यकता क्यों मालूम हो रही है ? यहाँ पर भी हम देखते हैं कि कोअी सिलेक्ट कमिटी होती है तो उसके अेक्स्ट्रैक्ट्स असेंबली में मंगवाने की जरूरत नहीं होती, और उसकी अिजाजत भी नहीं होती। इसी तरह से वहाँ पर भी यह जरूरत महसूस नहीं की जानी चाहिये। दूसरी बात यह है कि कलेक्टर साहब को टाउन कमिटीज और म्युनिसिपालिटीज पर जनरल सुपर-विजन करने का अख्तियार है, चाहे जो चीज वह मंगवा सकते हैं, देख सकते हैं और उनको कोअी क्वेश्चन भी नहीं किया जा सकता कि आप क्यों मदाखलत करते हैं। ऐसी हालत में मैं इसकी जरूरत महसूस नहीं करता। दूसरी दिक्कत मैं यह महसूस करता हूँ कि जब कोअी डाक्यूमेंट्स टाउन कमिटीज या म्युनिसिपालिटीज से कलेक्टर साहब तलब करते हैं तो उसके सिलसिले में फंसलेजात में भी देरी होती है। जिसलिये ये अल्फाज डिलीट करने के लिये मैंने तरमीम लायी है। मैं समझता हूँ कि यह तरमीम बहुत अहमियत रखनेवाली नहीं है। उनकी सहूलियत और म्युनिसिपालिटीज के कारोबार और कलेक्टर साहब के अख्तियार अिनके बारे में जो अनामलीज पायी जाती हैं उनको

दूर करने के लिहाज से मंने यह तरमिम लायी है । मै जुम्मीद करता हूं कि मूव्हर आफ दी बिल मेरी अमेडमेंट को मंजूर फरमायेंगे ।

شری کے۔ اننت ریڈی۔ یہ مختصر سی ترمیم جو ابھی آنریبل ممبر موور نے پیش کی جو اکسٹراکٹ (Extract) کلکٹر یا اسکے مجاز کردہ کسی آفیسر کے پاس بھیجے جانے سے متعلق ہے۔ کمیٹی جو رزولوشن پاس کرتی ہے اسکے بھیجے جانے سے متعلق عذر نہیں ہو سکتا لیکن جو منٹس (Minutes) ہوتے ہیں یا رزولوشن پر جو ڈسکشن ہوتا ہے اسکو بھیجنے کا جہاں تک تعلق ہے وہ اس بل کی اسپرٹ کے خلاف ہے کیونکہ ایک الکنڈ باڈی میں جو بحث کیجاتی ہے اس میں مختلف پارٹیوں کے ممبر مختلف وچار (विचार) کمیٹی کے سامنے رکھتے ہیں۔ انکے بارے میں کلکٹر کو دلچسپی نہ ہونا چاہئے کہ کس رکن نے کیا کہا اس لئے میں منٹس کا اکسٹراکٹ بھیجنے کے بارے میں اختلاف کرتا ہوں لہذا موور آف دی امینڈمنٹ نے جو تجویز پیش کی ہے اسکو قبول کیا جائے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ کلاز (۳) میں یہ ایک مختصر سی ترمیم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ترمیم کے خلاف تقریر ہو رہی ہے۔ پہلی ترمیم یہ ہے کہ حسب ذیل الفاظ حذف کئے جائیں۔

and any extract from the minutes of the proceedings of the Committee

دوسرے

In line 5: between the words 'or' and 'any' insert 'copy of'

ڈاکومنٹ کے بجائے کاپی آف کے الفاظ صحیح طور پر نہیں بیٹھتے۔ تیسرے آرٹیکل (or thing) کے الفاظ کو اومٹ (Omit) کیا جائے۔ یہ تین ترمیمات ہیں۔ حکومت کیطرف سے قانون میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ دفعہ (۷۱) کا لازمی نتیجہ ہے۔ دفعہ ۳۳ ضمن (۳) کے تحت کلکٹر کو ڈے ٹو ڈے (Day to day) معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن ساتھ ساتھ انکو نگرانی رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے جب کبھی وہ منٹس (Minutes) کی کاپی مانگتے ہیں انہیں بھیجنے کیلئے یہ دفعہ مدون کیا گیا ہے۔ ڈاکومنٹ (Document) کے تعلق سے جو عمل ہوتا ہے اسکے متعلق آنریبل ممبر کو کچھ غلط فہمی ہو رہی ہے ڈاکومنٹ کا لفظ بہت وسیع ہے۔ ڈاکومنٹ میں نقل یا نقل النقل بھی داخل ہو جاتا ہے۔ تمثیل کے طور میں یہ کہوں گا کہ کمیٹی کو کئی گھنٹے دینے کا حق ہے اور اس میں کارروائی کو کسی حد تک کلکٹر کے پاس بھی بھیجا جانا پڑتا ہے۔ آنریبل ممبر اس اچھی طرح جانتے ہیں کہ آئے دن کئی مشکلات ہوتی رہتی ہیں جن میں اصل دستاویزات کو دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

1852 5th April, 1954

*L.A. Bill No. XXXIII of
1953, the Hyderabad Municipal & Town Committees
(2nd Amendment) Bill, 1954.*

اگر اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے تو کلکٹر اور دوسرے ہائیر اتھارٹیز (Higher Authorities) اسکو دیکھنے سے محروم ہو جائیں گے۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ ترمیم نمبر ۲ جو غلط فہمی پر مبنی ہے اسکو وٹھ ڈرا (Withdraw) کر لیا جائیگا۔

اسی طرح ”آرتھنگ“ کو اوٹ کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رجسٹر وغیرہ جنکو میونسپالٹی مینٹین کرتی ہے ڈاکومنٹ کی تعریف میں نہیں آتے لیکن پھر بھی انکو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے ”تھنگ“ کا جامع لفظ رکھا گیا تاکہ اسمیں رجسٹر بھی داخل ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لائق دوست اسکو وٹھ ڈرا کر لیں گے۔

Shri Ankush Rao Ghare : Sir, I beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 3.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The Question is :

“ That clause 3 stand part of the Bill. ”

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clause 4

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That clause 4 stand part of the Bill. ”

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Clause 5

Shri Ankush Rao Ghare : I beg to move :

“ (a) That in line 1 of sub-section (1) of section 77 of the Act, omit the words ‘not competent to perform’

(b) At the end of sub-section (1) of section 77 of the Act, for the words ‘may order a fresh election to take place’ substitute the following :—

‘shall order a fresh election to take place within the period of three months’

(c) Omit sub-section (2) of section 77 of the Act ”.

شری گوپال راؤ اکیوٹے - قبل اسکے کہ عالیجناب اس امینڈمنٹ پر تقریر کرنے کی اجازت عطا فرمائیں میں اسپر ایک دستوری اعتراض پیش کرنا چاہتا ہوں - اصل امینڈنگ بل دفعہ ۷۷ الف اور ب میں ترمیم کیلئے بیس ہوا ہے - اس کا جو متن (سبجکٹ میٹر) ہے وہ بالکل علیحدہ ہے اوس سے جس پر کہ میرے معزز دوست ترمیم پیش کر رہے ہیں اور جسکی کہ اجازت نہیں دی جاسکتی - اس سلسلہ میں غالباً رول ۱۳۷ بالکل صاف ہے - اسکے تحت وہی دفعہ معرض بحث میں آسکتا ہے جس پر کہ اوسکا سبجکٹ میٹر حاوی ہو - اسکے الفاظ یہ ہیں -

The following conditions shall govern the admissibility of amendments :

An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter of the clause to which it relates.

اب میری جو ترمیم ضمن ۳ کے لحاظ سے ہے اسے عالیجناب ملاحظہ فرمائیں - اس امینڈمنٹ کا اوس سے کوئی تعلق نہیں ہے - یہ سکشن ۷۷ کے تعلق سے ہے جو بالکل انڈپنڈنٹ آف ایچہ ادر (Independent of each other) ہے - اسمیں ہیئروجنس کلازس (Heterogeneous Clauses) لائے گئے ہیں اگر ہوموجنس (Homogeneous) ہوتے تو انکی اجازت دی جاسکتی تھی - لیکن یہ انڈپنٹ کلاز ہے اسلئے رول ۱۳۷ کے لحاظ سے کسی صورت میں بھی اسکی اجازت نہیں دی جاسکتی سوائے اسکے کہ آنریبل موور آف دی امینڈمنٹ یہ بتلائیں کہ ان کی ترمیم اسکوپ آف دی بل (Scope of the Bill) پر حاوی ہوتی ہے - مثال کے طور پر ضمن (۳) کا سبجکٹ میٹر ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے -

All members of the Committee including the President, Vice-President shall as from the date of the order be deemed to have vacated their offices.

یعنی کوئی ٹاؤن کمیٹی یا میونسپالٹی سوپرسید (Supersede) ہونے کے بعد اسکے قانونی اثرات کیا ہونگے ان کو بتلانے والے کلازس الف اور ب ہیں - اب جو ترمیم چاہی جا رہی ہے اسکا سبجکٹ میٹر اسکوپ آف دی بل (Scope of the Bill) میں نہیں آتا - بی یہ ہے کہ -

“All powers and duties of the committee shall until the Committee is reconstituted be exercised and performed by such person or persons as the Government may appoint in that behalf”.

اسکوپ آف دی بل کے سلسلے میں جہاں تک دفعہ ۷۷ کا تعلق ہے سبجکٹ میٹر آف کلاز فائیو (Subject matter of clause 5) یہ ہے کہ جہاں غیر دستوری طور پر ایک کمیٹی درخواست کی جائے تو اس پر اجازت شدہ کمیٹی کے قانونی اثرات کیا ہونگے - یہ بتلایا

گیا ہے۔ قانونی اثرات یہ ہونگے کہ تمام نامزد شدہ اور منتخب شدہ ارکان اپنے سیشن سے مستعفی متصور ہونگے۔ اور دوسرے یہ کہ دوسرا الگشن ہونے تک گورنمنٹ اسکا انتظام کسی ایسے شخص کے ذمہ کر سکتی ہے جسکو وہ نامزد کریگی۔ یہ سہجکٹ میاثر ہے۔ اسکے متعلق کوئی امینڈمنٹ نہیں ہے۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ۔

(a) In line 1 of sub-section (1) of section 77 of the Act omit the words "not competent to perform".

سکشن ۷۷ سب سکشن (۱) کو آپ ملاحظہ فرمائیں۔

"If a committee is not competent to perform or persistently makes default in the performance of the duties imposed on it or undertaken by it under this Act or any other law for the time being in force or exceeds or abuses its powers to a grave extent, the Government may by an order stating the reasons therefor published in the Jarida, dissolve such committee".

گر ہم اس میں ترمیم لاتے تو آپ اسپر ترمیم لاسکتے تھے۔ لیکن امینڈنگ بل میں اس کمیٹی کے ڈزالو (Dissolve) ہونے کے بعد کے لئے درج ہے۔ کیونکہ سکشن ۷۷ میں ہم نے امینڈمنٹ لایا ہے۔ وہ ہیٹروجنس کلاز (Heterogeneous clause) ہے۔ ہر ایک کلاز اپنی جگہ مکمل ہے۔ دوسری کلاز میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ڈزالو ہونے کے بعد کیا عمل ہوگا۔ اس سلسلے میں جمعی لیجسلیٹیو اسمبلی سے۔

Decisions of the Hon'ble Speaker of the Bombay Legislative Assembly.

صفحہ ۳۳ - ۳۵ کا کچھ حصہ بڑھکر سناتا ہوں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ

"In my view, therefore, though for the generality of cases the fact of the matter being embodied in one section might serve as a proper test, it will not be of universal application. It can apply only in cases where the subject matter of the section represents homogeneous matters representing one idea. The principle of determining whether a motion is in order or not, is to see whether it is relevant to and within the scope of the amending Bill. The test of seeing to the section, as urged on the strength of the previous rulings, will not apply in cases where sections group together several heterogeneous matters for the purposes of linguistic convenience or for any other purpose. In such cases, it is only the subject-matter of the particular clause or sub-section that will have to be looked to and no amendment can be

allowed unless it is relevant to or refers to a matter which is co-related to the subject-matter of the amending Bill”.

اس کا کوئی تعلق ڈسولوشن (Dissolution) سے نہیں ہے۔ ڈسولوشن عمل میں آنے کے بعد حکومت کو کھٹا کرنا بڑیکہ اس کے تعلق سے کلاز (۵) میں ہم ترمیم لاتے تو وہ اسکوپ آف دی بل میں آتا۔ اس لحاظ سے رول ۱۳۷ اور ۱۳۸ لیجسلیٹیو اسمبلی کے ڈسینن (Decision) کے لحاظ سے آپ کی دونوں ترمیمات غیر دستوری ہو جاتی ہیں۔

سری کے۔ انٹ رام راؤ۔ اس بل کے ذریعہ آپ نے ضمن (۳) کے بارے میں ترمیم لائی ہے۔ جب کمیٹی ڈزالو (Dissolve) ہوتی ہے تو اسکے ساتھ پریزیڈنٹ بھی ڈزالو ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کمیٹی ڈزالو ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی فوری الیکشن ہونے چاہئیں۔ یہ سبجکٹ میاٹر آف دی بل (Subject matter of the bill) نہیں ہے مگر وہ ۷۷ کے تابع ہے۔ جب کمیٹی ڈزالو ہو جاتی ہے تو اسکے ساتھ ہی الیکشن کا سوال پیدا ہوتا ہے اس لحاظ سے یہ سبجکٹ میاٹر ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ معقول اور قواعد کے تابع ہے۔ اس کی اجازت ملنی چاہئے۔

* سری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ اس سے قبل بھی ہمارا تجربہ رہا ہے اور یہ کنونشن (Convention) رہا ہے کہ جب کسی دفعہ میں ترمیم کی جاتی ہے تو اس کی کانسی کونسل (Consequential) چیزیں بھی معرض بحث میں لائی گئی ہیں۔ ٹینسی ایکٹ اور دوسرے ایکٹس میں بھی ایسا ہوا ہے۔ یہ انڈائرکٹ (Indirect) نہیں ہے۔ یہ اسکوپ اینڈ سبجکٹ میاٹر (Scope and subject matter) میں آجاتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ

“An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter and the clause to which it relates”.

کلاز (۵) کے الفاظ یہ ہیں کہ

“All members of the committee including the President and Vice-President as from the date of the order be deemed to have vacated their office”.

یہاں آرڈر ہے۔ ڈسولوشن (Dissolution) کا آرڈر بھی دیا جاسکتا ہے اور سپینشن (Suspension) کا آرڈر بھی دیا جاسکتا ہے کسی کمیٹی کے ڈزالو ہونے کے بعد یہ ہوتا ہے۔ اور کلاز (۵) کی ترمیم واقعی آئینی ہے

لیکن آرڈر کے الفاظ کیسے ہیں - سسپنشن کے وقت بھی ایسا آرڈر دیا جاتا ہے اور ڈیسولوشن میں بھی آرڈر دیا جاتا ہے - لیکن ۷ میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی کمیٹی ان کا پیٹنٹ (Incompetent) ہو تو بھی سسپنشن یا ڈیسولوشن کی جاسکتی ہے - میرا مطلب یہ ہے کہ دفعہ (۱۵) کے تحت ایسا آرڈر جہاں بھی دیا جاتا ہے وہ محض کامپیننسی (Competency) کی بناء پر نہ ہو - اور صرف کامپیننٹ ہونے کی وجہ سے ڈالو نہ کیا جائے - آرڈر کے الفاظ کے لحاظ سے ۷ میں ترمیم کر سکتے ہیں - ایسا ہے - مختصراً میں یہ عرض کرونگا کہ کامپیننسی کی بناء پر آرڈر جاری نہ کیا جائے - اگر پرسسٹنٹلی (Persistently) کوئی احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ایسی صورت میں ڈالو کرنے کے اختیارات گورنمنٹ کو ہیں - لیکن کامپیننسی کی بناء پر نہ دینا چاہئے - اس وجہ سے ہم آرڈر کو کوالیفائی (Qualify) کرنا چاہتے ہیں - اس کے لئے ہم (اے) میں امینڈمنٹ نہیں لاسکتے تاوقتیکہ اصل دفعہ کو ٹچ (Touch) نہ کریں یہاں یہ ہے کہ

“An amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter and the clause to which it relates.”

یہ اسکوپ آف دی بل میں آتا ہے - اور ریلیونٹ (Relevant) ہو سکتا ہے - اس سے قبل بھی اسمبلی میں ایسا طریقہ رہا ہے اور بہت سے دفعات کے سلسلے میں اصل دفعہ میں ترمیمات پیش کی گئی ہیں - ان حالات میں میں نے جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے وہ قابل قبول ہے -

شری کے - انٹ ریڈی - یہاں ایک قانونی بحث اٹھائی گئی ہے - اور یہ کہا جا رہا ہے کہ امینڈمنٹ چونکہ ریلیونٹ نہیں ہے اسلئے پیش نہیں کیا جاسکتا - میں یہ عرض کرونگا کہ موجودہ صورت میں دفعہ ۷ چھ سب سکشنس پر مشتمل ہے -

سب سکشن (۳) میں امینڈمنٹ چاہا جا رہا ہے - اس کے لحاظ سے یہ کہا جا رہا ہے

کہ جب کوئی کمیٹی ڈالو ہو جائے تو اسکے کیا کانسی کونسلز (Consequences)

ہونگے - سب سکشن (۱) میں جہاں ڈالو (Dissolve) کیا جاتا ہے تو

اسکے کانسی کونسلز (۳) میں آتے ہیں - اس لحاظ سے سب سکشن (۱) میں جو امینڈمنٹ دیا

جا رہا ہے وہ کانسی کونسل اور وٹن پریو آف دی سبجکٹ میٹر (Within purview

of the subject matter) ہو جاتا ہے - ابھی آنریبل مینسٹر

نے ہمیں کے رولنگ کے حوالہ سے فرمایا کہ وہ ہیٹرو جینس (Heterogeneous)

ہوٹا ہے ایسی صورت میں اسکا اطلاق نہیں ہوتا - لیکن اس سکشن میں ہومی جینس

(Homogeneous) ہے - امینڈمنٹ وٹن دی اسکوپ

(Within the scope) ہے - اب تک جو بلز لائے گئے ہیں ان میں کانسی کونسلز

امنڈمنٹس کی اجازت دی گئی ہے - اس لئے میں بہ عرض کرونگا کہ یہ وہی دی اسکوپ (Within the scope) ہے (Move) کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے -

شری گوپال راؤ اکبوتے - اس سلسلے میں دو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں - ایک آنریبل ممبر نے امنڈمنٹ کے متن پر ہی تقریر کی - اس وقت جو سوال ہاؤس کے سامنے ہے وہ اتنا ہی ہے کہ یہ امنڈمنٹ سب سکشن (۳) کے لئے ہے - اس سلسلہ میں سب سکشن (۱) اور (۲) کے لئے امنڈمنٹس دئے جاسکتے ہیں یا نہیں - میں نے اس سلسلے میں رول (۱۳۷) اور لیجسلیٹیو اسمبلی بمبئی کا ڈیسیسن پیش کر کے بتایا کہ وہ ریلیونٹ ٹو سبجکٹ میٹئر (Relevant to subject matter) نہیں ہے اور اسکوپ آف دی بل کے اندر نہیں آتا - اس لحاظ سے وہ پیش نہیں ہو سکتا - سب سکشن ۱-۲-۳ - ہوموچینس ہیں یا ہیٹروچینس ہیں اس کے فیصلے پر اس اعتراض کا تصفیہ ہو جاتا ہے - آپ نے اسکی کوئی وجہ نہیں بتائی کہ یہ ہیٹروچینس کیوں نہیں ہے میں نے بتایا ہے کہ یہ ہیٹروچینس اس لئے ہے کہ پہلے ڈیسولیشن کے تعلق سے سب سکشن (۱) میں صاف طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ ڈیسولیشن کن صورتوں میں ہوگا -

“If a committee is not competent to perform or persistently makes default in the performance of the duties imposed on it or undertaken by it under this Act or any other law or the time being in force or exceeds or abuses its powers to a grave extent, the Government may by an order stating the reasons therefore published in the Jarida, dissolve such committee.”

مختلف وجوہات کی بناء پر اگر گورنمنٹ کو اطمینان ہو جائے کہ کمیٹی کو ڈزالو کرنا چاہئے تو گورنمنٹ اسکا آرڈر دیگی - اسکا کوئی تعلق دوسرے سب سکشنس سے نہیں ہے -

“If after the fresh election.....”

یہاں فرش الیکشن (Fresh election) ہے

“.....and may order a fresh elections to take place”

فرش الیکشن کا آرڈر ہونے کے بعد دوسرا سبجکٹ میٹئر شروع ہو سکتا ہے - اور دوسری جدید کمیٹی وجود میں آئیگی -

“Incompetently performs or makes default in such performance of duties imposed on it or undertaken by it under this Act, the Government may by an order stating the reason therefore declare the committee to be incompetent or in default or to have exceeded or abused the power.....”

“.....and supersede it for a period to be mentioned in the order”

وہ ڈیسولوشن کیلئے اور یہ سسپنشن (Suspension) کیلئے ہے۔ اگر کمیٹی سے کوئی گریو (Grave) یا سیریس (Serious) افعال سرزد ہوں یا ایسے واقعات ظاہر ہونے ہیں جنکا سب سکشن (۲) میں ذکر ہے تو ایک مدت مقررہ کیلئے اسکو سپرسید (Supersede) کریگا۔ اس میں فرس الکشن کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہ دونوں صورتیں الگ ہیں۔

It has nothing to do with each other.

ان دونوں صورتوں میں سپر سیشن (Supersession) کا آرڈر ہوتا ہے یا ڈیسولوشن کا آرڈر ہوتا ہے۔ یہ گورنمنٹ کا ایک اسٹیج (Stage) ہوگا..... شری اننت ریڈی۔ سب سکشن سے اسکا تعلق ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ آپ کی رائے تو معلوم ہو چکی۔ لیکن وجوہات ظاہر ہونے چاہئیں۔ یہ انڈپنڈنٹ آرڈر اس لئے ہے کہ وہاں فرس الکشن ہوتا ہے۔ دوسرے میں سپر سیشن ہوتا ہے۔ فرس الکشن نہیں ہوتا۔ دونوں کے ریزنس (Reasons) الگ ہوتے ہیں۔ وہ کمیٹی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں الگ الگ قانونی تصورات پیدا کرنے والے آرڈرس ہیں اور انکے نتائج بھی جدا گانہ ہیں۔ اب سب سکشن (۳) جو ہے ڈیسولوشن اور سسپنشن آرڈر (Suspension order) کیا ہوگا اس کے لئے یہ ہے کہ

“If the Committee is so dissolved or superseded, the following consequences shall ensue.....”

یہ اس قانون کے تاثرات ہونگے۔ ظاہر ہے کہ تائیر قانونی جو ڈیسولوشن کے بعد ہوتی ہے اسکے لئے یہاں یہ ہے کہ

“all Members of the Committee save the President and the nominated Official Members, shall as from the date of the order, vacate their offices as such members ;”

اب دوسرے یہ کہ

“all powers and duties of the Committee may until the Committee is reconstituted be exercised and performed by the President and Official Members and by such person or persons as the Government may appoint in that behalf ;”

تو یہ دو قانونی تاثرات ہیں۔ پہلی ترمیم کے بارے میں اس ایوان میں کوئی فیصلہ ہوا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ سبجکٹ میاٹر (Subject matter) معین تھا۔ سبجکٹ میاٹر سے متعلق ترمیم آئی تھی۔ بمبئی اسمبلی میں بھی یہ مسئلہ آیا تھا وہاں جن الفاظ میں اسکو مسترد کیا گیا ہے انہیں عالیجناب ملاحظہ فرمائیں۔

“As regards the first proposition, it no doubt stated in general terms by my predecessors that

میں نے یہ فیصلہ کیا تھا ۔ اس کے حوالہ وہاں بھی دیا گیا تھا ۔

“when a Bill proposing amendments to certain specific sections of an existing Act is brought before the House, all the sections proposed to be amended are submitted to its jurisdiction and the House is entitled to alter or amend those sections in a manner which may appear, in their considered judgement, to be in the interests of the people.”

یہ تو عام طور پر غلط تھا ۔

“While not wishing to dissent from this general statement, I cannot agree with the interpretation that is sought to be given to that general statement that any and every amendment can be brought in, irrespective of the homogeneity of matter or conception merely because the amending Bill happens to group in one section certain subjects.”

ایک سیکشن کے ذریعہ رول میکنگ پاور (Rule making power) حکومت کو دیا جاتا ہے ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ دوسرے سب سیکشن کی بھی ترمیم پیش کرنی چاہئے ۔ میں اس کو اہمیت نہیں دے سکتا ۔ دو تین تقریریں جو اپوزیشن کی طرف سے کی گئی ہیں اور میں میں کوئی قوت یا دلیل نہیں پاتا ۔ اور نہ کوئی ایسی وجہ ظاہر ہو رہی ہے کہ واقعی اس مسئلہ کی اہمیت کو قبول کیا جائے ۔ اس لئے میں نے تھوڑا سا وقت لیکر عالی جناب کی توجہ کو اس جانب مبذول کرانے کی کوشش کی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ کیا یہ دونوں چیزیں اس میں آتی ہیں ؟

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ ڈی () کا اس سے تعلق ہے ۔

شری گوپال راؤ اکبوتے ۔ نہیں ہے ۔ وہ سپریشن اور ڈسولوشن سے متعلق ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو امینڈمنٹ پیش کی گئی ہے وہ وہ ان دی اس کوپ آف دی بل (Within the scope of the Bill) اور ریلونٹ (Relevant) ہے ۔ اس لئے میں اس کی اجازت دیتا ہوں ۔

Shri K. Anantha Rama-Rao : I beg to move :

“(a) That in line 1 of sub-section (1) of section 77 of the Act omit the words ‘not competent to perform’.”

(b) "At the end of sub-section (1) of section 77 of the Act, for the words 'may order a fresh election to take place' substitute the following :—

'shall order a fresh election to take place within the period of three months'."

(c) "Omit sub-section (2) of section 77 of the Act".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

श्री. अंकुशराव घारे :—अुपाध्यक्ष महोदय, मेरा इस अमेंडमेंट के लाने का मकसद यही है कि सेक्शन ७७ के सब सेक्शन में, "नॉन कॉंपिटेंट टू परफार्म" (Non competent to perform) यह जो अलफाज रखे गये हैं उनको निकाला जाये। इस सेक्शन में यह बताया गया है कि अगर किसी कमिटी को गव्हर्नमेंट नॉन कॉंपिटेंट समझती है, तो उसे सुपरसीड करने का, या डिसाल्व करने का अख्त्यार इस सेक्शन ७७ के सब सेक्शन १ के तहत दिया गया है। मैं इसके बारे में कहना चाहता हूं कि कोओ शख्स या कोओ कमिटी कॉंपिटेंट है, या अिन कॉंपिटेंट है, यह तय करना बड़ा मुश्किल है। इस तरह से कॉंपिटेंसी तय नहीं की जा सकती। कॉंपिटेंसी है या नहीं यह देखने के लिये कोओ थर्माइटर नहीं है कि जिससे हम कॉंपिटेंसी देख सकें। मैं समझता हूं कि कॉंपिटेंसी की बिना पर किसी कमिटी को सुपरसीड करने का या डिसाल्व करने का अख्त्यार गव्हर्नमेंट को देना मुनासिब न होगा। इस तरह यदि किसी को कॉंपिटेंसी को चैलेंज किया जाय तो बड़ा मुश्किल होगा। अगर हमारी मिनिस्टरी को भी यदि कोओ कॉंपिटेंसी की बेसिस पर चैलेंज करे तो बड़ी मुश्किल होगी। इस लिये किसी को कॉंपिटेंसी का फैसला करना बड़ा मुश्किल है। इस लिये कॉंपिटेंसी के बेसिस पर उनको निकाल देना मुनासिब न होगा। इस लिये इसको ओमित (Omit) करना चाहिये।

दूसरी चीज यह कहना चाहता हूं कि जब कोओ कमिटी डिसाल्व होती है तब उस कमिटी के लिये फ्रेश अिलेक्शन (Fresh election) होने चाहिये ऐसा रखा गया है। उसमें मैंने इस लफ्ज को बढाने के लिये कहा है ताकि उसमें कुछ डेफिनेटेनेस आजाये। इस अिलेक्शन के लिये कोओ टाइम नहीं फिक्स किया गया है। हम देखते हैं कि जब दो या तीन तीन साल से कमिटी डिजाल्व होती है, फिर भी वहां पर री-अिलेक्शन नहीं किये जाते। और गव्हर्नमेंट का जो रेडटैपिज्म है उसमें तो ऐसे कामों के लिये काफी देरी हो जाती है। और काफी दिनों तक अेक बाँड़ी जाने के बाद भी दूसरी के लिये कोओ अिलेक्शन नहीं किये जाते, और देरी होती है। इस लिये जो लोकल सेल्फ गव्हर्नमेंट बॉर्डिंग होती हैं और खास कर जो म्युनिसिपालिटीज या टाउन कमिटीज होती हैं उनको डिजाल्व करने के बाद फिर से रीअिलेक्शन करवाने के लिये कोओ स्पेसिफाइड पिरियड (Specified period) के होने की जरूरत है। इस लिये मैंने जो अमेंडमेंट लाओ है उसमें यह कहा गया है कि यह अिलेक्शन तीन महीने के अंदर होने चाहिये। इस तरह से स्पेसिफाइड लिमिट रखना बहुत जरूरी है।

ओमिट सब सेक्शन टू ऑफ दी सेक्शन ७७ (Omit sub-section to the section 77)

सब सेक्शन २ जो है अंसे ओमिट करने के लिये मैंने अिलमें कहा है। अुमकी वजह यह है कि जो पांडित आप जिस सब सेक्शन २ को रक्कर हानिल करना चाहते हैं वह पांडित सेक्शन ७७ के सब सेक्शन १ से भी पूरा हो सकता है। जिस लिये मेरा कहना है कि सब सेक्शन २ यह मुपरफ्लुअस (Superfluous) है। अुमको डिलिट किया जाना चाहिये अैया म समझता हूं। जिसके तरफ मिनिस्टर नाहव जरूर तवज्जेह करेंगे अैसी मुझे अुमीद है।

شری کے - انت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس دفعہ کے تعلق سے میری تین ترمیمات ہیں - پہلی ترمیم یہ ہے کہ سکشن ۷۷ کے سب سکشن (۱) کی پہلی سطر تین سے الفاظ ”ناٹ کامپی ٹو پرفارم“ (Not competent to perform) حذف کئے جائیں - دوسری ترمیم یہ ہے کہ سکشن ۷۷ کے سب سکشن (۱) میں ”فرش الکشن (Fresh election) کے الفاظ کی بجائے ”تین مہینے کے اندر فرش الکشن کئے جائیں“ یہ الفاظ رکھے جائیں میری تیسری ترمیم یہ ہے کہ سکشن ۷۷ میں سے سب سکشن (۲) حذف کیا جائے - پہلی ترمیم اسلئے کہ قانوناً جو لوگ منتخب ہو کر آتے ہیں ایسی منتخبہ جماعت کے لئے یہ حق نہ ہونا چاہئے کہ بلاوجہ اسکو نا اہل قرار دیا جائے - ایک منتخبہ باڈی کا اعزاز اس سے متاثر ہوتا ہے - دفعہ کے دوسرے الفاظ سے اسکا منشا بورا ہو سکتا ہے - اگر کمیٹی اپنے اختیارات کا استعمال ٹھیک طور پر نہیں کر رہی ہے تو اسکو ڈیزالوکرنے کا اختیار حکومت کو دیا گیا ہے - اسلئے ان الفاظ کو حذف کرنا چاہئے - دوسری ترمیم میں نے اسلئے پیش کی ہے کہ فرش الکشن کے تعلق سے مدت کا تعین نہیں کیا گیا ہے - مدت کا تعین ضروری ہے ورنہ الکشنس ملتوی رہینگے اور کام نہ ہو سکے گا - کمیٹیاں نہ ہونگی اور عوام کے مفاد سے متعلقہ امور منظوری حاصل نہ کرسکیں گے - اسلئے میں نے تین مہینے کی مدت مقرر کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ تین مہینے میں فرش الکشن ہو جانا چاہئے - تیسری ترمیم یہ ہے کہ چونکہ پہلی دفعہ سوپرسید (Supersede) کی گئی ہے اسلئے دوسری دفعہ کو ڈیزالوکرنا چاہئے - اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ میری تینوں ترمیمات کو قبول فرمایا جائے -

* شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - ڈسولوشن (Dissolution) اور سسپنشن (Suspension) کا جو مسئلہ ہے وہ کافی اہمیت رکھتا ہے - ایک الکٹیڈ باڈی (Elected body) کو گورنمنٹ کے اگریکیشو آرڈرس سے من مانے طور پر غیر معین وجوہات کی بنا پر موقوف کرنے کے اختیارات جو دئے گئے ہیں اسبارے میں کافی اختلافات موجود ہیں - آن انڈیا لوکل باڈیز

کانفرنس کی رائے یہ ہے کہ یہاں بارٹیز کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس میں کانگریس پارٹی کے لوگ بھی ہیں انکا خیال یہ ہے کہ اگر یکٹیو گورنمنٹ کے ہانہ میں ہماری زندگی کا دینا کسی طرح ٹھیک نہیں ہے۔ معلوم نہیں کسی وقت غلطی ہو جائے تو اس طرح سے مس یوز (Misuse) کرنے کا امثال ہے۔ مینونسالیٹیز کے سلسلہ میں میں نے پراویزن لایا ہے۔ مدراس اور دوسرے اسٹیٹس میں بھی ایسا ہوا ہے۔ جہاں کہیں مینونسالیٹیز اور لوکل باڈیز کے اختلافات کا سوال آیا وہاں حکومت کا رویہ یہ رہا ہے کہ حکومت سے احتجاج کرنے والی جنی کمیٹیاں ہیں انکو ڈیزالوکیا جائے۔ ۳۸-۱۹۴۹ ع سے ہم یہ چیز دیکھتے آرہے ہیں۔ مدراس میں یہی حالت ہے وہاں کی کمیٹیاں ڈیزالو کی گئی ہیں۔ لوک شاہی کی بجائے اسپیشل آفیسر کو مقرر کر کے لوکل باڈیز کا کام چلا رہے ہیں۔ میں بوجھنا چاہتا ہوں کہ اس الکیڈ باڈی کو معطل کرنے کا اختیار کیوں دیا گیا ہے۔ کسی ادارے کو آپ دو تین مہینے کے لئے معطل کر دین تو کیا دو تین مہینے کے بعد اس میں کاپیٹنسی (Competency) آجاتی ہے۔ کاپیٹنٹ اور ان کاپیٹنٹ کا تعین کرنے والا کون ہیں۔ الکیڈ باڈی کے متعلق انکو کیوں اختیار دیا جائے۔ اس قسم کے اختیارات نہیں ہونے چاہئیں۔ یہاں تو پورے دفعہ سے اختلاف کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے ان کاپیٹنسی کو نکال دینے کے متعلق ہماری جانب سے ترمیم پیش کی گئی ہے۔ یہ کہا جائیگا کہ کانسیٹیویشن کے حد تک جب راج پرمکھ اور پرسیڈنٹ استعمال کر رہے ہیں تو کیوں نہیں یہاں بھی کیا جائے۔ میں کہوں گا کہ اسمبلیز کی حالت جداگانہ ہے۔ اور لوکل بورڈس کی حالت جداگانہ ہے۔ اون کا نیچر آف ورک بھی مختلف ہے۔ لوکل باڈیز جو پالیسیز ڈسائڈ (Policies decide) کرتی ہیں اون پر عمل کرنے کے اختیارات کا بھی اون ہی سے تعلق ہے۔ لیکن اسمبلیز صرف پالیسیز ڈسائڈ کرتی ہیں لیکن وہاں یہ حالت نہیں ہے۔ اون پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اون پالیسیز کے مطابق عمل بھی کریں۔ اس نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر غور کرنا چاہئے۔ ڈسالوشن اور سپنشن کرنے کے اختیارات کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اس کو ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر سے عرض کروں گا کہ میری ترمیم کو قبول فرمائیں۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر۔ جو ترمیمات آنریبل ممبرس نے پیش کی ہیں اون میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ڈائلوٹڈ فارم آف آٹوکریسی (Diluted form of autocracy) کو وہ قبول کر رہے ہیں۔ میں اون کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں آٹوکریسی پارشل ضرور ہے۔ دفعہ (۷) جو مدون ہوا ہے اوسمیں بعض چیزیں ضرور ایسی ہیں۔ جیسا کہ خود آنریبل ممبرس نے کانسیٹیویشن کا جزاً حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں فنانشیل بریک ڈاؤن۔ کانسیٹیویشنل بریک ڈاؤن اور امرجمنسی ان تینوں صورتوں میں ڈسالوشن کے پاورس دیئے گئے ہیں۔ اسی بنیاد پر یہاں بھی نہیں سمجھنا کہ

اس قسم کے پاورس سے میرے لائق دوست کیوں انکار کر رہے ہیں۔ اگر ٹاؤن میونسپالٹیز میں بھی بریک ڈاؤن ہونے کا امکان ہو یا کانسیٹی ٹیوشنل بریک ڈاؤن ہونے کا امکان ہو یا اسرجنسی کی صورت پیدا ہونے کا امکان ہو تو جس طرح کانسیٹی ٹیوشن میں منشن (Mention) کیا گیا ہے اُن کے لئے اس بنیاد پر یہاں پر بھی دئے جاسکتے ہیں۔ البتہ ایک دو صورتیں جو ان تینوں دائروں سے متجاوز ہو جائیں تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن اوس مرض کی وہ دوا نہیں جو ترمیم کے ذریعہ بتائی جا رہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کامپینٹ (Incompetent) کے جو الفاظ دفعہ (۷) کے سب سکشن (۱) (۲) میں ہیں اُن کے معنی مثل انکامپینٹسی (Mental incompetency) نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کامپینٹسی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ لیگل انکامپینٹسی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں کانسیٹی ٹیوشنل انکامپینٹسی بھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ ممبرس سبسیکونٹ ڈسکوالیفیکیشن (Subsequent disqualification) انکر (Incur) کرتے ہیں۔ مثلاً منتخب ہو کر آنے کے (۳۰) دن کے اندر اخراجات کے تختہ داخل کرنا چاہئے لیکن داخل نہیں کرتے۔ ایسی مثال ہو سکتی ہے کہ جہاں ممبرس چنکر آتے ہیں اور جہاں کامپینٹس کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جہاں وہ سبسیکونٹلی ڈسکوالیفیکیشن انکر کرتے ہیں تو اوس کی بناء پر اُن کو ڈسکوالی کرنا پڑیگا اور اوسکے بعد دفعہ کے ضمن کے لحاظ سے الکشن کے لئے آرڈر کرنا پڑیگا۔ دوسری صورتیں انسولونسی (Insolvency) کی بھی آسکتی ہیں۔ آپ مت سمجھئے کہ ہم یہاں پیش کر رہے ہیں کہ وہاں کے بعض ممبرس عقلمند نہیں ہیں نکال دئے جائیں۔ گورنمنٹ کا یہ رجحان نہیں ہے۔ نہ اس قانون کی تعبیر اس طرح پر کی جاسکتی ہے۔ میں اطمینان دلا سکتا ہوں کامپینٹ کے معنی لیگی کامپینٹ (Legally competent) کے ہیں۔ اس لئے اس وضاحت کے بعد آپ کی ترمیم غیر ضروری ہو جاتی ہے میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جو ترمیم لانے کی کوشش کی جا رہی ہے اوس پر حکومت خود غور کر رہی ہے۔ اس پر دفعہ (۷) کے مطابق غور ہوگا۔ حکومت کا ارادہ کارپوریشن ایکٹ میں بھی ترمیم لانے کا ہے۔ کانسیٹی ٹیوشن میں تین چیزوں کے لئے پراویژن رکھا گیا ہے۔ فنانشیل بریک ڈاؤن۔ کانسیٹی ٹیوشنل بریک ڈاؤن۔ اور اسرجنسی کی صورتوں میں اڈمنسٹریشن ازیم (Assume) کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ باور رکھنا پڑیگا۔ تاکہ اس عبوری دور میں باہر کے انتظامات کے لئے کوئی تکلیف نہ ہو۔ کارپوریشن ایکٹ میں ان تینوں موضوع پر مناسب ترمیمات کی جائیں گی۔ اوس میں ایک دو غلطیاں ایسی ہیں جن کا مجھے بھی احساس ہے۔ وہ نکال دئے جانے چاہئیں۔ لیکن اوس کا تعلق ان ترمیمات سے نہیں ہے۔ اس تقریر کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ترمیم پیش کرنے والے آنریبل موور مطمئن ہو جائیں گے۔

Shri K. Anantha Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 5.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

1864 5th April, 1954

*L.A. Bill No. XXXIII of
1953, the Hyderabad Municipal
& Town Committees
(2nd Amendment) Bill 1954*

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That clause 5 stand part of the Bill ”

. The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Clause 6

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That clause 6 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 6 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That short title, commencement and preamble stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

The short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move :

“ That L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953 be read a third time and passed.”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That L. A. Bill No. XXXIII of 1953, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Second Amendment) Bill, 1953 be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

**L. A. BILL No. IV OF 1954: THE HYDERABAD
MUNICIPAL AND TOWN COMMITTEES
(AMENDMENT) BILL 1954**

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move :

“That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954 be read a first time.”

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوتے - مسٹر اسپیکر سر - یہ بل بھی ایسا ہی بل ہے جو پہلے لایا گیا - جب صدر مستقر سے غیر حاضر رہتا ہے یا رخصت لیکر غیر حاضر رہتا ہے تو نائب صدر کو اوس زمانے میں کیا اختیارات حاصل ہونگے - یا صدر کے حقوق اور فرائض نائب صدر انجام دے سکتا ہے یا نہیں اس سلسلہ میں قانون چونکہ ساکت تھا اس لئے اوس میں ترمیم کرنے کی ضرورت تھی - ایک دو جگہ ایسی مشکلات محسوس ہو رہی تھیں - چنانچہ اس سلسلہ میں ۳۴ - اے میں ترمیم پیش کی گئی ہے - میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے جو ترمیم پیش کی گئی تھی اوس میں میں نے مزید ایک دوسرا پروویزو ایڈ کیا ہے - وہ اون صورتوں سے متعلق ہے جو اصل متن میں نہیں آئیں - اس پروویزو اور ترمیم سے جو ۳۴ میں پیش کی گئی ہے وہ مشکلات دور ہو جائیں گے - اگرچہ اس وقت صدر کے غیاب میں نائب صدر فرائض انجام دے رہا ہے اور اوس کے حقوق استعمال کر رہا ہے لیکن اوس کو ہمارے قانون میں عملی جامہ نہیں پہنایا گیا تھا - اس بل کے ذریعہ اوس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جا رہی ہے - امید ہے کہ ایوان اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیگا -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town committees (Amendment) Bill, 1954 be read a first time.”

The motion was adopted.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move;

“That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954 be read a second time.”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L. A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954, be read a second time.”

The motion was adopted.

1866 5th April, 1954

*L. A. Bill No. IV of 1954, the
Hyderabad Municipal and
Town Committees (Amendment)
Bill 1954—Passed*

Clause 2

Shri Gopalrao Ekbote : I beg to move :

That after the proviso to section 34-A proposed to be inserted by the clause, add the following second proviso, namely.

‘Provided further that pending the election of a new President or during the absence of the President on leave, the Vice-President shall, perform the functions of the President, subject to the exceptions contained in sub-section (2).’

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri Gopidi Gangareddy : I beg to move :

“That in line 2 of section 34-A proposed to be inserted by the clause, for the word ‘fifteen’ substitute the word seven.”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved .

Shri Ankushrao Ghare : I beg to move :

“That in section 34-A proposed to be inserted by the Clause, omit the proviso”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

Shri Ankushrao Ghare : I beg to move :

“That at the end of the section 34-A proposed to be inserted by the clause add the following new section namely:

‘34-B. The President or the Vice-President shall be deemed to have vacated his office for not commanding the confidence of the Committee to be evidenced by a resolution of the Committee moved in accordance with the procedure prescribed’ ”

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

*श्री. अंकुशराव घारे :—अध्यक्ष महोदय, मैंने जो अमेंडमेंट लाजी है वह यह है कि सेक्शन 34 के बाद जो प्रोवाइजियो लाया जा रहा है उसे ओमित किया जाय। जो सेक्शन का प्रोवाइजियो है वह किस तरह से है—

“Provided that where the absence from jurisdiction of the President is within the Hyderabad State and is on business

connected with the Municipality, the President's functions shall not devolve on the Vice-President."

सेक्शन ३४ अे का प्राविजन लाने का मकसद यह था कि यदि प्रेसिडेंट १५ दिन से ज्यादा समय के लिये कहीं बाहर चला जाता है तो वहां का काम खराब न हो। और जो काम प्रेसिडेंट करता है वह काम व्हाइस प्रेसिडेंट कर सकें जिस लिये तरसीम लायी गयी है। लेकिन यह जो प्रोवाजिजो रखा गया है कि म्यूनिसिपल काम के लिये और हैदराबाद स्टेट के अंदर ही वह कहीं जाता है तो व्हाइस प्रेसिडेंट को काम सोपने की जरूरत नहीं है। किसी भी तरह से वह बाहर जाता है तो वही नतीजा होनेवाला है और काम तो बराबर सफर होगा। जिस लिये यह प्रोवाजिजो सुपरफ्लूअस (Superfluos) है। उससे कोयी मतलब नहीं निकलता है। जिस लिये इसे ओमिट करना चाहता हूं।

जिसके बाद मेरा अमेंडमेंट यह है कि ३४ अे के साथ ३४ बी अंड किया जाय। जिससे कि टाउन कमिटीज और दूसरी जो अिलेक्टेड बांडीज हैं उनके काम करने में जो ढिलाजी आती है वह न आये और काम बराबर हो। यहां जो प्रेसिडेंट चुनकर आता है, जिस तरह मिनिस्टर लोग अब्बाम को हर वक्त चुनाव के पहले यह आश्वासन दिया करते हैं कि अब्बाम के लिये हम यह करेंगे, अब्बाम के लिये हम वह करेंगे लेकिन मिनिस्टर बनने के बाद कुछ नहीं करते, उसी तरह यह प्रेसिडेंट आश्वासन देते हैं, और काम कुछ नहीं करते। जब टाउन कमिटीज के चुनाव होते हैं तो सिर्फ कहते हैं कि यह करेंगे और वह करेंगे लेकिन प्रेसिडेंट होने के बाद कुछ नहीं करते। जिस लिये जो अिलेक्टेड बांडीज के प्रेसिडेंट होते हैं उनपर उस बांडी का कुछ प्रेशर रहना जरूरी है ताकि ये लोग बराबर काम कर सकें। यह अिलेक्टेड बांडीज जो पॉवर्स प्रेसिडेंट को डेलिगेट करते हैं उसके मुताबिक प्रेसिडेंट को काम करना चाहिये। यदि वह बराबर काम नहीं करता है तो उस कमिटी को यह अधिकार रहना चाहिये कि अेक रेजोल्यूशन उस प्रेसिडेंट के खिलाफ नॉन कॉन्फिडन्स को लाकर उसे निकाल सकें। जिस तरह का यदि प्रोविजन रहता है तो प्रेसिडेंट अपनी मनमानी नहीं कर सकता। आज के डेमोक्रेसी में जिस तरह की अेक सोर्ड ऑफ डेमोक्रेसी (Sword of democracy) उसके सिर पर लटकती रहे तो वह अपना काम ज्यादा अच्छी तरह कर सकेगा और उसके काम पर उस कमिटी की कडी निगरानी रह सकेगी कि वह काम बराबर कर रहा है या नहीं। जिस लिये प्रेसिडेंट के खिलाफ भी रेजोल्यूशन लाने का अवस्थान कमिटी को देना जरूरी है। यदि कमिटी को अविश्वास हो तो जिस तरह के रेजोल्यूशन के जरिये से वह अपना अविश्वास बता सकती है, और ऐसी हालत में प्रेसिडेंट को अपनी जगह खाली करनी चाहिये। आज प्रेसिडेंट के खिलाफ नॉन कॉन्फिडन्स मोशन लाया जाता है उसका बहुत लंबा प्रोसीजर है।

आज यह होता है कि प्रेसिडेंट के खिलाफ नो कॉन्फिडन्स मोशन लाया जाता है, प्रेसिडेंट के बारे में बहुत सी शिकायतें होती हैं उनको कलेक्टर के पास भेजा जाता है, वहां से बाद में वह सेक्रेटरी के पास आती हैं, छ: छ: महीनों से बहुत से लोगों ने अपने रेसिग्नेशन पेश किये हैं लेकिन फिर भी वे मंजूर नहीं किये जाते। ऐसी हालत में जो प्रेक्टीकल डिफिकल्टीज महसूस की जाती हैं उनको

दूर करने के लिये मेरी अमेंडमेंट का मंजूर करना जरूरी है। किसी भी म्युनिसिपालिटी या टाउन कमेटी का प्रेसीडेंट ऐसा होना चाहिये जो अनेबल टु क्रिटिसीजम हो फिर जाहे वह किसी भी पार्टी-का हो। इसलिये मैं शिद्दत से महसूस करता हूं कि अक्सर किसी प्रेसीडेंट के खिलाफ नो कान्फी-डन्स मोशन पास किया गया तो गवर्नमेंट उसको मंजूर कर के प्रेसीडेंट को निकाले और उसकी जगह पर वाइस प्रेसीडेंट रिप्लेस किया जा सकता है। और वाइस प्रेसीडेंट को उस सूरत में प्रेसीडेंट के पावर्स अंजूम करने का अख्तियार देना चाहिये। टाउन कमेटीज में यह होता है कि जिस पार्टी की मेजारिटी होती है उसी पार्टी का प्रेसीडेंट रह सकता है लेकिन फिर भी उसके ऊपर चेक रखने के लिये कोई मेथड है तो वह यह है कि उसको यह डर रहना चाहिये कि अगर मैं मेजारिटी के खिलाफ कोई काम करूँ तो मुझे निकाला जा सकता है। इसलिये मैं जरूरत समझता हू कि मूव्हर आफ दि बिल मेरी अमेंडमेंट को मंजूर करें।

श्री गोपिडी गंगा रेड्डी:—मैं जो अमेंडमेंट लाया हूं वह यह है कि १५ दिन के बजाय ७ दिन रखा जाय। टाउन कमेटीज और म्युनिसिपालिटीज की तीन साल की उमर होती है। उसके अंदर एक घंटा और एक सेकंड भी खाली न जाते हुये हमको काम करना है और उसी वक्त हम तरक्की कर सकेंगे। इसीलिये हमारे पूर्वजोंने कहा है कि 'शुभस्य शीघ्रम्' जो काम अच्छा होता है उसको जल्दी करना चाहिये। इसलिये काम जल्दी करने की गुंजायिश जिसमें रखी जानी चाहिये, लेकिन वह नहीं रखी गयी है। जो आज्ञा दी गयी है वह ठीक तरीके पर दी जानी चाहिये। जैसे चेअरमन साहब पंधरा दिन के लिये बाहर जाते हैं और फर्ज कर लीजिये कि वहां चेअरमन एक पार्टी का और डेप्यूटी चेअरमन दूसरी पार्टी का रहे तो कमेटी के काम को आगे बढ़ाना कभी कभी मुश्किल हो जाता है। बल्कि उस हालत में प्रेसीडेंट चौदा दिन तक गैरहाजिर रह सकता है, और जिस तरह से वह कोई काम नहीं होने देगा। इसलिये मेरा कहना है कि पंधरा दिन के बजाय एक हफ्ता रखा जाना चाहिये। अध्यक्ष और अपाध्यक्ष के माने ही क्या होते हैं? अध्यक्ष न रहे तो अपाध्यक्ष उसकी जगह पर काम कर सकता है। इसलिये अध्यक्ष की गैरहाजिरी में उसके अधिकार अपाध्यक्ष को मिलने चाहिये। अगर वह हैदराबाद में किसी सरकारी काम के लिये आता है और एक हफ्ते से एक दिन भी ज्यादा रहता है तो उसके कमेटी के काम रुक जायेंगे, इसलिये उसकी गैरहाजिरी में अपाध्यक्ष को अस्तित्वा-रात मिलने चाहिये, वरना काम में खलल होने का अंदेशा होता है। इसलिये मैं माननीय मंत्री महोदय से विनंती करूंगा कि पंधरा दिन के बजाय एक हफ्ता रखने के लिये मैं जो तरमीम लाया हूं उसको बखूबी मंजूर कर लिया जायगा।

* شری بی - ڈی - دیشمکہ - اس جانب سے جو امٹمنٹ اس دفعہ کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ہے اس کی تائید کرتے ہوئے میں چند چیزیں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - ۳۴ (اے) کا جو پراویز ہے اس کو ڈیلیٹ (Delete) کرنے کیلئے جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ واجبی اور مناسب ہے کیونکہ ۳۴ (اے) کے تحت ہم یہ

محسوس کر رہے ہیں کہ پندرہ دن سے زائد عرصے کے لئے پرسیڈنٹ غیر حاضر رہے خواہ وہ سرکاری کام کے لئے ہی کیوں نہ ہو تو کام میں دشواری ہوتی ہے۔ روایت کے طور پر ہم وہاں ایک وائس پرسیڈنٹ رکھتے ہیں لیکن وہ پرسیڈنٹ کی غیر حاضری میں انکے اختیارات کا استعمال نہیں کرتا۔ اس وقت کو رفع کرنے کیلئے ۳۴ (اے) کو رکھا گیا ہے پرسیڈنٹ خواہ سرکاری کام کے سلسلہ میں ہو یا کسی اور وجہ سے حیدر آباد آئیں یا کہیں اور جائیں مستقر پر نہ رہیں تو مونسپالٹی کے ایڈمنسٹریشن میں بڑی دشواریاں ہوتی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر پرسیڈنٹ حیدر آباد تشریف لائیں تو میونسپالٹی کا کام نہیں رکنا؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ میونسپالٹی کے کام کیلئے بھی حیدر آباد آئیں تو ضرور کام متاثر ہوتا ہے اس لئے اس ترمیم کو قبول کرنا چاہئے۔ یہ بہت واجبی اور مناسب ترمیم ہے۔

دوسری جو ترمیمات ۶ اور ۷ آنکش راؤ صاحب گھارے نے لائی ہیں وہ ۳۴ (ب) کے اضافہ کیلئے ہے۔ ہم اس کی کمی بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے۔ بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ الیکٹڈ ہاڈی میں پرسیڈنٹ پارٹی کے اغراض و مقاصد کے خلاف عمل کرنا شروع کرتا ہے۔ دفعہ ۳۴ کے تحت ہوسکتا ہے کہ کلکٹر کو اختیارات ہیں لیکن اگر ہاڈی پرسیڈنٹ کے رویہ کو اچھا نہیں سمجھتی۔ ان کے رپرزنٹیشن کو ٹھیک نہیں سمجھتی تو یہ حق ہونا چاہئے کہ ان کے خلاف عدم اعتماد کا موشن لایا جاسکے۔ خاص طور پر اس صورت میں جبکہ ہم ہاؤز میں ایسا رزولوشن لا کر گورنمنٹ کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس چھوٹی موٹی ہاڈی کو بھی یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ پرسیڈنٹ کے خلاف نوکانفیڈنس موشن (No Confidence motion) لاسکے۔ اس کی عملی میدان میں بڑی ضرورت ہے اس لئے ہر دو ترمیمات کی تائید کرتے ہوئے میں خواہش کرتا ہوں کہ آنریبل ممبر آف دی بل ان کو منظور کریں۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ یہ تین ترمیمات ہیں جو اصل کلاز کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ جو امینڈمنٹ پیش ہوئے ہیں وہ دو قسم کی رخصتوں سے متعلق ہیں۔ ایک تو وہ رخصت جو باضابطہ اطلاع دیکر لی جاتی ہے اس زمانہ میں کیا عمل ہوگا اس کے لئے ایک پراویز و اسٹنڈنٹ کی شکل میں میں نے پیش کیا ہے۔ دوسرا پراویز وہ ہے کہ وہ الیکشن ہونے سے پہلے کے زمانہ میں لیو (Leave) لیکر غائب ہو جائے ہیں اس وقت نائب صدر ان کے اختیارات استعمال کرتا ہے۔ اس کی مدت سات یا پندرہ روز کی حد تک ہے۔ دوسری قسم کی لیو فرنچ لیو (French leave) کہتا ہوں اس میں پرسیڈنٹ مستقر سے بغیر رخصت یا اطلاع کے غائب ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی فرنچ لیو سے یہ پراویز متعلق ہے اور ظاہر ہے کہ اس پراویز کا استعمال کرنا ہوگا۔

شری انا جی راؤ گوانے۔ اگر پرسیڈنٹ وہاں رہے اور نہ آئے تو—

شری گوپال راؤ اکبوتے - پرسیڈنٹ کی عدم موجودگی میں وائس پرسیڈنٹ رہتا ہے اور اس کی بھی عدم موجودگی میں کسی کو بھی کمیٹی کا صدر مقرر کر کے کام چلا سکتی ہے ۔

श्री. गोपिबही गंगा रेड्डी : प्रॅच लिव्ह के क्या मानी होते है ?

شری گوپال راؤ اکبوتے - فرنچ لیو کے معنی ڈبکی ۔ اس طور پر جو غیر حاضر ہوتے ہیں اس کے لئے پہلا پروویزو ہے ۔ ظاہر ہے کہ پندرہ دن کی مناسب مدت انہیں دی جانی چاہئے اور اس دوران میں وائس پرسیڈنٹ کو اختیارات دئے جانے چاہئیں لیکن ان اختیارات میں پروموشن اور اپائنٹمنٹ وغیرہ سے متعلق اختیارات وائس پرسیڈنٹ کو نہیں دئے گئے ہیں۔ کیونکہ (*Persona Designata*) کے تحت کمیٹی ایک خاص آدمی کو مقرر کرتی ہے ۔ اصول قانون کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں اس لئے نائب صدر کو جو صدر کے فرائض انجام دے رہا ہے وہ ان فرائض کو انجام نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے ۱۵ دن کے بجائے ۷ روز کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ اور اس کو ڈیلیٹ کرنے کی خواہش کی گئی ہے ۔ چنانچہ پروویزو کو ڈیلیٹ کرنے کے سلسلہ میں ایک بحث یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر وہ حیدرآباد آجائیں تو کیا فرق ہونے والا ہے ۔ لیکن وہ ایسی صورت نہیں ہے جیسا کہ میں نے پرسیڈنٹ کے غیاب سے متعلق ابھی اکسپلین (*Explain*) کیا ۔ وہ ایک الگ صورت ہے ۔ میں ایک چیز کی طرف ایوان کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اگر پرسیڈنٹ کاروبار کے سلسلہ میں حیدرآباد آتے ہیں تو یہ سمجھنا صحیح نہوگا کہ وہ میونسپالٹی کے پرسیڈنٹ نہیں ہیں مثال کے طور پر میں ایوان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ جس زمانہ میں پرائم منسٹر انگلینڈ گئے تھے تو ملک سے باہر جانے کے باوجود بھی انکی حیثیت پرائم منسٹر کی تھی ۔ ہندوستان میں کوئٹ اور شخص کو پرائم منسٹر نہیں بنایا جاسکتا تھا کیونکہ وہ انگلینڈ میں پرائم منسٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے تھے ۔ بالکل اسی طرح اگر پرسیڈنٹ مستقر سے باہر جائے ۔ حیدرآباد یا کسی اور مقام پر جائے تو بھی وہ صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے ان وجوہ کی بنا پر میں استدعا کرونگا کہ آرریبل ممبرس اپنی ترمیمات واپس لے لیں ۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشکے - ۳۴۔ بی کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔

شری گوپال راؤ اکبوتے ۔ معاف کیجئے میں جواب دینا بھول گیا ۔ نوکانفیڈنٹس موشن کے سلسلہ میں دفعہ ۳۴ ہمارے پاس ہے اگرچہ کہ وہ راست طور پر اسکے لئے نہیں ہے ۔ لیکن یہ صورت ہو سکتی ہے ۔ حیدرآباد میں ایک صاحب آئے ہوئے ہیں میں انکا نام لینا نہیں چاہتا کیونکہ اسپرشن (*Aspersions*) ہوگا ۔ ایک دو مرتبہ انکے خلاف نوکانفیڈنٹس کا موشن پاس ہوا ۔۔۔۔

شری یل - ین - ریڈی - اس موشن کو موو کرنے کی اجازت ہی نہیں دیرھے ہیں -
شری گوپال راؤ اکبوتے - وہ اس سے زیادہ غلط ہوگا - میں نے اس سلسلہ میں
اسٹڈی کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ یہ کنونشن اون تمام ممالک میں ہے
جہاں جمہوریت کا دور دورہ ہے چاہے وہ لوگ باڈی کے سلسلہ میں ہو یا کسی اور
بارے میں - جمہوریت کے اصولوں کے تحت جب کمیٹی یا ہاؤز میں صدر اعتماد
کھودیتا ہے تو پھر اسکو اوس مقام پر رہنا زیب نہیں دیتا - میں یہ کہہ رہا تھا کہ اون
صاحب کے خلاف نوکانفیڈنس موشن پیش ہوا تو میں نے اون سے یہ کہا کہ وہ اپنی
کمیٹی کے سامنے جائیں اور اپنے فیور (Favour) میں اعتماد حاصل کرنے کی
کوشش کریں - دفعہ ۳۴ کے تحت ہم اسکا موقع دیتے ہیں - اگر وہ اعتماد کی تحریک
حاصل نہ کریں اور پھر انکے خلاف عدم اعتماد کا موشن پاس کیا جائے تو ہم انہیں
(اے) کے تحت نوٹس دیتے ہیں - مگر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ عدم اعتماد کی تحریک
انکے مقابلہ میں پیش ہوئی ہے - ظاہر ہے کہ دفعہ ۳۴ (۱) اے - کے تحت ہم نے انکو
نوٹس دیا ہے اور اس میں ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ اس میں یہ اثر آجاتا ہے -
میری رائے میں اسکو کنونشن (Convention) پر رکھنا چاہئے - قانونی
دائرہ میں لانا ٹھیک نہیں ہے - ایسی مثال کہیں نہیں ہے -

شری بی - ڈی دیشمکھ - کیا ہندوستان کی پوری اسمبلیز میں آپ نے اس قانون
کے طور پر تسلیم نہیں کیا ہے -

شری گوپال راؤ اکبوتے - کانسی ٹیوشن میں کہیں نہیں ہے - رولس میں یہ
ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک پر کس طرح بحث کی جائے - یہی ڈیموکریٹک کنونشنس ہم
ڈیولپ (Develop) کرنا چاہتے ہیں - ورنہ وہ دوسرے الکشنس میں
کام نہیں کرسکیں گے - دستور کے طور پر یہ چیزیں انفورس (Enforce) کرنے
سے اس سے ڈیموکریسی پیدا نہوگی - اس لئے میں اپیل کرونگا کہ اسکو کنونشن پر
چھوڑ دیا جائے کہ وہ خود استعفا دیکر نکل جائیں -

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to
withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That in section 34-A proposed to be inserted by the
Clause, omit the proviso”.

The motion was negatived,

1875 5th April, 1954

*L. A. Bill No. IV of 1954,
the Hyderabad Municipal and
Town Committees (Amendment
Bill, 1954—Passed.*

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That at the end of section 34-A proposed to be inserted by the clause add the following new section namely :

“ 34-B. The President or the Vice-President shall be deemed to have vacated his office for not commanding the confidence of the Committee to the evidenced by a resolution of the Committee moved in accordance with the procedure prescribed ”.

The motion was negatived.

Shri Gopalrao Ekbote : I think my amendment will also have to be put to vote.

Mr. Deputy Speaker : Yes. The Question is :

“ That after the proviso to Section 34-A proposed to be inserted by the clause, add the following second Proviso namely :—

“ Provided further that pending the election of a new President or during the absence of the President on leave, the Vice-President shall, perform the functions of the President, subject to the exceptions contained in subsection (2) ’.”

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That Clause 2 as amended stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 2 as amended was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That Short title, Commencement, and Preamble stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Short title, Commencement, and Preamble were added to the Bill”.

Shri Gopalrao Ekbote : I beg to move :

“That L.A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed.”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. IV of 1954, the Hyderabad Municipal and Town Committees (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed.

The motion was adopted.

**L.A. BILL No. V OF 1954, THE HYDERABAD COURT
FEES (AMENDMENT) BILL, 1954.**

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

“That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a first time ”.

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

* شری کے - وی رنگا ریڈی - یہ بل اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ مقدمات اور مرافعوں کے لئے قانون میں ایسے الفاظ ہیں کہ رسوم کے تعین کا اختیار مدعی یا مرافع کو ہونا معلوم ہوتا ہے - حالانکہ اسکا یہ منشا نہیں ہے - دیگر تمام ممالک میں بھی قانون میں یہ الفاظ نہیں ہیں - صرف اس منشا کو ظاہر کرنے کے لئے کہ مدعی کو اختیار نہیں دیا گیا ہے بلکہ جو مالیت ہوسکتی ہے وہ ظاہر کی جائے - اس غرض کے لئے وہ ترمیم بل کے ذریعہ لائی گئی ہے - اس کی وجہ سے کوئی بات پیدا نہیں ہوتی - بلکہ غلط تعبیر کرنے کا جو اندیشہ تھا اور اسکی وجہ سے سرکاری رسوم کو بھی نقصان ہونے کا احتمال تھا وہ اس سے رفع ہو جاتا ہے - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم سے اختلاف کرنے کے لئے بھی کوئی صاحب تیار نہونگے - اور شائد اسی وجہ سے کوئی ترمیم بھی اسکے متعلق پیش نہیں کی گئی ہے -

میں اپیل کرتا ہوں کہ یہ ترمیمی قانون منظور کیا جائے -

شری بی۔ ڈی دیشمکھ - اس جانب کے آنریبل ممبرس کو اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بل میں کوئی خاص اہمیت بھی نہیں ہے - یہ ایک پروسیجرل بل (Procedural Bill) ہے اسکی تائید کرتے ہوئے میں ہاؤس کے سامنے اس خیال کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہارپے پاس کورٹ فی میں کافی اضافہ ہوا ہے - دوسری باتوں میں تو آپ باہر کے مطابق ایڈجسٹ (Adjust)

کرنے کے لئے ترمیمات پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ جو کورٹ فی ہمارے پاس ہے وہ بہت زیادہ ہے تو اس میں بھی مطابقت پیدا کرنے کے لئے ترمیمی قانون لانا چاہئے۔ اس موقع پر میں آنریبل ممبر آف دی ہل کے سامنے یہ چیز رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس جانب بھی اقدام کریں گے۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ یہ ہل محض حساب فہمی سے متعلق ہے۔ موجودہ قانون میں جو مالیت کے تعین کرنے کا اختیار تھا اسکو صاف کر دیا گیا ہے۔ اور مدعی اپنی داد رسی کے لئے مالیت کو بتلائیگا۔ اور اسپر رسوم ادا کریگا۔ اسکو کم یا زیادہ کرنے کا شبہ ہوسکتا ہے۔ اسکو واضح کرنے کے لئے ترمیم پیش کی گئی ہے۔ یہ کوئی ضرر رساں ترمیم نہیں ہے یا رسوم میں اضافہ کرنے کے لئے ترمیم نہیں لائی گئی ہے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ مجھے ترمیم سے انکار نہیں ہے۔ لیکن حیدرآباد کی عدالتوں میں رسوم زیادہ ہیں اسکی جانب میں نے توجہ دلائی تھی کہ کیا اس بارے میں بھی آنریبل منسٹر صاحب ہل لائیں گے؟

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ خیر وہ تو اس وقت زیر بحث نہیں ہے۔ اور اصل بل پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a first time”.

The motion was adopted.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

“That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a second time”.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a second time”.

The motion was adopted.

Clause 2

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That Clause 2 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That Short title, Commencement, and Preamble stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Short title, commencement, and Preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to move :

“ That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed”.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That L.A. Bill No. V of 1954, the Hyderabad Court Fees (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed”.

The motion was adopted.

L.A. BILL NO. XIII OF 1954, THE HYDERABAD LAND ACQUISITION (AMENDMENT) BILL, 1954.

Shri K.V. Ranga Reddy : I beg to move :

“ That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a first time ”.

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری کے - وی - رنگا ریڈی - اسپیکر سر - جائیدادیں اور مکانات وغیرہ حاصل کرنے کے لئے جبکہ سرکار کا کوئی خاص اسکیم ہو تو اس کے لئے کچھ خاص قواعد مقرر تھے - اور اس کے لئے قانون حصول اراضی جائیدادوں کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے ملک میں ایک زمانے سے نافذ ہے - لیکن خاص حدود بلدیہ میں جائیدادیں حاصل کرنے کے لئے سٹی امپروومنٹ بورڈ کی حد تک خاص قواعد بنائے گئے تھے - قانون حصول اراضی اس سے غیر متعلق تھا - اس ضمن میں آخری قانون سنہ ۱۹۵۱ء میں بنایا گیا - وہ سٹی امپروومنٹ بورڈ کی حد تک محدود تھا - لیکن ہائیکورٹ کے ایک فیصلے کی رو سے اسکو منسوخ کر دیا گیا ہے - اب اسکے احکام باقی نہیں رہے - آئندہ سٹی امپروومنٹ بورڈ کے کام کو برقرار رکھنے کے لئے ایک قانون کی ضرورت تھی - اسکے علاوہ اس وقت تک ان قواعد کے تحت جو جائیدادیں حاصل کی گئی ہیں - اور جنکا حصول زیر دوران ہے

1876 5th April, 1954

*L.A. Bill No. XIII of 1954,
the Hyderabad Land Acquisition-
tion (Amendment) Bill, 1954.*

انکے بارے میں حکامان کے عمل کو جائز قرار دینے کی ضرورت تھی - اور آئندہ اس کے لئے بجائے منسوخ شدہ قانون کے جدید قانون لانے کی ضرورت تھی - اسلئے یہ قانون آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے -

اسلئے اب جو قانون آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے قانون حصول اراضی کو قائم رکھتے ہوئے چند دفعات کو واضح کیا گیا ہے جن میں بنایا گیا ہے کہ آئندہ سٹی امپروونٹ بورڈ کے اغراض کیلئے سرکار جائداد لے سکتی ہے مابقی کارروائیوں کیلئے قانون حصول اراضی منعلق رہیگا - اب تک جو عملیات منسوخ شدہ قانون کے تحت ہوئے ہیں انکا اس قانون کے تحت ہونا قرار دیا گیا ہے - اون احکام اور اون عہدہ داروں کی حفاظت کیگئی ہے جنہوں نے منسوخ شدہ قانون کے تحت عمل کیا ہے - منسوخ شدہ قانون کے تحت جو معاوضہ دیا گیا ہے یا جو جائدادیں حاصل کیگئی ہیں وہ اس قانون کے تحت ہرنا قرار دیا گیا ہے - اس تصور کے تحت اس دفعہ کو وسیع کر کے وضاحت کیگئی ہے تاکہ منسوخ شدہ قانون کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو - میں سمجھتا ہوں کہ جن اغراض کے تحت یہ ترمیم لائی گئی ہے ان میں کوئی امر قابل اعتراض نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ شاید کوئی ترمیم بھی نہیں پیش کیگئی - میں آنریبل ممبر سے اپیل کرونگا کہ اسکو جس طرح میں نے پیش کیا ہے ویسے ہی قبول کرلیں -

* شری بی۔ ڈی۔ دیشمک - مسٹر اسپیکر سر - حیدرآباد لینڈ اکیویژن ایکٹ کو منسوخ کرنے کیلئے یہ ترمیم لائی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ دستوری اعتبار سے یہ جائز تصور نہیں کیجاسکتی - اگر آنریبل موور آف دی بل اسکو جائز تصور کرتے ہیں تو میں کہوںگا کہ ہائیکورٹ کے ڈسیشن (Decision) کے بعد جسکو آنریبل ممبر نے ملاحظہ کیا ہوگا سٹی امپروونٹ بورڈ کے قانون کی تعبیر از سرنو ہاؤز کے سامنے کیجانی چاہئے - اصل میں حکومت کو چاہئے تھا کہ سٹی امپروونٹ کے جدید قانون کو یہاں نافذ کرنے کے بجائے اسکے کہ وہ سٹی امپروونٹ بورڈ ایکٹ نیا بناتے - انہوں نے گذشتہ قانون میں چو لینڈ اکیویژن کا اختیار تھا اسکو حصول اراضی کے سلسلہ میں متعلق کرلیا - جب اصل قانون سٹی امپروونٹ بورڈ کا وجود میں نہیں رہا تو دوسری ترمیم جو لینڈ اکیویژن ایکٹ میں لائی جا رہی ہے وہ یہاں کے اغراض کیلئے دستوری طریقہ پر ٹھیک نہیں سمجھی جاسکتی - جو ترمیم یہاں چاہی جا رہی ہے اوسکی طرف اشارہ نہ کرتے ہوئے میں صرف دستوری مسئلہ کی طرف آنریبل منسٹر کا دھیان دلانا چاہتا ہوں - میں کہوںگا کہ جو پروسیجر (Procedure) اختیار کیا گیا ہے وہ دستوری طریقہ پر ٹھیک نہیں ہے - حکومت کو اسطرف توجہ کرنی چاہئے -

شری کے - وی۔ رنکا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - معزز رکن اس بات کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ اس قانون کی ضرورت ہے - سٹی امپروونٹ بورڈ کی اغراض کیلئے جو قواعد تھے وہ منسوخ ہوچکے ہیں اور سنہ ۱۹۵۴ء میں جو قانون راج پرمکھ کی منظوری سے نافذ کیا

گیا تھا وہ قانون کا درجہ نہیں رکھتا۔ اسلئے قانون حصول اراضی جو دیگر اغراض کیلئے باقی ہے اس میں ترمیم کر کے سٹی امپروومنٹ بورڈ سے متعلق کرنا مقصود ہے۔ بحث اتنی رہجاتی ہے کو قانون حصول اراضی کو دیگر اغراض کیلئے باقی رکھ کر سٹی امپروومنٹ بورڈ کیلئے ایک دوسرا قانون علیحدہ لاسکتے ہیں۔ اس میں ایک براویون جو دوسرے اغراض کیلئے ہے اسکو قائم رکھتے ہوئے سٹی امپروومنٹ بورڈ کیلئے جو چند دفعات کی ضرورت ہے اونکا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سے بھی اصل مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ البتہ فرق اتنا ہوا کہ ویسی صورت میں دو قانون بنجاتے اور اب ایک ہی قانون سے ہم دونوں کام لے رہے ہیں۔ جب ہمارے دو مقاصد ایک ہی قانون سے پورے ہو سکتے ہیں تو دو قانون بنانے کی کیا ضرورت ہے اس لحاظ سے میں سمجھا ہوں کہ آنریبل ممبر نے جو اعتراض کیا ہے اس میں کوئی قوت نہیں ہے۔ اسلئے میں اپیل کرونگا کہ جس طرح میں نے ترمیم پیش کی ہے اسکو وپسا ہی منظور فرما لیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a first time. ”

The motion was adopted.

Shri K. V. Ranga Reddy : Sir, I beg to move :

“ That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a second time. ”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a second time. ”

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That clauses 2 to 4 stand part of the Bill. ”

The motion was adopted.

Clauses 2 to 4 were added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“ That Short Title, Commencement and Preamble stand part of the Bill. ”

The motion was adopted.

Short Title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

1878 5th April, 1954

L.A. Bill No. XIV of 1954,
the Hyderabad Allowances of
Ministers (2nd Amendment)
Bill, 1954.

Shri K. V. Ranga Reddy : Sir, I beg to move :

That L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L. A. BILL No. XIV OF 1954 THE HYDERABAD
ALLOWANCES OF MINISTERS (SECOND
AMENDMENT) BILL, 1954.

**Shri Gopalrao Ekbote* : Sir, I beg to move :

'That L. A. Bill No. XIV of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Second Amendment) Bill, 1954, be read a first time.'

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوتے - مسٹر اسپیکر سر - ایک دفعہ کے اضافے کے لئے یہ ایک چھوٹا سا بل ہے جو حیدرآباد الونس آف منسٹرس ایکٹ (Hyderabad Allowances of Ministers Act) کے نام سے ترمیم کے لئے پیش کیا گیا ہے اس دفعہ کی اضافے کی غرض جیسا کہ اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects & reasons) میں بتایا گیا ہے یہ ہے کہ اگر ڈپٹی منسٹرس موٹر کار خریدنے کے لئے قرض لینا چاہیں تو انہیں قانونی سہولت فراہم کی جائے - اس غرض کے لئے دفعہ ۶ کے بعد دفعہ ۶ - اے قائم کی جا رہی ہے - اگر ڈپٹی منسٹرس موٹر خریدنے کی غرض سے قرضہ لینا چاہیں تو دفعہ ۶ - اے کے تحت وہ قرضہ حاصل کر سکیں گے - قانونی جواز حاصل کرنے کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر معزز ارکان کو کوئی اعتراض نہوگا -

* شری اناجی راؤ گوانے (پر بھی) - مسٹر اسپیکر سر - آنریبل منسٹر نے فرمایا کہ یہ ایک چھوٹا سا امینڈنگ بل ہے - اس کے تعلق سے مجھے چند چیزیں ہاؤز کے سامنے پیش کرتا ہے - یہ چھوٹی سی ترمیم اس لئے لائی جا رہی ہے کہ ڈپٹی منسٹرس اگر موٹر کار کی

***In the absence of the Minister for Finance, the Bill was piloted by Shri Gopalrao Ekbote.**

خریدی کے لئے لون (Loan) مانگے تو کوئی قانونی رکاوٹ باقی نہ رہے اور وہ آسانی سے خریدی موٹر کار کے لئے قرضہ حاصل کر سکیں۔ یہاں ”لون“ (Loan) کا لفظ تو نہیں ہے البتہ یہ لکھا گیا ہے کہ اڈوانس کے طور پر اگر مانگے تو دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اسکی صراحت نہیں کی گئی ہے کہ وہ رقم جو اس طرح بطور قرض دیجائے گی سودی قرضہ ہوگا یا بلا سودی۔ اسکا بھی اظہار نہیں کیا گیا ہے کہ اس کی وصولی کا کیا طریقہ ہوگا۔ اقساط سے منسٹرس کی تنخواہ سے وصول کیا جائے گا تو کئی مدت میں وصول کیا جائے گا۔ ان تمام باتوں کی صراحت اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects and reasons) میں نہیں تھی تو میں نے یہ خیال کیا کہ شاید منسٹر صاحب اپنی فرسٹ ریڈنگ کی تقریر میں ان باتوں پر روشنی ڈالیں گے لیکن کوئی صراحت اسوقت بھی نہیں کی گئی۔ ممکن ہے کہ اب تک چونکہ ڈپٹی منسٹرس کی طرف سے یہ لون مانگا نہیں گیا ہے اس لئے ان امور پر گورنمنٹ کو غور کرنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ مجھے اس سے متعلق صرف یہ کہنا ہے کہ گورنمنٹ لون کی شکل میں دے یا اڈوانس کی شکل میں اس رقم پر سود عائد کرنا چاہئے اور جائداد کی کفالت کے بغیر یہ رقم نہیں دیجانی چاہئے۔ بہ کفالت جائداد یہ قرضہ یا اڈوانس دیا جائے۔

ہمیں یہ دیکھ کر دکھ محسوس ہوتا ہے کہ جب مزدوروں یا عوامی تحریکات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو حکومت کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ پیسہ نہیں ہے۔ لیکن جب ایسے معاملات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو نہایت فیاضی کے ساتھ گورنمنٹ قانون میں ترمیم لانے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہے۔ میں کہوں گا کہ جب گورنمنٹ کے پاس مزدوروں اور چھوٹے طبقات کے لئے پیسہ نہیں ہے تو ایسی صورت میں اسطرح کی فیاضی بھی نہ کرے تو اچھا ہے۔ دس بارہ ہزار روپیہ سے کم میں مرٹر نہیں ملتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ رواج کے مطابق ہمارے ڈپٹی منسٹرس اس سے کم قیمت کی مرٹر میں بیٹھنا کب پسند کریں گے۔ تو ایسی صورت میں ۱۰ ہزار روپیہ بھی اگر ہر منسٹر کو دیا گیا تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ ۸۰ ہزار روپیہ دینا ہوگا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مزدوروں کی چھوٹی چھوٹی مانگوں کو پورا نہیں کیا جا رہا ہے۔ وہ اپنے پراویڈنٹ فنڈ (Provident fund) میں سے ۲۵ روپیہ ماہانہ طلب کر رہے ہیں تو اسکو منظور نہیں کیا جا رہا ہے۔ وہ بھوکے مر رہے ہیں۔ آئے دن موت کے خبریں آرہی ہیں۔ انکا مطالبہ ہے کہ ہمیں روزگار ملتے تک ۲۵ روپیہ ماہانہ پراویڈنٹ فنڈ سے دئے جویں تو ان کے اس حائر مطالبہ کو حیلہ حوالہ کر کے ٹالا جا رہا ہے۔ صرف پندرہ سولہ سو مزدور ہیں انہیے پیسے میں سے اپنا حق مانگ رہے ہیں تو اسکو منظور نہیں کیا جا رہا ہے۔

اپنے مطالبات کی طرف دھیان دلانے کے لئے جب مزدور پروسشن نکالتے ہیں تو گورنمنٹ اوس پر کیا عمل کرتی ہے وہ بھی ہم کو معلوم ہے۔ اگر دراصل آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے تو پھر یہ بل کس طرح پاس (Pass) ہو سکتا ہے اور ہمارے ڈپٹی

1880 5th April, 1954

*L.A. Bill No. XIV of 1954,
the Hyderabad Allowances of
Ministers (2nd Amendment)
Bill, 1954.*

منسٹرس کو اڈوانس کے طور پر کس طرح رقم دی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے اگر کل ہماری رٹ پیٹیشن (Writ petition) ہائیکورٹ سے منظور ہو جائے تو پھر آپ کیسے یہ رقم ڈپٹی منسٹرس کو دے سکیں گے۔ مجھے اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں ہے کہ کل کیا ہوگا۔ اگر آپ رقم اون کو دیدینگے اور ۱۰ - تاریخ کو ہائیکورٹ کا فیصلہ ہو جائیگا تو پھر یہ دس ہزار روپیہ آپ اون سے کیسے وصول کر سکیں گے۔ معمولی آدمی سے وصول کرنا آسان ہے لیکن ڈپٹی منسٹرس سے وصول کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اگر ڈپٹی منسٹرس کو کارس (Cars) دینا ہی ضروری ہے اور بعض ڈپٹی منسٹرس کارس خرید نہیں سکتے تو ضرور مدد کرنا چاہئے۔ میرے ایک لائق دوست کہہ رہے ہیں کہ چندہ کر کے دیا جائے (Laughter) لیکن میرا ایسا خیال نہیں ہے۔ ہمارے پاس پہلے تیرہ منسٹرس تھے اس وقت آٹھ منسٹرس ہیں۔ اگر آٹھ گاڑیاں ان منسٹرس کے لئے ہیں تو باقی پانچ گاڑیاں ہمارے موٹر گیارہ میں ہونا چاہئے۔ ہمارے موٹر گیارہ میں اور بھی بہت سی گاڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ اون پانچ گاڑیوں کا اور اضافہ کر کے اون کو دے سکتے ہیں۔ اون سے یہ کنٹراکٹ (Contract) کیا جاسکتا ہے کہ جب تک پوری رقم وصول نہ ہو یہ گاڑی آپ کے نام فروخت نہیں کی جائیگی۔ پوری رقم وصول ہونے کے بعد اون کے نام بیع نامہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی مصیبت آئے اور ڈپٹی منسٹرس کو اپنے عہدوں سے علیحدہ ہونے پڑے تو ہم کو ہماری گاڑی واپس مل سکتی ہے۔ اوسمیں سے ڈیریشن چارجس منہا کرنے کے بعد گاڑی واپس لے سکتے ہیں یہ فارمولا مجھے صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے موٹر گیارہ میں جو گاڑیاں فضول پڑی ہوئی ہیں اگر وہ اون کو دیدی جائیں تو ہمارے گاڑیوں کو فروخت کرنے کا حیلہ بھی ملے گا اور ڈپٹی منسٹرس کا کام بھی نکل جائیگا۔ اور ہمارے موٹر گیارہ کا خرچہ بھی کم ہو جائیگا۔ آئریبل منسٹر سے میں کہوں گا کہ ہمارے پاس جو گاڑیاں ہیں اونکو درست کر کے ڈپٹی منسٹرس کے حالات کے لحاظ سے کم و بیش قیمت پر اون کو دی جاسکتی ہیں۔ لیکن ایسا نہیں کہ جیسا کہ ڈسٹرکٹ آفسیس کو گاڑی بیچی جاتی ہے۔ چار ہزار کی گاڑی ہے تو دو سو روپیہ میں دی جاتی ہے۔ غالباً ڈپٹی منسٹرس بھی اسکو تسلیم نہیں کریں گے کہ وہ دو سو روپیہ کی گاڑی میں بیٹھ کر پھرا کریں۔ وہ بھی چاہتے ہیں کہ منسٹر کے رینک (Rank) کی گاڑی اونکو ملے۔ ہمارے پاس جو دس پندرہ گاڑیاں موٹر گیارہ میں موجود ہیں وہ انکو کیوں نہ دی جائیں۔ یہ کام بغیر پیسے کے بھی ہو سکتا ہے۔ سال موجود ہے لینے والے تیار ہیں۔ پھر اڈوانس دیکر ہمیں سے آرڈر دیکر گاڑی منگائے گی کیا ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس جھنجٹ میں ڈپٹی منسٹرس کو نہ ڈالنا چاہئے۔ اون گاڑیوں کو (Repair) کر کے وہ موٹریں اون کو دیدی جائیں پوری رقم وصول ہونے تک اون کے نام بیع نامہ نہ کیا جائے۔ خدانخواستہ بیع میں کچھ ہو گیا تو گاڑی واپس ہو جائیگی۔ ہی میری استدعا ہے۔ مجھے امید ہے ہاؤز اس سے متفق ہوگا۔

* شری بی۔ ڈی۔ دیشکھ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس بارے میں جو خیالات ہاؤز کے سامنے رکھے گئے ہیں میں ان سے متفق ہوں۔ میں بھی اپنے نا جائز خیالات اس کے متعلق رکھنا چاہتا ہوں۔ آنریبل موور نے کہا بہت ممکن ہے کہ ڈپٹی منسٹرس ہمارے پاس اس قسم کے لون کی مانگ کریں اس لئے اونکی ضرورت کو رفع کرنے کے لئے یہ بل حکومت لارہی ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے منسٹرس گورنمنٹ کی کارس میں ڈپٹی منسٹرس کے کارس کے مسئلہ کو اچھا رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس ڈھنگ سے آج کیپینٹ ممبرس کے بارے میں سوچا جا رہا ہے کیا وہ ٹھیک ہے۔ آج ہمارے ملک کا معاشی مسئلہ اچھی جگہ پر جوں کا توں قائم ہے۔ لیکن منسٹرس کی مشکلات حل کرنے میں تو آب اتنی تیزی کے ساتھ اقدام کر رہے ہیں۔ میں پرانی گرنی کے مزدوروں کا مسئلہ پھر دہراؤنگا۔ ابھی معلوم ہوا ہے کہ ایک مزدور فاقہ کشی کی وجہ سے مر گیا ہے۔ یہ کس حد تک صحیح ہے یا غلط اسکی تحقیقات حکومت کو کرنی چاہئے۔ آج اسمبلی کے اطراف و اکناف میں ہزاروں مزدور جلوس کی شکل میں گھوم رہے ہیں۔ یہ چوتھا واقعہ ہے اس پر ہاؤز کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ اون کے پراویڈنٹ فنڈ کے متعلق حکومت نے اوسکی واجیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اس کے متعلق کس طرح کی کارروائی ہونا چاہئے اور اس پر کس ڈھنگ سے سوچا جا رہا ہے وہ میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ ایک مہینے سے یہ مسئلہ حکومت کے سامنے کئی بار لایا گیا کہ حکومت کسی سے لون لیکر اون کی مانگ پوری کر سکتی ہے۔ اور فی مزدور پچیس روپیہ دے جاسکتے ہیں۔ سنٹر سے عدم منظوری کی وجہ سے وہ مسئلہ بڑا ہوا ہے اور نتیجہ کے طور پر اس قسم کے حادثات ہو رہے ہیں جو ہماری حکومت کے لئے باعث لعنت ہیں۔ جہاں منسٹرس کے موٹر الونس کا سوال آتا ہے تو فوراً بل آجاتا ہے۔ لیکن مزدوروں کو اون کا پیسہ دینے کا سوال آتا ہے تو وہ نہیں دیا جاتا۔ وہاں پندرہ سو مزدور ہیں فی مزدور ۲۰ روپیہ پراویڈنٹ فنڈ دیا جائے تو ۴۰ ہزار روپیہ ہوتے ہیں۔ یہ چالیس ہزار روپیہ دیکر اون کی جانب بچائی جاسکتی ہیں۔ اور جو واقعات ہو رہے ہیں اون کو روکا جاسکتا ہے۔ اپنی حکومت کی باگ ڈور مضبوط کرنے کے لئے تو ایک بل آن کی آن میں لاسکتے ہیں لیکن مزدوروں کو لون (Loan) دینے کا سوال آتا ہے تو مہینوں گزر جاتے ہیں لیکن حکومت نہیں سوچتی۔ میں اس کے بارے میں زیادہ کہنا نہیں چاہوں گا۔ آج جس طرح حکومت منسٹرس کے بارے میں سوچتی ہے جس جذبہ اور رجحان کے ساتھ اون کی تکالیف کو دور کرنے کے متعلق سوچتی ہے ویسے ہی جذبہ سے عوام اور مزدوروں کے بارے میں بھی سوچا جاتا تو بہتر ہوتا۔

* شری کٹھرام ریڈی۔ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس سے پہلے جب حکومت نے ڈپٹی منسٹرس کے تقرر کا اعلان کیا تھا تو ہم نے مخالفت کی تھی کہ اسٹیٹ بجٹ کے پیش نظر ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت نہیں ہے لیکن مقتدر پارٹی نے مصلحت

سمجھ کر ان کا تقرر کر لیا۔ اوسکے بعد جب اون کے سیلریز اور الونس کے بارے میں بھی بل لایا گیا تو اوس وقت بھی ہم نے اون کی تنخواہوں اور الونس میں کمی کرنے کے متعلق حکومت سے کہا تھا لیکن حکومت نے پرواہ نہیں کی۔ اب فبروری سے مارچ کا مہینہ گزرا ہی تھا اون کو اڈوانسس دینے کے سلسلہ میں ایک بل ہمارے سامنے ہے۔ کیا آج ملک کی معاشی حالت کے پیش نظر ایسا بل لایا جاسکتا ہے۔ میں اسمبلی میں ایک سوال کے ذریعہ نان گریڈ اسٹاف کے ٹراولینگ الاؤنس کے بارے میں پوچھا تھا تو جواب دیا گیا تھا کہ سنہ ۵۱-۵۴ع کے لئے میڈیکل ڈپارٹمنٹ نان گریڈ آفسرس کے ٹی۔ اے کے سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ باقی ہے۔ اسی طرح کوآپریٹو ڈپارٹمنٹ بھی اونکو (۷۰) لاکھ روپیہ باقی ہے۔ اگر مختلف ڈپارٹمنٹس کی رقم جمع کی جائے تو ایک کروڑ روپیہ تک ہو جائینگے۔ حکومت یہ کوشش نہیں کرتی کہ جن لوگوں کی تنخواہیں کم ہیں اون کا الونس وقت پر دیا جائے۔ اون کی مشکلات پر تو حکومت غور نہیں کرتی۔ لیکن فینانشیل اسٹرنجسٹی (Financial stringency) اور معاشی مشکلات کے باوجود دس دس بارہ ہزار کا قرضہ ڈپٹی منسٹر کو الاٹ (Allot) کرنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا ہمارے گریج میں کافی موٹر کارس ہیں پہلے کی پانچ موٹر کاریں بھی مل سکتی ہیں باقی تین کارس ہونا چاہئے۔ بعض ڈپٹی منسٹرس کے پاس ذاتی کارس ہونگی۔ یہ سوال تو خود ڈپٹی منسٹرس کے پیش نظر رہنا چاہئے کہ وہ خود اپنی اپنی موٹر رکھ لیں۔ اگر کوئی ایسے ڈپٹی منسٹرس ہیں جو کارس نہیں رکھ سکتے تو اون کی مدد کی جاسکتی ہے اوسکے لئے رولس بنا کر پابجائی کی جاسکتی ہے۔ لیکن جس طرح حکومت اون کو اڈوانس دے رہی ہے اوس سے اقربا نوازی اور اپنی مقصد برآری چاہتی ہے۔ میں آنریبل منسٹر اور ڈپٹی منسٹرس سے کہوں گا کہ وہ اس بل کو واپس لے لیں۔ کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے پبلک کے خزانہ پر بار پڑے۔

* శ్రీ జ్ఞా. అనందరావు (సిరిసిల్లా) :

ॐ, ॐ, ॐ,

ఈ రోజున డిప్యూటీ మంత్రులకు కారూలు కావాలని ఒక బిల్లు రేపడ్డది.

• مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آپ ہندوستانی میں کہے - تاکہ میں بھی سمجھ سکوں -

శ్రీ జె. ఆనందరావు : అయితే యిది యింతటిలో పరిష్కారమయ్యే సమస్యకాదు. దీనిలో కొన్ని కష్టనష్టాలున్నాయి. పాథారణంగా కలెక్టర్లకు జీల్లా అధికారులకు కార్లువుంటాయి. డిప్యూటీ మంట్రిలకు కూడా కావలసినదే, నిజామీ, కానీ ప్రస్తుత పరిస్థితులు కూడా ఆలోచించవలసియ్యవచ్చు. ఇప్పుడు కొంత మందిగౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా మనప్రభుత్వంవద్ద, లోగడ ౧౩ గ్లూరు మంట్రిలకు వాడబడిన కారులలో ఆయిదు యిప్పుడు మిగిలియుండాలి. పోతేమన లావసరాలకు యింకామూడుకార్లు

విషయంలో ఆలోచించి సర్దుబాటుచేయవలసియుంటుందని గౌరవ సభ్యులు సూచనలు యిచ్చారు. ఆ సూచనలనన్నింటినీ ప్రభుత్వం దృష్టిలో పెట్టుకొని నడుచుకుంటే, పేరే కష్టపడి డిప్యూటీ మంత్రిలగురించి యిటువంటి బిల్లు తేవలసిన అవసరంలేదు. ఇప్పుడులేచిన బిల్లుచాలా అస్పష్టం గాకూడా వున్నది. ఎన్నికారుటకావాలి? ఎంతడబ్బు అప్పుకావాలి? దీనిని ఏవిధంగా తీరుస్తారు అనేటటువంటి విషయాలు ఈ బిల్లులో స్పష్టంగాలేవు. ఇవ్వాలి ఫస్టు క్లాసు కార్లు ౧౫, ౨౦ పేల రూపాయలు విలువ వరకూవున్నాయి. మంత్రిల దర్బాకు, తీపికి తగినట్లుగా పిలువగలకార్లు కావాలి. దానికి ఈ బిల్లులో ఇదమిద్దంగా ఎంత డబ్బుకావాలి? ఎంత వడ్డీ అవుతుంది? తిరిగి వారీసుంచి ఎట్లా తీసుకోవాలి? మున్నగు విషయాలు ఇందులోలేవు. అందువలన ఈ బిల్లుచాలా అస్పష్టంగాను, నిరుత్సాహంగాను వున్నదనిమనవి చేస్తున్నాయి. కొన్నివిషయాలను గురించి, కార్ల మంజూరు సందర్భంలో, ముఖ్యంగా మనము గమనించవలసియున్నది. ఇన్ని కార్లు ఇప్పుడుకొత్తగా కావాలంటే మన స్టేటుఖజానా పైన ఒకవిధంగా, బరువు, భారము పడుతుంది. అయితే ఈ భారం యింతటితో తీరిపోతుందా అంటే, యిప్పుడప్పుడే యీ సమస్య పరిష్కారమయేటట్లు కనబడదు. ఇప్పుడు ౧౬ గురుమంత్రిలు పరిపాలనకువచ్చారు. వీరందరూ సింహాసనారూఢులై శోభస్కరంగా అలంకరించబడినంత మాత్రాన యింతటితో సరిపెరిగి అదుపులోనికి వచ్చిందనుకోవడానికి వీలేదు. పోయిన రెండు పంచత్తరములలో జరిగిన మార్పులు చూశాం. మళ్ళీ మార్పులు తప్పక వస్తాయి. ముతాతత్వాలు, వాళ్లలో వాళ్లకు తగాదాలు, పంచాయితీ దీనికి కారణం. మంత్రివర్గంలోని యిటువంటి మార్పులు ప్రజలయొక్క అవసరాల దృష్ట్యా జరుగుతున్నవి కావు. అధికారంలో వున్న పార్టీయొక్క ముతాలను సంతృప్తి పరచడానికి యిటువంటి మార్పులు జరుగుతూవుంటాయి. అంతేగాని పరిపాలన సౌలభ్యం దృష్టిలో మంత్రిలను ఎక్కువ చేయాలనే దృష్టిలో యిదంతా జరుగుట లేదు. ఈ అసెంబ్లీ సభ్యులంతా కోరారని కాదు. తేక ప్రజల అవసరాల దృష్ట్యా చేసినదే కాదు. దీనికి ఒక ప్రిన్సిపుల్ (Principle) ఒక సూత్రం ఏమిటో ముతాతత్వంలో అన్ని ముతాలను సంతృప్తి పరచడానికి మార్పులుచేశారు. మంత్రిల సంఖ్య పెరగడం వారికి పెద్ద అభ్యుదయం. ఈ సంఖ్య ఎంతవరకుపోతుందో చూడాలి. వచ్చే సంవత్సరం పార్లమెంటు రీక్రటరీలు రావచ్చును. మంత్రిలు, ఉపమంత్రిలు, పార్లమెంటు రీక్రటరీలు ఈ విధంగా అందరూ పదవులు ఆధించి కూర్చోవచ్చును. అందరికీ అధికార వ్యాపారావంతుంది. ఇందరిని సంతృప్తి పరచవలసిన అవసరంవుంది. వారీస్వర్ణప్రయోజనాలకొరకు యీ విధంగా మార్పులు తీసుకువస్తున్నారు. అయినప్పటికీ యింకా ముతాతత్వాలు పెరుగుతున్నాయి బ్రాహ్మిన్ గ్రూపు, రెడ్డి గ్రూపు, ఆంధ్ర గ్రూపు, మహారాష్ట్ర గ్రూపు—ఈ విధంగా రకరకాల గ్రూపులున్నాయి. ఆంధ్రులకు ఎక్కువయిచ్చారని, మహారాష్ట్రులకు తక్కువయిచ్చారని, బ్రాహ్మిన్సుకు ఎక్కువ అధికారులున్నాయని రెడ్డి గ్రూపుకు తక్కువని—ఈ విధంగా ఒకరికొక్కవ, యింకొకరికి తక్కువ అని రకరకాల ముతా రాజకీయాలు గ్రూపులు ఎక్కువ అవుతున్నారే మంత్రివర్గం సంఖ్య పెరుగుతూంటుంది. ఈ కుళ్లు యింతటితో సమసిపోదు. రేపు వుండుగా తయారువుతుంది. అప్పుడు కొనసాగని మళ్ళీ మనముందుకు వస్తుంది. వచ్చే సంవత్సరం మళ్ళీ గొడవతప్పదు. అప్పుడు పార్లమెంటు రీక్రటరీలు రావచ్చును. ఇంకా ఈ రెండు సంవత్సరాలలో అందరికీ పదవులువచ్చే అవకాశంవుండాలి. అదృష్టవశాత్తూ, దురదృష్టవశాత్తూ ఉప మంత్రిలు

శాశ్వతమైనది వస్తే కొత్తవాళ్ళకు ఛాన్సులు వ్వాలి. ఇప్పుడు ఈ బిల్లులో కార్గ్లకు ఏ పదవీకా
యిరపై పేలో మంజూరు చేస్తే మిగతవాళ్ళకు కూడా నోరూరుతుంది. అందరూ పదవుల కోసం, అధికారం
కోసం ఉవ్వెత్తుల్లారారు. అందరూ పైభవం అనుభవించాలి. కాని ప్రజలయొక్క అవసరాలు వారికి
అవసరంలేదు. వారిపార్టీలో మూతాలను, వ్యక్తులను సంతృప్తి పరచాలి; మూతానాయకులను
గ్రూపులను సంతృప్తి పరచాలనే దృష్టితో ఇదంతా వచ్చింది. ఇప్పుడు ఈ బిల్లును ప్యాస్ చేస్తే
మిగిలిన వారికి కూడా నోరూరుతుంది. కాబట్టి తమపార్టీ శ్రేయస్సు దృష్ట్యానే నా ఆలోచించి
ప్రభుత్వం ఈ బిల్లు వాపసు తీసుకోవాలి. లోకపాఠే తమపార్టీలో యింకా గందరగోళం ఎక్కు
వౌతుంది. అందరికీ కావాలని కోరుతారు. కాబట్టి ఈ దృష్టితో మనవి చేసేదేమంటే ఈ బిల్లు
యిప్పుడు అప్రస్తుతం, అసమంజసం అని, యిదే యిప్పుడు అవసరం లేదని చెబుతున్నాను. మీ
మూతాలను, గ్రూపులను సంతృప్తి పంచడానికి ప్రభుత్వం ఖజానాపై న బరువు భారము వేయవద్దు.
ఇప్పుడు గౌరవసభ్యులు సూచించినట్లు పదమూడు కార్గ్లలో మిగిలినవి వాడి, యింకా నెకండు మాండు
కార్గ్లంటే ప్రపయోగించుకోవాలి. అంతేగాని స్టేటు ఖజానా మీద అనవసర భారం వేయవద్దని, ఈ
బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలని మనవి చేస్తున్నాను. పదవీ వ్యామోహంలో పడకుండా, తమపార్టీలో
తక్కినవారందరూ ఉవ్వెత్తుల్లారకుండా వుండాలంటే ఈ బిల్లును వాపసు తీసుకొని, ప్రస్తుత
పరిస్థితులలో ఖజానాపై న భారం వేయకుండా, మిగిలివున్న కార్గ్లలో పనులు గడుపుకోవాలని కోరుతూ
యింతటితో నా ఉపన్యాసం పూర్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ. గోపిణి గంగా రెడ్డి :—అధ్యక్ష మహోదయ, यह जो बिल आज यहां पर लाया
जा रहा है, उस बिल का तो नाम सुनतेही मेरे कलेजे में धर धर कांपना शुरू
हुआ, और मैंने यह देखा कि हमारे स्टेट में कोजी बडे मिनिस्टर्स हैं तो कोजी छोटे
मिनिस्टर्स हैं, कोजी धनवान हैं तो गरीब भी, मिनिस्टर्स अन्हीं के साथ हैं। कोजी
धनवान हैं तो कोजी मखरूज मिनिस्टर्स भी हैं। कुछ मखरूज मिनिस्टर्स और कुछ धनवान
मिनिस्टर्स हैं, यह देखकर मुझे तो दुःख होता है। यह देख कर खुद डिप्टि मिनिस्टर्स भी दुःख
क्यों न करेंगे। हमारे यहां तो हर वक्त हर सेशन में नये नये मिनिस्टर्स की घटबढ नजर आती है।
असमंसे कुछ मखरूज मिनिस्टर्स बनते हैं और हर वक्त अिस तरह यदि मिनिस्टर्स की तादाद बढती
जाती है और हर अेक को मोटर खरीदने के लिये लोन दिया जाता है तो हमारे खजाने पर अिसका
कितना बार पडेगा। हम यहां पर सब तर्जूमें मांगते हैं, तो वह नहीं दिये जा सकते हैं, और मिन-
स्टर्स के मोटरों के लिये यहां पर बिल लाया जा सकता है। कहा जाता है कि पैसा नहीं है लेकिन
अिधर लोगों को कर्जा देने के लिये तैयार हैं अितने धनवान हमारी गवर्नमेंट कब से और
कहां से होगी है, यह मेरी समझ में नहीं आता। राजप्रमुख ने तो यह धन नहीं दिया ? पहले
१३ मिनिस्टर्स थे, अब अुनकी पांच कांसे बची होंगी। सिर्फ तीन कांसे के लिये क्या हम
अिश नहीं रख सकते ? मैं समझता हूं कि अिनको अभी कोजी कांसे देने की ही जरूरत नहीं है।
अुनको तो जीप कांसे दो जानी चाहिये क्योंकि अुनको देहात में घूमना पडेगा, लेकिन मान लीजिये
खुदा न खास्ता डेप्युटी मिनिस्टर कहीं ड्रवकी मिनिस्टर हो जाय तो फिर क्या कर सकते हैं ? क्योंकि

हायकोर्ट के सामने यह मामला है और उसका फैसला अभी होने का है। दूसरी बात यह है कि हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर्स आजकल कोअी पैदल नहीं चल रहे हैं, न रिक्शा पर जा रहे हैं। महिना देढ़ महीना हो गया हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर्स के लिये मोटर की सवारी मौजूद है, अतने पर भी उनको उस तरह से कर्जदार क्यों बनाया जाता है मेरी समझ में नहीं आता। हमारे देश का अुद्धार हो जाय और हमारा देश धनवान बन जाय किसी नीयत पर दुनिया है लेकिन हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर खुद मकरुज हो रहें हैं, क्या कहा जाय। इस बिल की यह दुर्दशा है असा मे समझता हूं। अब कोअी असी बात नहीं रही है कि मिनिस्टर का काम करने के लिये पहले जैसे कोअी खानदान का ही आदमी चाहिये। दरिद्र आदमी भी अपना दिल, हृदय और देश को बढाने की कूवत से अगर चुनकर आ जाय और मिनिस्टर बन जाय तो फिर उसको इस तरह से मकरुज बनाकर जमानत दाखिल करने की और कर्जा फेडने की जिम्मेदारी लादना कहां तक सही है? क्योंकि अगर वह किसी दिन मिनिस्ट्री से निकल जाय तो यह कर्जा फेडने के लिये दरबंद भटकना पडेगा और मारे मारे घूमना पडेगा, यह कहा की बेजारी उसके पीछे लगायी जा रही है! मे समझता हूं कि बिना सोचें समझे और दूरदेशी न रखते हुअे यह बिल लाया जा रहा है। मे नम्रतापूर्वक विनंती करंगा कि यह बिल वापस लिया जाय तो बहुत अच्छा होगा। कम से कम हमारे हायकोर्ट में अभी जो केस है, उसका फैसला होने तक इसको बाजू में रख सकते हैं, तो अच्छा है। अगले सेशन भी फिर लगे तो इसको लाया जा सकता है; और अभी हमारे डेप्यूटी मिनिस्टर्स कहीं पैदल नहीं जा रहे हैं, उनके पास सवारियां मौजूद हैं, असीको वे कुछ और दिनों के लिये चला सकते हैं। मे दुबारा विनंती करता हूं कि यह बिल मिनिस्टर महोदय वापस ले लें।

* श्री. यश. मुत्तय्या :

అధ్యక్షా,

ప్రస్తుతం యీ రీసుకమిషన్ బిల్లునుచూస్తే, గుణమందరీకధలోని మహారాజులు గూర్చు కొస్తున్నారు. ఎందఁకంటే, వాళ్ళుకనే కలలు ఆ విధంగాఉన్నవి. ఇప్పుడునేనుఒకవిషయం చెప్పేదేమంటే చాల మంది గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లు ౧౩ గురు మంత్రులున్నప్పుడు ౧౩ కార్లు ఉండేవి. తరువాత ౧౩ గురు మంత్రులు ఎనిమిదేమంది మంత్రులయివారు. దానిలో ౫ కార్లు మిగిలాయి. రికిగి యిప్పుడు ౮ మంది డిప్యూటీమంత్రులను పేసి, వీళ్ళకు కార్లు కొనుక్కోడానికి ఆద్యోపు ఇవ్వవలసిన అవసరం ఏమిటనేది స్పష్టపరచవలసిఉన్నది. ౧౬ మంత్రులలో ౧౩ మందికీ కార్లున్నాయి గనుక రిక్కిన ముగ్గురకు మాత్రమేకార్లు కొనవచ్చును. కార్లునుకొనుక్కొగల్గినవారు కొనుక్కొవచ్చును. తేకపోతే ఏవో ఇరర కార్లును ఉపయోగించవచ్చును. ఇంకోటి ఆలోచించవలసినదేమంటే, ఇప్పుడు రీసుకమిషన్ బిల్లులోని ఒక క్లాజులో డిప్యూటీమంత్రులకు అవసరమని అనుకొన్నట్లయితే వారికి కార్లు కొనుక్కొనేందుకు అప్పలివ్వాలనేదివున్నది. ఇదేవరకునుంచి వున్నమంత్రులకు కార్లు ఉండగా అందరికీకూడా అప్పలివ్వాలనే డిక్షేషన్తో వాళ్ళకు అప్పలివ్వడానికి యీ బిల్లును రెస్తున్నారు. ఈ ౮ మంది మంత్రులు రీసుకొనడం, కొన్నుకొనుక్కొని ఉపయోగించుకోవడం ఇరుగవచ్చును. అదిగాక ఇప్పుడు డిప్యూటీమంత్రులపై

కోర్టులో రీట్ (Writ) ఉన్నదనికూడా చెబుతున్నారు. దీని ఫలితంలేలి, వార్య అనుకొన్నదానికి వ్యతిరేకంగా జరిగి, వీరు డిప్యూటీ మంత్రిలు గావచ్చును. మంత్రిలుందరు అవ్వలు తీసుకొనే అధికారం కలిగి యుండవచ్చును. వారికికాత్త కార్పు కావాలని రావచ్చును. మొత్తంగా అందరికీ కొత్తకార్పుకొంటామనే ఉద్దేశం రావచ్చును. అప్పుడు మళ్ళా, ఎంతమందికి అడ్వాన్సు యివ్వాలనేదితెల్పుకోవలసివున్నది. రెండోది, వారిపైనఉన్న రీట్ విషయం తేలిపోయి వారికి కార్పు, కానక్కడానికి అప్పిచ్చిన తరువాత, వారినుంచి వసూలుచేసేది ఏ విధంగా ఉండాలి? అనేది ఆలోచించాలి. గవర్నమెంటునుంచి అవ్వలు తీసుకొంటాము. దానికి ఏదో వడ్డీ ఉంటుంది. అలాగే ఏరికికూడా ఏదైనా వడ్డీఉన్నదా? లేక, డారికే ఇస్తున్నారా? ఆ అప్పు వసూలుచేసే విధానం ఏమిటి? —మొదలైన విషయాలన్ని తెలుసుకోవాల్సిఉంది. అంతేగాని ఇప్పుడు, డిప్యూటీమంత్రిలుగా ఉండిపడివచ్చి, “మా యిష్టమువచ్చినట్లు, కార్పుకొన్నుక్కంటామని చెప్పి” అవ్వలు తీసుకొని ప్రజల డబ్బును యీ విధంగా దుర్వినియోగముచేసే అవకాశం ఉంది. కాబట్టి యీ విధంగా అప్పతీసుకోడానికి లేక కార్పు ఉండగా కూడ అప్పతీసుకోవడం గాని, కార్పు కానుక్కొనే శక్తిగలవారు ఉండగాకూడ గవర్నమెంటునుంచి అప్పతీసుకొని ప్రజల డబ్బును దుర్వినియోగము చేస్తారని చెబుతున్నారు. కాబట్టి, యీ బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలని మనవిచేస్తున్నాము.

* శ్రీ కె. వి. రామారావు :

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఈ బిల్లు వచ్చిన తరువాత అంతా మాట్లాడుతున్నారు. నేను కూడా కొంత మాట్లాడుదామనుకొంటున్నాను. తలొత్త అంక్షీతలు డిప్యూటీ మంత్రిల మీద పేశారు. నేను కూడా కొన్ని అంక్షీతలు పడేస్తున్నానని మాత్రం అనుకోవద్దు. ఇప్పుడు ౮ మంది మంత్రిలకు కార్పున్నాయి. తక్కిన ౮ మంది ఉపమంత్రిలైనారు. ఈ ౧౬ మంది మంత్రిలలో ౮ మందికి కార్పుండగా, తక్కిన ౮ మందికి తోకపావడానికి వారు చేసిన పాపం ఏమిటి? ౮ మంది తల్లి మంత్రిలకు కార్పు ఉండగా, యీ పిల్ల మంత్రిలు చేసిన పాపం ఏమిటనిపిస్తుంది. తల్లిమంత్రిలకు కార్పున్నాయి. పిల్లమంత్రిలకు కార్పెండుకుండకూడదు? ఈ బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలంటున్నానంటే, పేరే ఉద్దేశం కాదు. డిప్యూటీ మంత్రిలు రిక్తా మీద పోవాలని సైకిల్మీద పోవాలని అనటంలేదు. వారుచేసిన పాపం ఏమిటని అడుగుతున్నాను. ఈ బిల్లులోని అరలు సెక్షను చూచినట్లయితే “అడ్వాన్సు” అన్నారు. అడ్వెంట్ అండ్ రీజన్సు (Objects & Reasons) లో చూసినట్లయితే “అప్పు” అన్నారు. ఇప్పుడు వారికిచ్చేది అడ్వాన్సు, (Advance) లేక అప్పు? బిల్లు ప్యాస్ అయిన తరువాత అప్పు పోయి అడ్వాన్సు మిగులుతుందా? అప్పు అని అంటే, వడ్డీ ఏమి తీసుకొంటారు, ఎన్ని సంవత్సరాలలో తీర్చవలసి ఉంటుంది, ఎలా వసూలు చేయాలి ఉంటుంది, —అనే సమస్య వస్తుందను కోండి. వారికి ఇచ్చేది అప్పు అయితే, బిల్లులో పరిణామంగా ‘అప్పు’ అని పెడితే సరిపోయేది. “అడ్వాన్సు”ను “అప్పు” అని అంటే, ఎంతవరకు సమంజసమో నేను మాత్రం చెప్పలేను. అసలే మీకు (ప్రభుత్వానికి) పబ్లిక్ డెబ్ట్ (Public Debt) పెరిగిపోయింది. డిప్యూటీ మినిస్టర్లుకు అప్పులు పెట్టడం, తద్వారా ప్రభుత్వం అప్పులో పడటం, డిప్యూటీ మినిస్టర్లు

అప్పులో పడటం,—ఇదంతా జరుగుతుంది. అందుచేత వాళ్లకు అప్పులు పెట్టి, వాళ్లను అప్పుల పాలు చేయకండి. ఇంకో విషయం ఏమిటంటే, సర్కారు ఉద్యోగులకు కార్లు కొనుక్కోటానికి వాటికి అప్పలిస్తున్నాము, డిప్యూటీ మినిస్టర్లు కార్లను కొనుక్కోంటే ఎందుకూ అప్పు ఇవ్వకూడదనే ప్రశ్న రావచ్చును. పోనీ వీరు కూడా సర్కారు ఉద్యోగులనే అంటారా, — కాని, వీరు అసెంబ్లీలో కూర్చుంటున్నారని గనుక వీరిని సర్కారు ఉద్యోగులని అనకూడదు. వారికి కార్లు కొనుక్కోటానికి అప్పలిస్తే ఏ రూపు ప్రకారం ఇవ్వాలి? సర్కారు ఉద్యోగుల గురించి వున్న రూపు వీరికి పనికి రావు. సర్కారు ఉద్యోగులకు అప్పలిస్తే ప్రతి నెలా వారి నుంచి వసూలు చేయవచ్చును. వారు జమానల్ ఇస్తారు. ప్రతి నెలా వారి జీతం నుండి కోసు కొంటారు. కాని, డిప్యూటీ మంత్రిలు శాశ్వతంగా ఉంటారనే నమ్మకంలేదు. ఎక్కువలో ఎక్కువ ఉంటే ౫ ఏండ్లు ఉంటారు. అప్పుడే ౫ ఏండ్లలో మూడేండ్లు గడచిపోయాయి రెండేండ్ల కోసమని చెప్పి, వాళ్లను అప్పలపాలుచేసి, స్టేటును అప్పలపాలుచేసి, నానా గాధరా పడవలని అవసరంలేదు. కాబట్టి యీ బిల్లును వాపసు తీసుకోవాలి. సర్కార్ ఉద్యోగులను డిప్యూటీ మినిస్టర్లను ఒక ప్లేయిన్ (Plane) మీద చూడడానికి వీలులేదు. అందుకోసం వాళ్లకు ప్రత్యేకమైన కొన్ని రూపు చేస్తామని అన్నారు. సర్కారు ఉద్యోగులకు కొన్ని రూపు ఉన్నాయి అనుకోండి. వీళ్లకు కూడా కొన్ని రూపు చేస్తే, వీళ్ల జీతం నుంచి కోసముకావాలి. పదే, పదేహేను పేల రూపాయలకుగాని కారు రాదు. సంవత్సర జీతం వీరు పెట్టిన అప్పు క్రింద స్వహా అవుతుంది. డిప్యూటీ మినిస్టర్లకు చేసిన ఉపకారం ఏమిటంటే, వారిని మోటారు కొనుక్కొండని చెప్పి, అప్పలిచ్చి ఆ అప్పు క్రింద వన్నెండు నెలల జీతం గుండు నున్న చుడుతున్నాము. సర్కార్ ఉద్యోగులకు పదే పదేహేను పేలు అప్పు ఇస్తే, సివిల్ పోలీజర్ కోడ్ క్రింద వారి నుండి డబ్బు వసూలుచేయవలసి ఉంటుంది. వారి నుండి రవ భాగము జీతము కోసుకొంటారు. రవ భాగము జీతము కోసుకుంటూ, మిగిలిన డబ్బును 3 ఏండ్లపైనే తీర్చుకోవాలంటారు. ఈ డిప్యూటీ మినిస్టర్లు మూడేండ్లవరకు ఉంటారనే అనుకొందాం. వీళ్లకు పదేహేను పేల రూపాయలు అప్పు పెడితే వారే కారు గాని, వారు నల్లగొండ జిల్లాలోని రోడ్ల మీదల పోతే ఐదు పేల రూపాయలు కారు రిపేర్లకే అవుతాయి. వాళ్లను కార్లు కొనుక్కొను అప్పలిచ్చి వాళ్ల నెందుకు అవస్థ పెడతారు? ఈ బిల్లు మా ముందరకు తీసుకువచ్చి మమ్మల్నెందుకవస్థ పెడతారు? ప్రభుత్వ ఖజానా నుంచి వాళ్లకప్పలిచ్చి, ప్రభుత్వానికెందుకు నష్టం కలిగిస్తారు? ఇదేవరకే ప్రభుత్వానికేవో కార్లున్నాయి. అవే ఉపయోగించండి. వాళ్లను అప్పుల పాలు చేయకండి. వారు డిప్యూటీ మంత్రిలయిన తరువాత ఒక సామెత చెప్పినట్లు, “ఉద్యోగాంతము నందు చూడవలదా ఆ అయ్య సాభాగ్యమున్” అన్నట్లు అప్పలలోటి ఇప్పుడు డిప్యూటీ మంత్రిలను వృద్ధింపవలసిన అవసరంలేదు. ఇప్పుడు అవసరమైన బాదరాబండి ఎందుకని మనవిచేస్తున్నాను. కొంతమంది కార్లు డ్రైవువాళ్లు ఉన్నారు. కార్లు కొనుక్కునే పాజీషన్ తేనివారికి అప్పు లిస్తున్నారు. వారు ఇప్పుడు అప్పలితుకొని కారు కొంటే, ఒకనాటి భాగవతానికి ఏదో చేస్తే ఏదో అయినట్లు అవుతుంది. ఆ విధంగా వాళ్లకు అప్పలివ్వకండా యీ బిల్లును వాపసు తీసుకొంటే మంచిది. వారికి కావలసిన అవసరాలు చూస్తాము. ఇంకా, వారికి ఎక్కువ సౌకర్యం కోసం, డిప్యూటీ మినిస్టర్లు అంతా కలిసి ఒక ట్రైడ్ యూనియన్ అయి, కావాలంటే

دانیسی آئرن ڈیپارٹمنٹ چیئرمین نے کہا کہ، "اگرچہ اس وقت اس بل پر ایک دفعہ کے اضافہ کے سلسلہ میں کئی تقریریں ہوئیں - بعض آنریبل ممبرس نے (مجھے معاف کریں اگر میں یہ کہوں) اس دفعہ کی طرف دیکھنے میں ایسا نقطہ نظر رکھا جیسا کہ کوئی بیوپاری یا بنیا رکھتا ہے - بعض لوگوں کے کلیجے اس دفعہ کی طرف دیکھ کر تھرا رہے تھے - بعض یہ سمجھ رہے تھے کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر کافی عجلت کر رہی ہے - اور انہوں نے بتایا کہ دوسرے مسائل اس کی مناسبت سے اس سے زیادہ اہمیت رکھنے والے ہیں - لیکن ساری تقریروں کا جو اثر میرے دماغ پر ہوا انہوں نے اس مسئلہ کو نہ تو سنجیدگی سے دیکھا ہے اور نہ وہ دیکھنا چاہتے ہیں - انہوں نے ڈپٹی منسٹرس اور منسٹرس کے بارے میں اپنے دماغ میں پری اکیوپیڈ نوٹس (Pre-occupied notions) رکھ لیا ہے - اور اسی عینک سے مسائل پر دیکھتے ہیں - یہ پہلی صورت ہے - دوسری صورت یہ ہے کہ اس مسئلہ کو مذاق کا ایک ذریعہ بنانے کی کوشش کی گئی - لیکن یہ مسئلہ ڈپٹی منسٹرس کو لون (Loan) دینے کے بارے میں ہے - کم از کم اس ایوان میں بیٹھتے ہوئے اسپر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہئے - جو آرگومنٹس (Arguments) اور لاجک (Logic) پیش کی گئیں اس میں بھی کہا گیا کہ یہ ایڈوانسمنٹ (Advancement) ہے لون نہیں ہے - اس سے میرے بیان کی مزید تائید ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے دماغ میں منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کے بارے میں جو تصور رکھ لیا ہے اس کی بناء پر انہوں نے چار ساڑھے چار سطر کی اس دفعہ کو تک پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی - اس میں صاف کہا گیا ہے کہ یہ ری پے ایبل ایڈوانس (Re-payable Advance) ہے کوئی دان انہیں نہیں دی جارہی ہے - ری پے ایبل ایڈوانس ایک تکنیکل ٹرم (Technical term) ہے

شری جے آنند راؤ - کیا اس پر سود بھی لیا جائیگا ؟

شری گوپال راؤ اکبوتے - سود کے متعلق بھی وضاحت کی جائیگی - یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ جو ایڈوانس دیا جا رہا ہے وہ ری پے ایبل نہیں ہے یا یہ کہ دان ہے - ضرورت اس بات کی ہے کہ مسئلہ کو اونچی سطح سے غور کریں - ظاہر ہے کہ

ہمارے پاس جمہوری طرز کی حکومت قائم ہوئی ہے۔ جمہوری حکومت میں ایک لیڈر اپنی کابینہ تشکیل دیتا ہے۔ اسکو پورے اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ اپنی کابینہ میں جتنے چاہے منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس رکھے۔ پارلیمنٹری کنونشن کے لحاظ سے چیف منسٹر کو اسکا اختیار ہوتا ہے۔ اس فیصلے کے بعد یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ ان منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کو انکے فرائض کی انجام دہی کے لئے کیا کیا سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔ تاکہ وہ افکٹیو (Effectively) اور افیشینٹلی (Efficiently) اپنے فرائض کو انجام دیں۔ اور اتنی سہولتیں فراہم کریں جتنی کہ دیگر مہذب حکومتیں اپنے وزراء کو فراہم کرتی ہیں۔ لیکن میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا اور نہ کہیں پڑھا کہ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس کو انکے فرائض کی انجام دہی کے لئے واجبی تجاویز پیش کی گئیں تو اسکو مذاق کا موضوع بنایا گیا ہو۔ اس سلسلے میں عجیب عجیب آرگومنٹس لائے جاتے ہیں جنکو اصل موضوع سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اسی لئے میں نے ابتداء ہی میں یہ کہا تھا کہ اس مسئلہ کو ایک ہنٹے کے نقطہ نظر سے سوچا جا رہا ہے یا بعض کلیجوں کو دھکا لگ رہا ہے۔ بہر حال لیڈر آف دی پارٹی نے محسوس کیا کہ ڈپٹی منسٹرس کی ضرورت ہے۔ اب انہیں فرائض انجام دینے کے لئے کنونشن کے مطابق سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔ یہ کہا گیا کہ خدانخواستہ اگر رٹ کا تصفیہ ادھر اودھر ہو جائے تو کیا ہونے والا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ غیر ضروری ہمدردیاں بھی ڈپٹی منسٹرس سے ظاہر کی گئیں۔ شکریہ ان صاحب کا جنہوں نے کروکو ڈائیل ٹیرس (Crocodile tears) بہائے ہیں۔ لیکن میں انہیں بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ یہ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس نہ رہیں اور خدانخواستہ آپ منسٹرس یا ڈپٹی منسٹرس بنجائیں تو ظاہر ہے کہ اس وقت بھی یہ قانون اپنی جگہ قائم رہیگا۔ اس پوزیشن میں آپ کیا کرنے والے ہیں آپ نے جو آرگومنٹس رکھے ہیں اس پوزیشن میں آپ انکی واجبیت پر خود ہی غور کیجئے۔ کانسی ٹیوشن کے آرٹیکل آف فیتھ (Article of faith) کے لحاظ سے ظاہر ہے کہ ادنی سے ادنی آدمی بھی اونچے سے اونچے مقام پر جاسکتا ہے۔ خدانخواستہ آپ کے یوسر اقتدار آنے کے بعد آپ کو اپنے فرائض کے صحیح طور پر انجام دینے کے لئے یہ سہولتیں ملنی چاہئیں یا نہیں یہ آپ اپنی ضمیر سے ہی پوچھ لیجئے۔ اگر اس کا جواب یہ آتا ہے کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں یہ سہولتیں ملنی چاہئیں تو مجھے یقین ہے کہ رائے دیتے وقت آپ کے سامنے یہ ۸ ڈپٹی منسٹرس نہیں رہینگے۔ صرف دستور آپ کے سامنے رہیگا۔ اسکے علاوہ بھی آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ری پبل اڈوانس ہے۔ اسکے قواعد بنینگے۔ اس سلسلے میں جزوی امور کا ذکر کیا گیا کہ سیکورٹی (Security) لیجاق ہے یا نہیں۔ سود لیا جاتا ہے یا نہیں۔ گورنمنٹ ڈپٹی منسٹرس کو جو لون دے رہی ہے وہ ری پبل ہی ہے۔ اس دفعہ میں قواعد بنانے کا ذکر ہے۔ جسکے تحت مناسب

شرح سود عائد ہوگا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے پری اکیوپیئڈ بریجیووائسڈ ویو (Pre-occupied prejudiced view) رکھکر انکا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

شری رامنا۔ نادھم۔ آپ کا بل مذاق کا موضوع پیدا کر رہا ہے۔

شری گوپال راؤ اکیبوتے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ آپ صحیح عینک نہیں لگاتے۔

آنریبل ممبرس نے یہ کہا کہ ڈپٹی منسٹرس پارٹی کے خلفشار کے لحاظ سے اپاٹینٹ کئے گئے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً منسٹرس میں اسی وحہ سے تبدیلیاں کی جاتی رہیں۔ انکا کیا نظریہ ہے معلوم نہیں ہے۔ لیکن میں صرف یہ کہوں گا کہ جس پارٹی سے انکا تعلق ہے ذرا وہ اس پر غور کر لیں کہ اس میں کس قدر انتشار اور بدسزگی ہے۔ آج ساری دنیا اس سے واقف ہے۔ کانچ کے مکان میں رہکر پڑوسی کے مکان پر پتھر نہ بھیٹنا چاہئے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ ہمارے اختلافات اصولی ہیں۔ کابینہ یا وزارتوں کے لئے نہیں ہیں۔

شری گوپال راؤ اکیبوتے۔ غنیمت ہے کہ آپ نے یہ سمجھا کہ پارٹیوں میں اصولی اختلافات ہو سکتے ہیں۔ اختلافات ہونا ایک ہیلتی سائین (Healthy sign) ہوتی ہیں۔ یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ ان کو اہمیت دیجائے۔

پرانی گرنی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ وہاں کے مزدوروں کو پراویڈنٹ فنڈ دینے کے سلسلے میں تو بل نہیں لایا جاتا لیکن ڈپٹی منسٹرس کو موثری فراہم کرنے کے لئے بل لایا جاتا ہے۔ بہتر ہوتا وہ یہ بحث ایوان میں نہ لاتے۔ میں انکی معلومات کے لئے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پراویڈنٹ فنڈ کے ملنے تک قرض کے طور پر دینے کے لئے گورنمنٹ نے آمدگی ظاہری ہے لیکن اس میں دقت یہ ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ ایک سنٹرل سبجکٹ ہے۔ جب تک کہ سنٹر اس میں تبدیلی نہ کرے اس ہاؤس میں کوئی قانون اس بارے میں نہیں لایا جا سکتا۔ یہ کہنا کہ قانون کیوں نہیں لاتے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ان کو بھی لون دینا چاہتے ہیں ان کی مناسب ضروریات کے لحاظ سے انہیں رلیف دینا چاہتے ہیں۔ لیکن جیسا قانون ہم نے یہاں لایا ہے اسی طرح سنٹر میں ان کے لئے مناسب قانون کے لئے ہم نے تحریک کردی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا پری جوڈسڈ ویو سے دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہاں اہیجکٹوز (Objectives) کو لاکر ڈٹاچڈ ویو (Detached view) سے اس پر غور کرنا چاہئے۔

انٹیکس (Antiques) میں انڈلج (Indulge) ہونے سے اونچی سطح پر جو مسائل حل ہونے چاہئیں وہ حل نہیں ہو سکتے۔

**L.A. Bill No. XIV of 1954,
the Hyderabad Allowances of
Ministers (2nd Amendment)
Bill 1954.**

5th April, 1954 1891

یہ کہا گیا کہ پہلے ۱۳ منسٹرس تھے اب (۸) منسٹرس ہیں باقی جو وہ گاڑیاں بیچی ہیں انہیں ڈبٹی منسٹرس کو دیا جاسکتا ہے۔ غنیمت اتنا تو تسلیم کیا گیا کہ ڈبٹی منسٹرس کو گاڑیوں کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ لیکن ۱۳ منسٹرس کی ۱۱ گاڑیاں ایسی ہیں جو ساٹھ ستر ہزار میل چل چکی ہیں۔ اور اسقدر ناکارہ ہو گئی ہیں کہ انکے ریپرنگ چارجس سالانہ ۳-۴ ہزار روپیہ ہو جاتے ہیں۔ انہیں ہم فروخت کر دینا چاہتے ہیں۔ گاڑیاں دینے کے لئے قانون میں سہولت نہیں ہے.....

شری اناجی راؤ گوانے۔ ہم نے انہیں فروخت کر دینے کے لئے کہا ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ ہاں جو گاڑیاں ناکارہ ہو چکی ہیں وہ تو فروخت کی جائیگی لیکن قانون میں گاڑیاں دینے کے سلسلے میں کوئی سہولت نہیں ہے۔ اگر ہم وہاں کوئی ایسی سہولت دینے کے لئے کہتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ گاڑیاں نہ دی جائیں بلکہ وہ خود قرض لیکر کارس رکھ سکتے ہیں۔ اس وقت تو اس طرح سے مخالفت کی جاتی ہے۔ اور اب جبکہ انہیں قرض دینے کی گنجائش نکالی جا رہی ہے تو کہا جاتا ہے کہ انہیں گاڑیاں دی جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اور جب رقم قرض کے طور پر دی جا رہی ہے تو آپ کو کوئی خطرہ نہ ہونا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ قرض وہی لینگے جو ادا کر سکتے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ آپ آئنگے تو آپ کے ساتھ بھی یہی عمل رہے گا۔ یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں جنکو زیادہ اہمیت دی جائے۔ میں ایوان سے یہ عرض کرونگا کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر کے اس بل کو منظور کرے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکہ۔ گور والا کمیٹی نے اپنی سفارشات میں جن موٹروں کو بیچنے کے لئے تجویز پیش کی تھی کیا وہ موٹریں بیچی گئیں؟

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ ہاں ان گاڑیوں میں سے ۲۱-۲۲ گاڑیاں چن کر نکالی گئی ہیں۔ عامرہ ڈپارٹمنٹ کے ایکسپرٹس نے انکا معائنہ کیا ہے۔ اور جنکے منیٹیننس کے اخراجات بہت زیادہ ہو رہے تھے انہیں فروخت کر دینا ہم نے طے کر لیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That L. A. Bill No. XIV of 1954, the Hyderabad Allowances of Ministers (Amendment) Bill 1954 be read a first time”

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Tuesday, the 6th April, 1954.

